﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد17 | جمعۃ المبارک05/نومبر 2010ء | 27/ذی القعدہ 1431 ہجری قمری — 05/نبوت 1389 ہجری شمسی | شمارہ 45

توحید کے پرستار

حضرت عمرؓ کامل موحّد انسان تھے۔ایک دفعہ حج کے موقع پر حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے اس کا یوں اظہار کیا ”اے حجر اسود میں تجھے بوسہ تو دے رہا ہوں مگر خوب جانتا ہوں کہ تو محض ایک پتھر ہے اور خدا کی قسم اگر میں نے رسول خداﷺ کو بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے ہرگز بوسہ نہ دیتا“۔

(صحیح بخاری کتاب الحج باب فی الحجر الاسود حدیث :1494)

رجسٹر روایات صحابہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض صحابہ کی نہایت دلچسپ اور ایمان افروز روایات کا تذکرہ۔

ان روایات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام پر بھی روشنی پڑتی ہے اور ان صحابہ کی پاک فطرت اور دین کی حقیقت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام جاننے کی جستجو کا بھی پتہ چلتا ہے۔

(مجلس انصاراللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع 2010ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب)

(اسلام آباد (ٹلفورڈ) 3/اکتوبر 2010ء):

جماعت کی دو ذیلی تنظیموں لجنہ اماء اللہ (برطانیہ) اور انصاراللہ (برطانیہ) کے سالانہ اجتماعات یکم تا3/اکتوبر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں منعقد ہوئے۔اس موقع پر 3/اکتوبر بروز اتوار سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصاراللہ کی مارکی میں تشریف لاکر اختتامی خطاب فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطاب براہ راست لجنہ اماء اللہ کی اجتماع گاہ میں بھی ٹیلی کاسٹ ہوا۔

انصاراللہ سے حضور انور کے اس خطاب کا خلاصہ (اپنی ذمہ داری پر) ہدیۂ قارئین ہے۔(مدیر)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:اس وقت میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کچھ روایات پیش کروں گا ، جو رجسٹر روایات صحابہ میں سے مَیں نے لی ہیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اپنے مقام پر بھی روشنی پڑتی ہے اور ان صحابہ کی پاک فطرت اور دین کی حقیقت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا مقام جاننے کی جستجو کا بھی پتہ چلتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے کس طرح ان کی رہنمائی فرمائی اس میں یہ باتیں بھی آئیں گی۔

حضرت میاں محمد ابراہیم صاحب جو میاں محمد بخش صاحب گوجرانوالہ کے بیٹے تھے، اور جو پیدائشی احمدی تھے یہ کہتے ہیں کہ لاہور میں حضرت اقدس کا ایک لیکچر ہوا۔ میں بمع والد صاحب کے گیا۔حضور ایک مکان کے برآمدے میں تقریر کر رہے تھے۔آگے بڑا صحن تھا جو بالکل بھرا ہوا تھا۔ باہر مخالفین از حد شور مچا رہے تھے اور اندر اینٹیں اور روڑے پھینک رہے تھے۔لوگوں کو اندر آنے سے روکتے تھے۔ میں اور والد صاحب تقریر سننے کے لئے بیٹھ گئے۔ دورانِ تقریر میں مَیں نے دیکھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنی ران پر ہاتھ مارتے تھے اور بعض اوقات ٹھہر ٹھہر کر بولتے تھے۔میں نے اپنے والد صاحب کو کہا کہ حضرت اقدس اس طرح تقریر کر رہے ہیں جیسے پہلوان کشتی لڑتے ہیں۔ یہ انبیاء کا کام نہیں (یہ اعتراض ان کے دل میں پیدا ہوا) تو والد صاحب نے اس وقت حافظ محمد لکھوکے والے کا یہ شعر پڑھا۔پنجابی کا شعر ہے ۔

بولن لگے اَڑ کر بولے ، پٹّاں تے ہتھ مارے

(یعنی جب بولتا ہے تو زبردست بولتا ہے اور رانوں پر ہاتھ مار کر بولتا ہے) تو ان کے والد صاحب کہنے لگے تم جس بات پر اعتراض کر رہے ہو، یہ تو حضور کی صداقت کا نشان ہے۔اس پر میں خاموش ہو گیا اور گھر میں آکر احوال الآخرۃ میں سے وہ شعر دیکھا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر اعتراض اور وسوسے دل میں پیدا ہو جاتے ہیں، لیکن جن کو خدا تعالیٰ بچانا چاہتا ہے ان کو فوراً دور کرنے کے انتظام بھی فرما دیتا ہے۔اب ان کے والد صاحب کو یہ شعر یاد تھا فوراً انہوں نے بیان کر دیا۔سو یہ سوچنا کہ اس زمانہ کے لوگ کم علم تھے درست نہیں۔ بڑی تحقیق کے بعد وہ لوگ بیعت میں شامل ہوتے تھے۔یا خوابوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان کی تسلی کراتا تھا تو وہ لوگ بیعت میں شامل ہوتے تھے۔

پھر حضرت میاں میراں بخش صاحب ولد میاں شرف الدین صاحب، ٹیلر ماسٹر تھے۔یہ روایت کرتے ہیں کہ مَیں جب دکان سے اپنے گھر کی طرف جاتا تھا تو راستے میں اپنے بھائی غلام رسول سے ملا کرتا تھا۔ان کے ساتھ سلسلے کی باتیں ہوتی رہتی تھیں۔مَیں چونکہ مخالف تھا اس لئے ان کو جھوٹا کہا کرتا تھا لیکن جب گھر آکر سوچتا تو نفس کہتا کہ کورا اَن پڑھ ہے (بالکل اَن پڑھ ہے) مگر اس کی باتیں لاجواب ہیں۔ایک دفعہ میرے بھائی نے مجھے کچھ ٹریکٹ دیئے، کچھ لٹریچر دیا، پمفلٹ دیئے جو مَیں نے پڑھے۔ان کا مجھ پر گہرا اثر ہوا۔اس پر مَیں نے خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا شروع کر دی۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ مَیں اپنی چارپائی سے اُٹھ کر پیشاب کرنے گیا ہوں مگر دیکھتا ہوں کہ باری کھلی ہے (یعنی کھڑکی کھلی ہے۔) مَیں حیران ہوا کہ آج کھڑکی کیوں کھلی ہے۔مَیں جب باری کی طرف گیا تو دیکھا کہ ایک بزرگ ہاتھ میں کتاب لئے پڑھ رہے تھے۔مَیں نے سوال کیا کہ یہ کون سی کتاب ہے جو آپ پڑھ رہے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ کتاب مرزا صاحب کی ہے اور ہم تمہارے لئے ہی لائے ہیں۔ جب انہوں نے کتاب دی تو مَیں نے کہا کہ یہ تو چھوٹی تختی کی کتاب ہے؟ مَیں نے ان کے ٹریکٹ دیکھے ہیں وہ بڑی تختی کے ہوتے ہیں۔وہ بزرگ بولے کہ مرزا صاحب نے یہ کتاب چھوٹی تختی کی چھپوائی تھی اس پر میری آنکھ کھل گئی۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے خیال کیا کہ شاید مَیں دعا کر کے ان خیالات میں سویا تھا یہ انہی کا اثر ہے۔مگر جب مَیں ظہر کی نماز پڑھنے کے لئے اپنے گھر کی طرف آیا تو غلام رسول کی دکان پر ایک شخص بیٹھا ہوا ایک کتاب پڑھ رہا تھا۔مَیں نے کہا کہ یہ کون سی کتاب ہے جو پڑھ رہے ہو۔میاں غلام رسول نے اس کے ہاتھ سے یہ کتاب لے کر میرے ہاتھ میں دے دی اور کہا کہ تم جو کتاب مانگتے تھے یہ کتاب آپ کے لئے ہی مَیں لایا ہوں یہ آپ لے لیں۔مَیں نے کتاب کو دیکھ کر کہا کہ کتاب رات خواب میں مجھے مل چکی ہے۔اس پر مَیں نے ازالہ اوہام کے دونوں حصوں کو غور سے پڑھا اور اپنے دل سے سوال کیا کہ کیا اب بھی تمہیں کوئی شک وشبہ باقی ہے؟ میرے دل نے جواب دیا کہ اب کوئی شک وشبہ باقی نہیں، اس لئے مَیں نے بیعت کا خط لکھ دیا۔حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: تو یہ لوگ تھے جن میں سعادت تھی اور اللہ تعالیٰ سے ہدایت بھی مانگتے تھے۔اور پھر اللہ تعالیٰ ان کی رہنمائی بھی فرماتا تھا اور یہ نظارے ہمیں آج بھی بہت سی جگہوں پر نظر آتے ہیں۔

پھر یہی روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس بیٹھے تھے تو میری موجودگی میں وہاں ایک عیسائی لڑکا آ گیا۔اس نے ایک کاغذ پر کچھ اعتراضات لکھے ہوئے تھے اور دل میں یہ بات رکھی ہوئی تھی کہ اگر حضرت صاحب نے ان کے اعتراض کا بغیر دیکھنے کے جواب دے دیا تو میں ان کو سچا سمجھوں گا۔چنانچہ جب حضرت اقدس سیر کو تشریف لے گئے، مَیں بھی ساتھ تھا۔ دورانِ سفر حضرت اقدس نے ایک تقریر کی جو بالکل اس کے جوابات پر مشتمل تھی۔ جب حضور واپس تشریف لائے تو اس لڑکے نے مسجد اقصیٰ میں میری موجودگی میں بیان کیا کہ واقعی میرے سوالات کے جوابات حضور کی تقریر میں آ گئے ہیں۔

پھر ایک روایت یہ کرتے ہیں کہ اُس زمانہ میں یہ بات عام مشہور تھی کہ حضرت اقدس کو نعوذ باللہ کوڑھ کی بیماری ہے۔اور اب تک مخالفینِ احمدیت اس قسم کے بھی بیہودہ اعتراض کرتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ مَیں قادیان سے واپس گوجرانوالہ آیا ہی تھا کہ ایک شخص امام الدین نام درزی جسے لوگ اس کے بُرے افعال کی وجہ سے پھٹکا کہا کرتے تھے، وہ دوڑتے دوڑتے میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ جس کا تو مرید ہے وہ تو کوڑھا ہے۔ اس کے ہاتھ کی انگلیاں گل چکی ہیں اور وہ ہر وقت برقعہ پہنے رکھتا ہے۔مَیں نے کہا کہ مَیں ابھی قادیان سے آرہا ہوں، اس شخص کا چہرہ تو ایسا خوبصورت ہے کہ ہر وقت اس پر نُور برستا رہتا ہے، تم کو یہ کس نے بات بتائی ہے۔حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بہر حال یہ تو مخالفین کا شیوہ ہے اور کوئی دلیل ہاتھ نہیں آتی تو اس قسم کی باتیں کرتے ہیں۔

پھر ایک روایت ہے حضرت حکیم عبدالرحمٰن صاحب ولد حضرت حکیم اللہ دتہ صاحب گوجرانوالہ کی، جنہوں نے 1904ء میں بیعت کی تھی۔ کہتے ہیں کہ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے اپنے والد صاحب کو احمدی پایا ہے۔ میرے والد صاحب تین سو تیرہ صحابہ کی فہرست میں شامل ہیں۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ مَیں نے خواب میں دو جنگلے دیکھے۔لوگوں سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ آج قیامت کا دن ہے اور تمام مخلوقات اکٹھی ہو رہی ہے۔ یہ سن کر میں بھی جنگلے کی طرف گیا۔دروازے میں داخل ہوا تو بعض لوگوں نے کہا کہ پہلے بائیں طرف جاؤ۔ جو بھی ادھر سے ہو کر آئے گا اسے دائیں طرف جانے کی اجازت مل سکتی ہے۔مَیں اسی طرف گیا تو دیکھا حضرت مرزا صاحب کا

دربار لگا ہوا ہے اور بے شمار مخلوق پاس موجود ہے۔ مَیں نے ملاقات کی، ملاقات کے بعد مجھے اجازت دی گئی کہ اب آپ دائیں طرف جا سکتے ہیں۔مَیں بڑا خوش ہوا پھر نیند سے بیدار ہو گیا۔

بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ یہاں ایک مولوی علاؤالدین صاحب ہوا کرتے تھے۔ان کی یہاں قریب ہی ایک مسجد بھی ہے۔میرے والد صاحب ان کے پاس پڑھا کرتے تھے۔ ایک دن عشاء کے وقت وضو کرتے کرتے میرے والد صاحب نے مولوی صاحب سے پوچھا کہ مولوی صاحب آج کل آسمان سے تارے بہت ٹوٹتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے۔مولوی صاحب نے کہا کہ امام مہدی آنے والا ہے۔آسمان پر اس کی آمد کی خوشیاں منائی جارہی ہیں۔والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ چند دن بعد مَیں نے حضرت اقدس کا ذکر سنا اور قادیان جا کر بیعت کر لی۔ واپس آ کر مولوی صاحب کو بھی کہا کہ مَیں نے تو بیعت کر لی ہے، آپ کا کیا خیال ہے؟ مگر وہ خاموش ہو گئے۔تھوڑی دیر بعد آہستہ سے بولے کہ میاں بات تو سچی ہے مگر ہم دنیا دار جو ہوئے۔

کہتے ہیں کہ مَیں تقریباً دس سال کا تھا کہ میرے والد صاحب مجھے قادیان لے گئے اور قادیان کے اردگرد سیر کرائی۔ جب ہم مسجد نور کے پاس پہنچے جو کہ ابھی بنی ہوئی نہیں تھی، غالباً بنیادیں رکھی گئیں تھیں۔فرمایا کہ میاں ہم پہلے پہلے جب حضرت اقدس کے ساتھ آیا کرتے تھے تو بالکل جنگل تھا۔ہم حضور کے لئے کپڑا بچھا دیا کرتے تھے۔ حضور وہاں بیٹھ جاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اس وقت آپ لوگ یہاں کائی اور سرکنڈا دیکھتے ہیں ، ایک وقت یہاں خوب رونق ہو گی۔

میر مہر غلام حسین صاحب روایت کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ہم دونوں بھائی بازار میں جا رہے تھے۔تمام بستی ہندوؤں کی تھی ایک بوڑھے شخص کو ہم نے قرآن پڑھتے سنا۔جب ہم واپس آئے تو پھر بھی وہ پڑھ رہا تھا۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ یہ شخص پکا مسلمان اور بے دھڑک آدمی ہے جو ہندوؤں کی بستی میں قرآن پڑھ رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ بیعت کے بعد جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھی تو پتہ لگا کہ یہ وہی شخص تھا جس کو مَیں نے خواب میں قرآن پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔

حضرت مہر غلام حسین صاحب ہی روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بنام رحیم بخش صاحب قوم درزی ان کی مسجد میں آیا کرتا تھا۔ آ کر کہنے لگا کہ مولوی صاحب! آج طبیعت بہت پریشان ہے۔میں نے اس کی وجہ پوچھی تو بیان کرنے لگا کہ حامد شاہ ایک فرشتہ اور باخدا انسان ہے اور مسلمان ان کی تعریف کرتے ہیں۔آج ان سے بہت غلطی ہوئی ہے۔آج انہوں نے اپنے ماموں عمر شاہ کو کہا ہے کہ ماموں جان آپ کا حضرت ابنِ مریم کے بارہ میں کیا خیال ہے ؟ انہوں نے بیان کیا کہ بیٹا! میرا تو یہی مذہب ہے کہ وہ زندہ آسمان پر ہیں کسی زمانے میں امتِ محمدیہ کی اصلاح کے لئے آئیں گے۔شاہ صاحب نے کہا کہ ماموں صاحب! آج سے آپ میرے امام نہیں ہو سکتے۔کیونکہ یہ عقیدہ مشرکانہ ہے کہ ایک انسان کو حیّ و قیوم اور لازوال مانا جائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ سید و مولیٰ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عقیدہ سے بڑی ہتک ہوتی ہے کہ وہ تو زمین میں مدفون ہوں اور حضرت عیسیٰ آسمان پر اٹھائے جائیں۔عمر شاہ نے اس پر کہا کہ اچھا بیٹا، آپ آگے کھڑے ہوا کریں اور مَیں پیچھے پڑھا کروں گا۔

مَیں نے یہ بات سنتے ہی کہا کہ مولوی صاحب!مَیں نے مان لیا ہے کہ مسیح مر گیا ہے۔اگر مسیح زندہ رہیں تو توحید میں بڑا فرق آتا ہے۔آپ یہ مت خیال کریں کہ احمدی ہوں، مَیں ابھی تک احمدی نہیں مگر مرزا صاحب کی بات ضرور سچی ہے۔مَیں کبھی گوارا نہیں کر سکتا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی جائے۔ مولوی صاحب نے میرے منہ کے آگے ہاتھ رکھ دیا۔مَیں نے کہا مولوی صاحب! کیوں روکتے ہو؟ مولوی صاحب نے کہا کہ اگر آپ کا عقیدہ ہو گیا ہے کہ مسیح مر گیا ہے تو اتنا جوش و خروش دکھانے کی کیا ضرورت ہے؟مَیں نے کہا مولوی صاحب! مسجد سے نکلتے ہی منادی کرتا چلا جاؤں گا کہ اگر حضرت عیسیٰ آسمان پر ہیں تو محمد رسول اللہ کی ہتک ہے۔مَیں نے جاتے ہی اپنے والد صاحب کو سمجھایا اور میرا بڑا بھائی غلام حسین جو عارف والے کا امیر جماعت ہے وہ دونوں جل کر آگ بگولہ ہو گئے اور میرا نام دجال اور ملعون وغیرہ رکھا۔ مجھے یہ خیال آیا کہ کل جمعہ پر مولویوں کا حملہ ہو گا۔مَیں نے رات کے وقت اس احمدی کو جس کو ہم نے مسجد سے روکا تھا ایک نوکر کے ذریعہ بلایا۔مَیں نے اسے پوچھا کہ کیا مرزا صاحب نے وفاتِ مسیح پر کوئی دلیل بھی دی ہے یا یوں ہی کہہ دیا ہے۔ اس نے کہا نہیں آیات پیش کی ہیں۔مَیں نے حیران ہو کر کہا کہ ہم دن رات قرآن پڑھتے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں یہ کیا بات ہے۔ ایک ہی آیت ہمیں بتا دو۔ اس نے ساتویں پارے کی آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ بتا دی۔مَیں نے کہا اب میری تسلی ہو گئی ہے۔اب کوئی مولوی میرا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ فجر کے وقت مولوی غلام حسین صاحب اور مولوی فیض دین صاحب اور دو تین اور آدمی میرے بھائی کے ہمراہ آئے۔مَیں مسجد کے دروازے میں کھڑا تھا کہ یہ جا پہنچے۔مولوی غلام حسین نے کہا کہ مسیح کے آپ کیوں دشمن ہو گئے ہیں۔مَیں نے کہا کہ مولوی صاحب!مَیں نے کیا دشمنی کی؟ وہ کہتے کہ آپ کا بھائی کہتا ہے کہ یہ مسیح کی موت کا قائل ہو گیا ہے۔مَیں نے کہا مولوی صاحب کیا کریں وہ تو خود اپنی موت کا اقرار کر رہا ہے۔اور آپ کی مثال مدعی سست گواہ چست کی ہے۔مولوی صاحب نے کہا کہاں لکھا ہے؟مَیں نے کہا قرآن میں۔ وہ کہتے ہیں مگر کون سا قرآن؟ جو مرزا صاحب نے بنا دیا ہے؟مَیں نے کہا مولوی صاحب ذرا ہوش سے بولیں۔خدا پر حملہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ تو فرماتا ہے کہ میرے قرآن کی کوئی مثل نہیں لاسکتا اور یہ کہہ رہے ہیں کہ قرآن مرزا صاحب نے بنا دیا ہے۔ کہنے لگے کہاں لکھا ہے؟مَیں نے ساتویں پارے کی آیت پڑھی۔ کہتے ہیں مگر ہم تمہیں ایک ہی گُر بتاتے ہیں کہ ان بے ایمانوں کے ساتھ بات نہ کی جائے یعنی احمدیوں کے ساتھ بات نہ کی جائے۔ بلکہ نظر کے ساتھ نظر ملائی جائے تو بھی اس کا اثر ہو جاتا ہے۔مَیں نے کہا مولوی صاحب! سچائی کا اثر ویسے ہی ہوا کرتا ہے۔مولوی صاحب واپس ہو کر چلے گئے۔ میرا بھائی جو مخالف تھا وہ نیروبی میں چلا گیا۔مَیں نے بیعت کر لی۔ والد صاحب اور بیوی کو بھی سمجھا لیا۔گویا سب کو سمجھا لیا۔ بھائی کو نیروبی میں جا کر سمجھ آئی۔ وہ دس ماہ کے بعد واپس چلے آئے اور آتے ہی بیعت کر لی۔ اب خدا کے فضل سے ہمارے محلے میں سو ڈیڑھ سو افراد احمدی ہیں۔ بھائی صاحب کی واپسی پر والد صاحب میر حامد شاہ صاحب اور بھائی صاحب قادیان گئے وہ جب واپس آئے تو ہم چار آدمی تبلیغ کرتے کرتے پیدل چل پڑے اور دستی بیعت کی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ کئی سعید روحیں جو ہیں جو خوف کی وجہ سے چپ ہیں۔آج بھی اگر یہ پاکستان میں اس قانون کو ہٹا دیں اور احمدیوں کو آزادی سے تبلیغ کرنے دیں تو انشاءاللہ تعالیٰ احمدیت میں داخل ہو جائیں گی۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میری بیوی، بڑا بھائی اس کی بیوی قادیان گئے۔ہم نے ایک مکان کرائے پر لیا ہوا تھا رات کو ہم اس مکان میں رہتے تھے۔دن کو ہماری مستورات اور بچے حضرت صاحب کے مکان میں رہتے تھے اور ہم مہمان خانہ میں۔میرے بھائی کی لڑکی کی آنکھیں بچپن سے ہی بیمار رہتی تھیں۔ چونکہ وہ لڑکی حضرت صاحب کے پاس رہتی تھی۔حضرت صاحب نے اپنے ایک خادم کے ساتھ اس لڑکی کو بھیجا اور فرمایا کہ مولوی صاحب کو جا کر کہو کہ کچھ اس لڑکی آنکھوں میں دوائی ڈال دیں (حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ حضرت خلیفہ اول) چنانچہ مولوی صاحب نے کچھ چیز ڈالی پھر عمر بھر اس لڑکی کی نظر خراب نہیں ہوئی۔

حضرت سید نذیر حسین شاہ صاحب آف گھٹیالیاں نے 1904ء میں بیعت کی تھی۔ یہ کہتے ہیں کہ جب حضرت اقدس سیالکوٹ تشریف لے گئے تو گھٹیالیاں میں چونکہ

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

یہ رتبہ شہادت کا، یہ اعزاز مبارک

(مکرم محمود احمد شاؔد صاحب، مربی سلسلہ ماڈل ٹاؤن لاہور کی شہادت پر)

یہ خون کے چھینٹے تری معصوم جبیں پر
رُخسار پہ بہتے ہوئے خون کے دھارے
ہونٹوں سے چھلکتا ہوا انداز تبسّم
عارض پہ بکھرتے ہوئے چاند ستارے

جو کچھ تھا لُٹایا سرِ دارِ تمنّا
اک جان تھی سو وار دی نامِ خدا پر
یہ رُتبہ شہادت کا یہ اعزاز مبارک
دیتا ہوں دعائیں تمہیں اشک بہا کر

وہ روز مبارک تھا وہ مقبول گھڑی تھی
تُو عشق میں ڈوبا ہوا آیا سرِ منبر
دل میں لئے جذبۂ شوقِ شہادت
اک نعرۂ تکبیر لگایا سرِ منبر

پیوست ہوئیں گولیاں سینے میں تمہارے
اور فرش پہ بہنے لگا خون کا ساگر
کرتے ہوئے تلقین دعاؤں کی برابر
رُخصت ہوا کس شان سے تُو فرض نبھا کر

تُو کھیل گیا جان پہ قاتل کو سُنا کر
''مَیں لایا ہوں دار اپنی کو کاندھوں پہ اٹھا کر
ہے تم کو بہت آج گھمنڈ اپنی جفا پر
مجھ کو بھی بھروسا ہے مگر اپنے خدا پر''

اُس عہد پہ جو دستِ مسیحا پہ کیا تھا
قائم رہا ، آنچ نہ آنے دی وفا پر
تا عمر نبھایا اُسے سینے سے لگا کر
کیوں ناز فرشتے نہ کریں ایسی ادا پر

گلشن کے ہر اک پھول میں اُترا ہے ترا عکس
لکھّا گیا نام ترا دستِ صبا پر
کچھ اور درخشاں ہوئی رنگینی شفق کی
اک صبح فروزاں ہوئی تیری قبا پر

تُو مر کے بھی زندہ رہا ، زندۂ جاوید
چرچا تیرا اب حلقۂ یاراں میں رہے گا
وہ تُو نے جلایا جسے اپنے لہو سے
فانوس یہ اب بزم نگاراں میں رہے گا

(ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر۔تنزانیہ)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر117

پچھلی قسط میں مکرم محمد حمید کوثر صاحب سابق مبلغ سلسلہ کبابیر کی زبانی جماعت احمدیہ کبابیر میں ہونے والے بعض تاریخی واقعات کا ذکر ہوا تھا۔ اس قسط میں ان کے ارسال کردہ باقی واقعات کا تذکرہ انہی کی زبانی کیا جائے گا۔

صدسالہ جشن تشکر کی تقریبات

صدسالہ جوبلی کی تقریبات کی ابتدا مورخہ 20 مارچ 1989ء کو سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر پر اجتماعی دعا کے ساتھ ہوئی۔ اس کے بعد بمقام القدس (یروشلم) میں مسجد اقصیٰ ومسجد صخرہ میں نوافل ادا کئے گئے۔

مورخہ 22/ مارچ 1989ء بروز بدھ افراد جماعت کبابیر نے نماز تہجد باجماعت ادا کی اور روزہ رکھا اور مغرب کے وقت مسجد میں اجتماعی طور پر افطاری کی گئی۔

مؤرخہ 23/مارچ 1989ء بروز جمعرات افراد جماعت کبابیر نے نماز تہجد باجماعت ادا کی۔ فجر کی نماز اور درس کے بعد قبرستان میں مرحومین کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔ سات بجے صبح مسجد کے سامنے چھ عدد بکروں اور دو بچھڑوں کی قربانی کی گئی۔ اِن میں ایک بکرے کی قربانی مرحوم محمد داؤد عودہ کے لڑکوں نے بانیٔ جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی طرف سے دی۔ محمد عبدالہادی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ تعالیٰ کی طرف سے ایک بچھڑے کی قربانی کی۔ ان کے علاوہ غزالہ داؤد صاحبہ۔ فوزی عبداللہ صاحب ۔ زیدان خضر صاحب برادران ۔ عبدالکریم صاحب ومنصور صاحب۔ عبدالقادر قصینی صاحب، ہاشم طیب صاحب نے بھی ایک ایک بکرے کی قربانی کی۔

تمام مرد حضرات مسجد کے سامنے صحن میں اور خواتین دارالتبلیغ میں جمع ہو گئے اور ٹھیک دس بجے دعاؤں اور نعرہ ہائے تکبیر وتہلیل کے درمیان لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ بعد ازاں تمام مرد وزن مسجد کے نچلے ہال میں تشریف لے گئے جسے دو حصوں میں پردہ لگا کر تقسیم کر دیا گیا۔ تلاوت اور قصیدہ کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے جوبلی پیغام کا عربی ترجمہ سُنایا گیا۔ بعد ازاں عبدالہادی اسعد صاحب (صدر برائے جوبلی کمیٹی) اور فلاح الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ کبابیر نے تقریر کی۔

اس پروگرام کے اختتام پر تمام حاضرین جلسہ نے قرآن مجید کے تراجم اور کتب کی نمائش دیکھی۔ عصر کے بعد خدام الاحمدیہ کی طرف سے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں مختلف تفریحی کھیلوں کا انتظام تھا۔ مغرب کے بعد کبابیر کے تمام گھرانوں مسجد مدرسہ اور گزرگاہوں پر جدید طرز سے چراغاں کیا گیا، دور سے کرمل پہاڑ کی یہ چوٹی بقعہ نور بنی ہوئی دکھائی دیتی تھی۔

جوبلی کی ان تقریبات میں خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی طرف سے بھی علیحدہ طور پر مختلف پروگراموں کا اہتمام کیا ہوا تھا جو بفضلہٖ تعالیٰ بہت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئے۔

اسی طرح لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کی طرف سے بھی 24/مارچ کو علیحدہ تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں دیگر پروگرامز کے علاوہ مختلف اہم موضوعات پر ممبرات لجنہ نے خطابات کئے۔

مورخہ 24/مارچ 1989ء کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد کے نچلے ہال میں صدسالہ جوبلی کے سلسلہ کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں غیر از جماعت دوستوں کو بلایا گیا تھا جن میں سے بعض احباب نے جماعت کے بارہ میں بہت اچھے ریمارکس دیئے ان احباب کے اسماء درج ذیل ہیں۔

1۔ ڈاکٹر محمود عباسی لیکچرار جامعۃ حیفا۔ 2۔ جورج شقیر (مسیحی مہمان) 3۔ کامل فارس مفتش المعارف العربیۃ حیفا (دروز فرقہ سے ہیں) 4۔ فرید وجدی الطبری قاضی المحکمۃ الشرعیۃ حیفا۔

ان تقریبات کی ابتدا سے لے کر انتہا تک خبریں بعض اخبارات میں شائع ہوئیں، ذیل میں ان کے نام اور اشاعت کی تاریخیں درج کی جاتی ہیں:

’’کل العرب‘‘ مورخہ 17 مارچ 1989ء، ’’الصنارۃ‘‘ 17 مارچ 1989ء، کل العرب 31/ مارچ 1989ء، الصنارۃ 31 مارچ 1989ء۔

وفود کی شکل میں جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کا آغاز

جب سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے برطانیہ میں ہجرت کے بعد برطانیہ کا جلسہ سالانہ عالمی جلسے کی شکل اختیار کر گیا، جماعت احمدیہ کبابیر سے کچھ نہ کچھ لوگ اجتماعی وانفرادی طور پر اُس میں شریک ہوتے رہے۔ لیکن 1990ء سے باقاعدہ وفد کی صورت میں جلسہ میں شرکت کا سلسلہ شروع ہوا اور پہلی بار 36 انصار، خدام، اطفال شریک ہوئے۔ خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں درخواست کی کہ اطفال الاحمدیہ کبابیر کے ایک گروپ کو جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر محترم منیر الحصنی صاحب مرحوم کا قصیدہ، (خبّروا عنا العصور بعْدنا.....) پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پہلے مَیں خود سنوں گا پھر پڑھنے یا نہ پڑھنے کا فیصلہ ہوگا۔ چنانچہ مورخہ 28/جولائی 1990ء کو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسلام آباد کی مسجد میں قصیدہ سماعت فرمایا اور اپنی رضامندی اور مسرت کا اظہار فرماتے ہوئے اختتامی اجلاس میں قصیدہ پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اگلے روز حضور رحمہ اللہ کی موجودگی میں اختتامی خطاب سے قبل یہ قصیدہ پڑھا گیا جسے بہت پسند کیا گیا، یہ پہلا موقعہ تھا، لیکن اس کے بعد پھر ہر سال وفد کبابیر کو جلسہ میں شرکت کرنے اور قصیدہ پڑھنے کا موقعہ ملتا رہا۔ بعد ازاں یہ سلسلہ خواتین کے جلسہ میں بھی شروع ہوگیا۔ وہاں بھی لجنہ اماء اللہ کبابیر کا ایک گروپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصائد میں سے کوئی قصیدہ پڑھتا رہا۔

دُروز میں تبلیغ کا اسلوب

1992ء میں جو وفد جلسہ میں شریک ہوا اُس میں دروز فرقہ کے ایک دوست طویل اعظم ابوادیب (از دالیۃ الکرمل) بھی شامل تھے۔ مورخہ 8/اگست 1992ء کو کبابیر کے وفد کی انفرادی ملاقات تھی۔ جب یہ ملاقات والے کمرے میں آئے تو حضور رحمہ اللہ نے فرمایا دروز فرقہ کے لوگوں کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ سمجھانا چاہئے کہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ حضرت سلمان فارسیؓ کی طرح فارسی النسل ہیں۔ اور سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی سے یہ واضح ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور فارسی النسل میں سے ہی ہونا تھا۔ ابوادیب صاحب کو جب یہ بتایا گیا تو وہ اس بات سے بہت خوش ہوئے اور اپنے فرقہ کے لوگوں میں تبلیغ کا وعدہ کیا۔

شفقت اور عنایت

اسی سال جلسہ سالانہ کے موقع پر ملاقات کے دوران حضورؒ ڈاک دیکھنے میں بھی مصروف تھے۔ حضورؒ نے خاکسار سے دریافت فرمایا کتنے افراد فلسطین سے آئے ہیں۔ خاکسار نے عرض کیا 35۔ تو حضورؒ نے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی 35 انگوٹھیاں مجھے دیں۔ نیز حضرت مسیح موعودؑ کی اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ والی انگوٹھی مرحمت فرمائی اور ارشاد فرمایا ہر انگوٹھی کے ساتھ اسے مس کریں۔ خاکسار نے ارشاد کی تعمیل کی، اس موقعہ پر اس بابرکت انگوٹھی سے خاکسار کو برکت حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔ پھر یہ انگوٹھیاں حضورؒ نے کبابیر کے وفد کے تمام ممبران کو عطا فرمائیں۔

طریقِ تبلیغ

1995ء کے جلسہ سالانہ میں 45 مرد وزن فلسطین سے شریک جلسہ ہوئے۔ اس میں ایک غیر احمدی دوست ابو مامون (قلنسوہ) بھی تھے۔ انہیں اس جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بیعت کر کے جماعت میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ مورخہ یکم اگست 1995ء کو انفرادی ملاقات کے دوران حضورؒ نے ان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ (النحل:126) کے ارشاد ربّانی کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں۔ اپنے علاقہ میں حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ تبلیغ شروع کریں۔ تبلیغ میں کامیابی کے لیے دعاؤں پر دوام اختیار کریں۔ ضدی اور شر پھیلانے والے لوگوں سے احتراز کریں، اور باشعور انسانوں کو تلاش کر کے تبلیغ کرنی چاہیئے۔

خاکسار (محمد طاہر ندیم) عرض کرتا ہے کہ یہ دوست (ابو مامون صاحب) نہایت مخلص احمدی ہیں اور یہ مکرم ہانی طاہر صاحب کے خسر ہیں۔ ان کا تعلق تکفیری جماعت سے تھا اور ان کے احمدی ہونے پر ہی اس جماعت کے کئی ارکان کو احمدیت کے بارہ میں تحقیق کرنے کی توفیق ملی اور چونکہ یہ سب نیک نیتی اور خلوص دل سے حق کے متلاشی تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہدایت بھی عطا فرمائی۔ ان دوستوں میں سے ایک تو ہانی طاہر صاحب خود ہیں جن کا ذکر گزر چکا ہے، دوسرے مکرم راضی طلال صاحب ہیں جو بعد میں سویڈن منتقل ہوگئے اور تیسرے مکرم عبدالقادر مدلل صاحب ہیں جو اس وقت جماعت احمدیہ فلسطین کے لوکل صدر ہیں۔ اسی طرح ان کے چھوٹے بھائی مکرم شادی مدلل صاحب نے بھی بعد میں بیعت کر لی۔

کبابیر میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ دیکھنے کی ابتدا

مورخہ 7/رمضان 1413ھ بمطابق 28/ فروری 1993ء وہ تاریخی اور مبارک دن تھا، جب سے کبابیر کے احباب نے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا۔ جماعت احمدیہ نے اپنی ڈش خریدی اور دارالتبلیغ کی چھت پر نصب کی۔ بعد ازاں کیبل کے ذریعہ ہر احمدی گھرانے کو ایم ٹی اے دیکھنے کی سہولت بہم پہنچائی گئی۔ اس تاریخی روز سے عرب احباب جماعت کو بھی براہِ راست خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات سننے کا موقع میسر آ گیا جو بفضلہٖ تعالیٰ اب تک جاری ہے۔ ورنہ اس سے پہلے حالت یہ تھی کہ اخبار الفضل ربوہ سے لندن آتا تھا اور وہاں سے کبابیر بھجوایا جاتا ہے۔ اُس میں جو خطبہ ہوتا اُسے مبلغ صاحب ترجمہ کر کے سناتے تھے۔ یوں حضور انور کا خطبہ عرب احباب تک پہنچنے میں کم وبیش ڈیڑھ ماہ کا عرصہ لگ جاتا تھا۔ لیکن MTA شروع ہونے سے احباب کا خلیفۂ وقت کے ساتھ براہِ راست تعلق قائم ہوگیا۔ الحمدللہ علیٰ ذلک۔

کبابیر میں ایم ٹی اے کے اسٹوڈیو کا قیام

23/مارچ جماعت احمدیہ کا یوم تأسیس ہے۔ اُسی روز 23/ مارچ 1993ء کو دارالتبلیغ کی اوپر والی منزل میں ایک ابتدائی نوعیت کا اسٹوڈیو قائم کیا گیا۔ اس کے قیام کے لئے عزیزم محمد شریف صلاح الدین صاحب (حال امیر جماعت احمدیہ کبابیر) رشاد فلاح صاحب، منیر عودہ صاحب، ایاد کمال صاحب نے بہت محنت کی۔ فجزا هم احسن الجزاء۔ اس اسٹوڈیو میں عربی پروگرام تیار کر کے ایم ٹی اے لندن کو بھجوانے کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ یہ سلسلہ اب بفضلہٖ تعالیٰ اتنا ترقی کر گیا ہے کہ کبابیر سے بھی لائیو پروگرام شروع ہوگئے ہیں۔

بوسنین مسلمانوں کی کبابیر میں آمد

1993ء میں بوسنیا کے قریباً ایک سو افراد کو حکومت نے حیفا کے قریب ایک بستی میں رکھا۔ جماعت احمدیہ کبابیر کا وفد ان سے ملنے گیا اور کبابیر آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ عیدالفطر کے موقعہ پر نماز ادا کرنے وہ مسجد احمدیہ کبابیر آئے۔ نماز عید ادا کرنے کے بعد کبابیر کے ہر احمدی گھرانہ کے سپرد ایک ایک دو

دو مہمان کر دیئے گئے۔شام تک یہ مسلمان بھائی کبابیر میں رہنے کے بعد واپس چلے گئے مگر جماعت نے اُن سے رابطہ رکھا۔ان کے لئے مرکز جماعت لندن سے بوسنین زبان میں کتب منگوائی گئیں جو ان میں تقسیم ہوئیں۔انہیں نماز پڑھنے کا طریق نیز دعائیں سکھائی گئیں۔جماعت نے حسبِ استطاعت ان کی ہر طرح سے مدد کی۔تقریباً چھ ماہ کے بعد آہستہ آہستہ یہ اپنے وطن کو لوٹ گئے۔جانے کے بعد بھی ان میں سے بعض نے بذریعہ ٹیلی فون ہم سے رابطہ رکھا۔حیفا میں قیام کے دوران یہ لوگ بتایا کرتے تھے کہ بوسنیا میں بھی جماعت احمدیہ کے افراد ہمیں کھانا لاکر دیا کرتے تھے۔انہوں نے ہماری بہت مدد کی ہے۔

اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی میں شرکت

مجلس خدام الاحمدیہ کبابیر ایک ایسی منفرد مجلس ہے جس کے تمام خدام عرب ہیں۔اور سارے ملک میں اپنی خدمت خلق کے لحاظ سے اسی نام سے مشہور و معروف ہے۔1994ء کے خدام الاحمدیہ جرمنی کے اجتماع سے قبل خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں درخواست کی کہ اگر خدام الاحمدیہ کبابیر کا ایک وفد مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے اجتماع میں شریک ہو سکے تو انہیں مرکزی طرز پر منعقد ہونے والے اجتماع سے بہت سے امور سیکھنے اور آئندہ اپنے اجتماعات کو بہتر سے بہتر بنانے کی توفیق ملے گی۔حضورؒ نے ازراہ شفقت اجازت مرحمت فرمائی اور خدام الاحمدیہ کبابیر کا ایک وفد جو کہ چالیس خدام پر مشتمل تھا 24رمئی 1994ء کو ناصر باغ پہنچا۔24رمئی سے کھیلوں کے مقابلہ جات شروع ہوئے۔الحمدللہ کبابیر کی دو ٹیموں فٹ بال اور باسکٹ بال نے ہر میچ جیتا۔فٹ بال ٹیم کی قیادت مطیع عبدالہادی صاحب اور باسکٹ بال کی قیادت منیر صلاح الدین عودہ صاحب کر رہے تھے۔ہر دو ٹیمیں اوّل آنے پر انعام کی حقدار قرار پائیں۔

اجتماع کے اختتامی اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بنفس نفیس شرکت فرمائی۔ 1994ء وہ سال تھا جس میں کسوف خسوف کی پیشگوئی پوری ہونے پر ایک سال مکمل ہو رہا تھا۔اجتماع کی کاروائی تلاوت و عہد سے شروع ہوئی۔ بعد ازاں کبابیر کے وفد کے بعض ممبران نے شوقی زیدان صاحب کی قیادت میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا کسوف وخسوف کے نشان کے ظہور پر لکھا جانے والا قصیدہ:

بشریٰ لکم یا معشر الاِخوانِ

طوبیٰ لکم یا مجْمعَ الخلاّنِ

خوش الحانی سے پڑھا۔

الجماعۃ الاسلامیۃ الاحمدیہ کبابیر میں پہلے جلسہ سالانہ کا انعقاد

مورخہ 18رمضان 1415ہجری مطابق 18رفروری 1995ء کو مجلس عاملہ کبابیر کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مجلس عاملہ کے ممبران کے علاوہ سید داؤد عبدالجلیل سیکرٹری تبلیغ مجلس انصار اللہ اور سید محمد شریف صلاح الدین سیکرٹری تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ بھی شریک ہوئے اس اجلاس میں تبلیغ اور تبشیر کے بارہ میں تبادلہ خیالات ہوا اور یہ طے پایا کہ دنیا کی باقی جماعتوں کی طرح جماعت احمدیہ کبابیر کو بھی ہر سال جلسہ سالانہ منعقد کرنا چاہئے اور یہ اپنی نوعیت کا پہلا جلسہ سالانہ ہوگا۔جلسہ کے لئے 24رمارچ 1995ء کی تاریخ مقرر ہوئی۔

اس فیصلہ کے بعد مختلف امور کی تکمیل کے لئے خدام و انصار کی نظامتیں بنا دی گئیں۔اس جلسہ میں شمولیت کے لئے کم از کم تین صد غیر از جماعت عرب دوستوں کو دعوت نامے ارسال کئے گئے اور کئی مہمانان سے بذریعہ ٹیلی فون رابطے کئے گئے۔جو نظامتیں قائم کی گئیں وہ یہ تھیں۔نظامت استقبال، نظامت ٹریفک، نظامت تزئین و صفائی ، نظامت وڈیو ریکارڈنگ، نظامت جلسہ گاہ اور نظامت طعام۔کھانے کی تیاری کی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ نے قبول کی۔

اس جلسہ میں لوائے احمدیت لہرایا گیا اور مختلف موضوعات پر خطابات ہوئے نیز سوال و جواب کی مجلس بھی قائم کی گئی۔اور آخر میں مہمان کرام کو مندرجہ ذیل کتب تحفہ میں دی گئیں۔

تعرف علی الجماعۃ الاسلامیہ الاحمدیہ ، القول الصریح فی ظھور المھدی والمسیح،مجلہ البشریٰ کا خصوصی شمارہ ، نصیحۃ لوجہ اللّٰہ۔

بمقام خلیل مسلمانوں کا بہیمانہ قتل اور جماعت کا مذمتی بیان

مؤرخہ 25رفروری 1994ء کو فلسطین کے ایک شہر ''الخلیل'' جہاں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قبر ہے۔اور اُس قبر کے قرب میں ایک مسجد ہے۔اس مسجد میں مسلمان فجر کی نماز ادا کر رہے تھے کہ ایک یہودی نے نمازیوں پر گولیوں کی بچھاڑ کر دی گئی جس کے نتیجہ میں ساٹھ (60) مسلمان موقع پر ہی دم توڑ گئے۔اس حادثہ کی خبر سننے کے بعد مجلس عاملہ کبابیر کا ایک خصوصی اجلاس مورخہ 26 فروری 1994ء کو ہوا جس میں جماعت کی طرف سے اس حادثہ کی شدید مذمت کی گئی۔اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ آئندہ اس قسم کے حملوں کا سدباب کرنے کے لئے ٹھوس منصوبہ بنایا جائے۔جماعت کے بیان کا کچھ حصہ عربی روزنامہ ''الاتحاد'' (ازحیفا) میں مورخہ 26رفروری کی اشاعت میں صفحہ 16 پر شائع ہوا۔

اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کا ایک وفد الخلیل گیا۔اور شہداء کے لواحقین کے لئے دس ہزار شیکل کی امداد بھی دی گئی۔

''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کی تصنیف پر سو سال پورے ہونے پر خصوصی تقریب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تصنیف ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' پر ایک سو سال مکمل ہونے کے موقعہ 28ردسمبر 1996ء کو ایک خصوصی جلسہ کے انعقاد کا فیصلہ کیا اور اس سے قبل اس کتاب کا عبرانی اور ایڈش زبانوں میں ترجمہ کیا۔جلسہ گاہ کے نزدیک کتابوں کی نمائش لگائی گئی جس میں اس کتاب کے مختلف زبانوں میں ترجمے رکھے گئے تھے۔اور ہر مہمان کو اُس کے مطالبہ پر عربی۔عبرانی۔ایڈش اور انگریزی زبانوں میں سے کوئی ایک تحفۃً دی جاتی۔اس موقع پر جو خصوصی جلسہ منعقد کیا گیا، اُس میں حیفا شہر کے میئر اور قریباً پانچ صد غیر از جماعت صاحب علم دوست مہمانوں نے شرکت کی جس میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کی گئی۔محترم عبدالہادی اسعد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف بیان کیا اور اس کتاب میں مذکور چند اہم امور کو حاضرین کے سامنے رکھا۔ازاں بعد محترم فلاح الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ کبابیر نے اس کتاب کی مقبولیت اور اثرات کے بارہ میں تقریر فرمائی۔

بعد میں ڈاکٹر شحادہ (جو کہ پروٹیسٹنٹ عیسائی فرقے کے پادری تھے) نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ان کے بعد دروز فرقے کے پروفیسر شیخ فاضل منصور نے تقریر کی۔بعد ازاں ماہر قانون علی رافع صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

اس جلسہ کے آخر پر خاکسار نے ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کی روشنی میں انسان کی پیدائش کا مقصد بیان کیا۔اُس کے بعد قرآن مجید اور تورات کی روشنی میں یہ بتایا کہ اس خطہ ارض میں امن تب قائم ہوسکتا ہے جب ''عدل'' قائم کیا جائے اور ہر قوم کو اس کا جائز حق دیا جائے اور ہر انسان کی عزت و تکریم کی جائے۔آخر میں اجتماعی دعا ہوئی۔

اس علاقہ کے مشہور اخبار ''بانوراما'' نے اپنے شمارہ 482 تاریخ 3رجنوری 1987 میں درج ذیل خبر شائع کی۔

''الخطاب الجلیل کی تصنیف پر سو سال مکمل ہونے پر جماعت احمدیہ نے ایک جلسے کے انعقاد کیا۔اور تمام مقررین نے بین المذاہب محبت و الفت کا ماحول پیدا کرنے پر زور دیا۔''

اخبار نے مقررین اور جلسہ کی تصاویر بھی شائع کیں۔

طباعت کتب و منشورات

خاکسار کے اس عرصۂ قیام میں متعدد کتب دوبارہ پرنٹ ہوئیں نیز خاکسار کو بھی چند ایک چھوٹی چھوٹی کتب لکھنے اور بعض کا ترجمہ کرنے کی توفیق ملی، بعض کے نام حسب ذیل ہیں۔

لَاحیاۃ للمسیح عیسیٰ ابن مریم فی القرآن ابدا۔تفسیر خاتم النبین حسب القرآن و الاحادیث۔ افتراء ات علی الجماعۃالاسلامیۃالاحمدیۃو الرد علیھا۔ ملکوت اللہ ینزع منکم۔تعلیم الصلاۃ ۔الأسئلۃو الاجوبۃ بمناسبۃ الاحتفالات بالیوبیل المئوی 1989ء ۔ أليست الاحمدية جماعة مسلمة(ترجمہ)۔

اس کے علاوہ اہل کتاب کو پیغام اسلام پہنچانے کے لئے درج ذیل کتب عبرانی میں تیار کروائی گئیں:

1۔منتخب آیات قرآن کریم۔(ترجمہ) مکرم موسی اسعد عودہ صاحب۔

2۔منتخب احادیث سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔

3۔منتخب اقتباسات از تالیفات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام۔

4۔اسلامی اصول کی فلاسفی کا عبرانی اور ایڈش زبانوں میں ترجمہ شائع کیا گیا۔

جماعت احمدیہ کا تعارف (تالیف مکرم فلاح الدین محمد صاحب)۔اسی عنوان سے ایک فولڈر صد سالہ جوبلی 1989ء کے موقعہ پر عربی، عبرانی اور انگریزی زبان میں شائع کیا گیا۔

(باقی آئندہ)

پولینڈ میں عید ملن پارٹی اور دیگر سرگرمیاں

(زبیر خلیل خان۔ پولینڈ)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ مسلم جماعت پولینڈ کو 12رستمبر بروز اتوار اپنے مشن ہاؤس واقع وارسا میں عیدالفطر کے حوالہ سے عید ملن پارٹی منعقد کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ پاکستانی، عرب اور ترک نمائندگی کے علاوہ 20 پولش مرد اور خواتین بھی شامل ہوئے۔شرکاء کو ماہ رمضان اور عید کے بارہ میں تفصیلاً بتلایا گیا۔تقریب کے شرکاء کی پاکستانی، ترکش اور عرب کھانوں سے تواضع گئی۔

گزشتہ چند ہفتوں سے بعض ایسے واقعات رونما ہو رہے ہیں جس کو مغربی میڈیا اسلام کی بدنامی کے لیے اچھالتا رہتا ہے۔یہ محض خدا تعالیٰ کا ہی فضل ہے کہ پولینڈ کے دارالحکومت وارسا میں احمدیہ مسلم جماعت کو اسلام کے دفاع میں کام کرنے کا موقع مل رہا ہے۔امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے ارشادات کی روشنی میں اسلامی موقف سے میڈیا کو مطلع کرنے کا سلسلہ تسلسل سے جاری ہے۔حال ہی میں پولینڈ کے سارے قومی ٹی وی چینلز نے جن میں ٹی وی این۔ٹی وی پی ون۔ٹی وی پی ٹو، اور پول سیٹ شامل ہیں احمدیہ جماعت کی طرف سے بیان کئے گئے موقف کو اپنے مین پروگراموں میں نشر کیا۔اسی طرح پولینڈ کے نیشنل ریڈیو نے رمضان المبارک کے بارہ میں جماعت احمدیہ کے سینٹر میں آکر پروگرام ریکارڈ کیا اور اس کو نشر کیا۔

۞۞۞۞۞۞

امداد طلباء

پسماندہ ممالک میں بہت سے والدین مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے اپنے بچوں کو تعلیم نہیں دلا سکتے۔ایسے مستحقین کے لئے جماعت میں ''امداد طلباء'' کے نام سے فنڈ قائم ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اس فنڈ میں سے مستحق طلباء کی مدد کی جاتی ہے۔اس وقت دنیا کے مختلف ممالک کے ہزاروں طلباء اس فنڈ سے استفادہ کر رہے ہیں۔جو مخیّر احباب اس کارِ خیر میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ احمدیہ مسلم جماعت (AMJ) کے نام اپنی رقوم/چیکس براہ راست یا اپنی جماعت کی معرفت وکالت مال لندن کو بھجوا سکتے ہیں۔ (ایڈیشنل وکیل المال۔لندن)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ جب نبی کے مخالفین کے بارہ میں کچھ بتاتا ہے تو وہ ضرور پورا ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئیں، اگر ان کے لئے سزا مقدر ہو، اگر اللہ تعالیٰ نے ان سے انتقام لینا ہو تو وہ ضرور لیا جاتا ہے، چاہے نبی کی زندگی میں پورا ہو یا بعد میں۔

آج خدا تعالیٰ نے ان کتابوں کو نشر کرنے کے اور اسلام کے مخالفین کے جواب دینے کے پہلے سے بڑھ کر ذرائع مہیا فرما دیئے ہیں جو تیز تر ہیں۔

پس یہ مواقع ہیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائے ہیں کہ اسلام کی تبلیغ اور دفاع میں ان کو کام میں لاؤ۔

تبلیغی Leaflets کی تقسیم کے نیک اثرات کا تذکرہ اور اس بارہ میں اہم ہدایات

بعض دوسرے چینل بھی اسلام کی تعلیم پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں مگر ایک محدود وقت کے لئے اور پھر اس میں زمانہ کے حکم اور عدل کو چھوڑنے کی وجہ سے ایسی ایسی تشریحات اور بدعات بھی ہیں جو بعض دفعہ تعلیم کی روح کو بگاڑ دیتی ہیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 15؍اکتوبر 2010ء بمطابق 15؍اخاء 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفاً ۔فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفاً ۔ وَالنّٰشِرٰتِ نَشْراً ۔فَالْفٰرِقَاتِ فَرْقاً ۔ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْراً ۔ عُذْراً اَوْ نُذْرًا ۔اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۔ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۔وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۔ وَاِذَاالْجِبَالُ نُسِفَتْ۔ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ (المرسلت:2تا 12)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ قسم ہے پے بہ پے بھیجی جانے والیوں کی۔ پھر بہت تیز رفتار ہو جانے والیوں کی۔ اور پیغام کو اچھی طرح نشر کرنے والیوں کی۔ پھر واضح فرق کرنے والیوں کی۔ پھر انتباہ کرتے ہوئے صحیفے پھینکنے والیوں کی۔ حجت یا تنبیہ کے طور پر۔ یقیناً جس سے تم ڈرائے جارہے ہو لازماً ہو کر رہنے والا ہے۔ پس جب ستارے ماند پڑ جائیں گے۔ اور جب آسمان میں طرح طرح کے سوراخ کر دیئے جائیں گے۔ اور جب پہاڑ جڑوں سے اکھیڑ دیئے جائیں گے۔ اور جب رسول مقررہ وقت پر لائے جائیں گے۔

ان آیات میں جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپ کے صحابہ کے ذریعے اسلام کے پھیلنے کی خبر ہے جو اپنے نقطہ عروج کو پہنچ کر ان پیشگوئیوں کو روزِ روشن کی طرح واضح کر گئیں وہاں ان آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے زمانہ اور آپ کی آمد کی پیشگوئی بھی ہے۔ جب صحابہ والا تقویٰ مفقود ہونے کے بعد اسلام کی کشتی کو سنبھالنے کے لئے مسیح موعود اور مہدی موعود نے مبعوث ہو کر پھر اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا آغاز کر کے اسلام کو، اسلام کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا کام سرانجام دے کر اسلام کی کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنا تھا۔

پس آج یہ آیات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت اور آپ کی قائم کردہ جماعت کی ترقی کی نشاندہی کر رہی ہیں۔ ان آیات میں بیان کردہ کچھ پیشگوئیاں بھی ہیں جو ہم اس زمانہ میں پوری ہوتی دیکھ رہے ہیں اور دیکھ چکے ہیں اور باقی انشاء اللہ پوری ہونے والی ہیں وہ بھی دیکھیں گے۔ یہ اُس خدا کا کلام ہے جو زمین و آسمان کا مالک ہے، جو سب سچوں سے سچا ہے۔ پس ہمارا خدا وہ خدا ہے جو قادر و توانا ہے۔ جو اپنی عظیم تر قدرت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ میں مقدر انقلابات کو بھی سچا کر کے دکھا رہا ہے اور دکھائے گا۔ اگر ضرورت ہے تو اس بات کی کہ ہم اُس انقلاب کا حصہ بننے کے لئے، اُن نعمتوں سے حصہ لینے کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے لئے مقدر کی ہیں اپنی کوششوں کو بھی حرکت میں لائیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا حصہ بننے کے لئے ہمیں اپنے اندر بھی انقلاب پیدا کرنا ہوگا، جس سے ہم میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کا حصہ بن کر ان انعامات کو حاصل کرنے والا بن جائے جو آپ علیہ السلام کے ساتھ خدا تعالیٰ نے مقدر کر دیئے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنی تائیدات کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حق میں جو نشانات دکھائے ہیں، دکھا رہا ہے اور دکھائے گا انشاء اللہ تعالیٰ، ان کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفاً فرمایا کہ فرشتوں کے ذریعہ جو تائیدات ہو رہی ہیں، ان کا زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زندگی میں شروع ہوا۔ یہ پیغام جو نیکی، پاکیزگی، اعلیٰ اخلاق اور تقویٰ کے پھیلانے اور قائم کرنے کا پیغام تھا۔ یہ پیغام ان نشانات اور تائیدات کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے صحابہ کے ذریعہ بھی پھیلا۔ وہ پیغام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جب دعویٰ کیا تو وہ نہ صرف یہ کہ قابلِ پذیرائی نہ تھا۔ اس کو پوچھا نہیں گیا بلکہ مخالفت کے شدید دور سے یہ پیغام گزرا۔ مخالفتوں کے طوفان کھڑے کئے گئے لیکن اللہ تعالیٰ کے پے در پے نشانات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دلائل اور براہین جو خود خدا تعالیٰ کے نشان کا درجہ رکھتے تھے اور آپ کے ماننے والوں کی تبلیغ، یہ سب ایسی چیزیں تھیں جنہوں نے تمام مخالفتوں کے باوجود آہستہ آہستہ نیک فطرتوں کو مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت میں شامل کرنا شروع کر دیا۔ اور آپ کی زندگی میں جماعت لاکھوں کی تعداد تک پہنچ گئی۔ پس خدا تعالیٰ جب اپنے انبیاء بھیجتا ہے تو ان کے پیغام کو پہلے آہستہ آہستہ پھیلاتا ہے اور پھر وہ بڑی تیزی سے ضرب کھاتے چلے جاتے ہیں۔ پہلے پیغام پہنچانے کے وسائل اور ذرائع کم ہوتے ہیں اور پھر آہستہ آہستہ جس تقدیر کو کرنے کا اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہوتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ان وسائل اور ذرائع میں بھی اضافہ اور تیزی فرما دیتا ہے۔ پس ایک تو نشانات میں اضافہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زندگی میں دیکھتے رہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جو بات بھی الہاماً یا رؤیا صادقہ کی صورت میں بتاتا رہا ان میں بھی آپ کے ابتدائی دور میں اور ہر آنے والے وقت میں اضافہ ہوتا رہا جس کے اپنے اور غیر کثرت سے گواہ ہیں۔ مثلاً آپ نے اپنی زندگی میں طاعون کی مثال دی ہے کہ شروع شروع میں یہ نشان کے طور پر ظاہر ہوا۔ بہت معمولی نشان تھا، تھوڑے تھوڑے علاقوں میں ظاہر ہوا۔ اور پھر یہ پھیلتا چلا گیا اور پورے ہندوستان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ لیکن جیسا کہ آپؑ نے فرمایا تھا کہ بعض باتیں میرے اس دنیا سے جانے کے ساتھ مقدر ہیں یعنی اس کے بعد ہوں گی جو جماعت کی تائید میں ہوں گی، جن کا خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ اور قدرتِ ثانیہ جو خلافت کا دور ہے، ان میں تم ان باتوں کو پورا ہوتا دیکھو گے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے جو یہ وعدہ فرمایا تھا کہ یہ باتیں جو آپ کی جا رہی ہیں بعض ان میں سے بعد میں پوری ہوں گی۔ ان کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے وسائل اور ذرائع کو اس زمانہ کے مطابق مہیا فرما دیا اور فرما رہا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ بعض کام اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کی زندگیوں میں پورے

فرماتا ہے اور بعض ان کے جانے کے بعد پورے فرماتا ہے۔لیکن انبیاء سے جو وعدہ ہوتا ہے، جو الٰہی تقدیر کا حصہ ہوتا ہے وہ ضرور پورا ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی فرمایا تھا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاِمَّا نَذْھَبَنَّ بِکَ فَاِنَّا مِنْھُم مُّنْتَقِمُوْنَ (الزخرف:42) پس اگر ہم تجھے لے بھی جائیں تو ان سے ہم بہرحال انتقام لینے والے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ جب نبی کے مخالفین کے بارہ میں کچھ بتاتا ہے تو وہ ضرور پورا ہوتا ہے۔اگر وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئیں، اگر ان کے لئے سزا مقدر ہو، اگر اللہ تعالیٰ نے ان سے انتقام لینا ہو تو وہ ضرور لیا جاتا ہے، چاہے نبی کی زندگی میں پورا ہو یا بعد میں۔اسی طرح اگر کسی کے بارہ میں خوشخبری ہے، فتوحات کی خبریں ہیں، اگر اس کی اطلاع اللہ تعالیٰ دیتا ہے یا اپنے نبی سے الفاظ کہلواتا ہے تو وہ بھی کچھ زندگی میں اور کچھ بعد میں پوری ہوتی ہیں۔ چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ کو کسریٰ کے سونے کے کنگن کی خوشخبری دی تھی تو اصل میں اس میں ایران کے اسلام کے جھنڈے تلے آنے کی خبر تھی جو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں پوری ہوئی اور سراقہ کو کنگن پہنائے گئے۔پس نیکی اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق پہلے آہستہ آہستہ پھیلتی ہے اور پھر دائرہ وسیع تر ہوتا جاتا ہے۔ نبی کی فتوحات آہستہ آہستہ شروع ہوتی ہیں اور پھر دائرہ وسیع تر ہوتا چلا جاتا ہے۔اور جب دائرہ وسیع تر ہوتا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی ان کو پورا کرنے کے لئے پہلے سے تیز اور بہتر حالات پیدا کر دیتی ہے۔اور ذرائع اور وسائل مہیا ہو کر پھر ان میں تیزی آتی جاتی ہے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کوئی محدود طاقتوں والا نہیں ہے۔اگر وہ چاہے کہ نبی کے زمانے میں بھی نبی سے کئے گئے تمام وعدے اور فتوحات کو اس زمانہ میں اور اس کی زندگی میں پورا کر دے تو کر سکتا ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ بعد میں آنے والے بھی ان فتوحات اور انعامات سے حصہ لینے والے بن جائیں۔ پس اس زمانہ کے تیز وسائل ہمیں اس طرف متوجہ کرتے ہیں کہ ان کا صحیح استعمال کریں۔انہیں کام میں لائیں اور صحابہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زمانہ کے امام کے معین و مددگار بن جائیں۔اور مددگار بن کر اس کے مشن کو پورا کرنے والے ہوں۔تیز رفتار وسائل اس طرف توجہ مبذول کروا رہے ہیں کہ ہم اس تیز رفتاری کو خدا تعالیٰ کا انعام سمجھتے ہوئے اس کے دین کے لئے استعمال کریں۔

اللہ تعالیٰ نے اگر یہ فرمایا ہے کہ وَالنّٰشِرٰتِ نَشْراً اور پیغام کو اچھی طرح نشر کرنے والوں کو بھی شہادت کے طور پر پیش کیا گیا ہے تو یہ پیغام وہ ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔اور وہ کامل اور مکمل دین جو تا قیامت قائم رہنے والا ہے اس دین کے احیائے نو کے لئے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے۔

پس خدا تعالیٰ نے اس نشر کے اس زمانہ میں جدید طریقے مہیا فرما دیئے ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے پاس آج کل کے وسائل اور جدید طریقے موجود نہیں تھے۔اس کے باوجود انہوں نے تبلیغِ اسلام کا حق ادا کر دیا۔آج کل ہمارے پاس یہ طریقے موجود ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کے زمانہ میں یہ مقدّر تھے۔اللہ تعالیٰ نے اس کی پیشگوئی بھی فرما دی تھی۔ یہ آیت جو ہے یہ پیشگوئی ہے جس کا دوسری جگہ اس طرح ذکر ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَاالصُّحُفُ نُشِرَتْ (التکویر:11) یعنی جب کتابیں پھیلا دی جائیں گی۔پس ایک تو یہ زمانہ کتابیں پھیلانے کا ہے جو مسیح موعود کا زمانہ ہے اور اس وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روحانی خزائن کا ایک بے بہا سمندر ہمارے لئے چھوڑا ہے اور اس کی اشاعت آپ کے زمانے میں ہوئی۔آپ کے صحابہ نے بھی اس کو پھیلانے میں خوب کردار ادا کیا۔ہم صحابہ کے واقعات پڑھتے ہیں کہ کسی نہ کسی صحابی نے کوئی کتاب دوسرے شخص کو دی، اس نے پڑھی، اس کے دل پر اثر ہوا اور اس طرح آہستہ آہستہ لوگ احمدیت میں شامل ہوتے چلے گئے۔اور ایک قربانی کے ساتھ ان لوگوں نے یہ کام کیا جیسا کہ اسلام کے دورِ اول میں صحابہ نے کیا تھا۔اور پھر یہ لوگ، یہ صحابہ جن کی قسم کھائی گئی ہے، جن کو شہادت کے طور پر پیش کیا گیا ہے خدا تعالیٰ کے پسندیدہ بن گئے۔اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ والا کردار ادا کیا۔ جس سے یہ لوگ بھی اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے بن گئے۔

آج خدا تعالیٰ نے ان کتابوں کو نشر کرنے کے اور اسلام کے مخالفین کے جواب دینے کے پہلے سے بڑھ کر ذرائع مہیا فرما دیئے ہیں جو تیز تر ہیں۔ کتابیں پہنچنے میں وقت لگتا تھا اب تو یہاں پیغام نشر ہوا اور وہاں پہنچ گیا۔ یہاں کتاب پرنٹ ہوئی اور دوسرے end سے نکال لی گئی۔آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب، قرآنِ کریم اور دوسرا اسلامی لٹریچر انٹرنیٹ کے ذریعہ، ٹی وی کے ذریعہ نشر ہونے کی نئی منزلیں طے کر رہا ہے۔ جو تیزی میڈیا میں آج کل ہے آج سے چند دہائیاں پہلے ان کا تصور بھی نہیں تھا۔ پس یہ مواقع ہیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائے ہیں کہ اسلام کی تبلیغ اور دفاع میں ان کو کام میں لاؤ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ یہ جدید ایجادات اس زمانہ میں ہمارے لئے اس نے مہیا فرمائی ہیں۔ ہمارے لئے یہ مہیا کر کے تبلیغ کے کام میں سہولت پیدا فرما دی ہے۔اور ہماری کوشش اس میں یہ ہونی چاہئے کہ بجائے لغویات میں وقت گزارنے کے، ان سہولتوں سے غلط قسم کے فائدے اٹھانے کے ان سہولتوں کا صحیح فائدہ اٹھائیں، ان کو کام میں لائیں۔اور اگر اُس گروہ کا ہم حصہ بن جائیں جو مسیح محمدی کے پیغام کو دنیا میں پہنچا رہا ہے تو ہم بھی اس گروہ میں شامل ہو سکتے ہیں، ان لوگوں میں شامل ہو سکتے ہیں جن کی خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے۔

MTA کی تقریب پر مَیں نے انہیں یہی کہا تھا کہ آج MTA کا ہر کارکن چاہے وہ جہاں بھی دنیا میں کام کر رہا ہے، یا کسی بھی کونے میں جہاں کام کر رہا ہے، وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو دنیا کے کنارے تک پہنچانے کا کام کر رہا ہے۔ یہ کام تو خدا تعالیٰ نے کرنا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے خود آپؑ سے فرمایا تھا کہ مَیں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ ذرائع بھی پیدا فرمائے ہیں کہ آپ کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچے۔پس یہ خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے اور یہ تمام ایجادات اس کی شہادت دے رہی ہیں۔لیکن ہم اس سوچ کے ساتھ اگر یہ کام کریں کہ ہم اس تبلیغ کا حصہ بن کر خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے بھی بن جائیں۔اور یہ اپنے آپ کو دیکھیں کہ آیا ہم بن رہے ہیں کہ نہیں تو تبھی اس کا صحیح حق ادا ہوگا۔ایسے کارکنوں کو تبھی ان کے حقیقی مقام کا احساس ہوگا جب وہ یہ جائزہ بھی لے رہے ہوں گے۔اور جب مقام کا احساس ہوگا تو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی جو ذمہ داریاں ہیں اس طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔صرف ٹیکنیکل مدد یا کیمرے کے پیچھے کھڑے ہو جانا یا پروگرام بنا لینا یا اسی طرح کے دوسرے کام کر دینا کافی نہیں ہوگا بلکہ پھر اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے عبادتوں کی طرف بھی توجہ ہوگی۔ ہر کام کے بہتر انجام کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف جھکاؤ ہوگا اور وَالنّٰشِرٰتِ نَشْراً کو سامنے رکھتے ہوئے صحابہ کے نقشِ قدم پر چلنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔یعنی عبادتوں کے معیار کے ساتھ عملی کوششیں کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے مسیح کی مدد کرنے کی طرف بھی توجہ ہوگی۔اس پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے کوشش ہوگی۔اور یہ بات صرف MTA تک محدود نہیں ہے یا بعض ویب سائٹس پر جواب دینے کے لئے کچھ لوگوں کی ٹیم بنا دی جاتی ہے، ان تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ ہر فردِ جماعت کو اس میں کردار ادا کرنا چاہئے۔صحابہ نے جو حق ادا کیا اسے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔اگر ہم نے اب تک وقت ضائع کیا ہے یا ہماری توجہ پیدا نہیں ہوئی یا احساس نہیں ہوا تو اب اپنے اندر احساس کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ گو کہ اتمامِ حجت تو ہو چکی ہے لیکن پھر بھی جس حد تک ہم اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں اس کو ادا کرنے کی کوشش کریں۔اگر اس طرح ہر احمدی اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی ہم ایک انقلاب دیکھیں گے کیونکہ زمانہ اب تیزی سے اس طرف آ رہا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقاً۔پھر فرق کر کے دکھلانے والوں کی شہادت ہے۔یہ تبلیغ اور ذرائع کا جو استعمال ہے یہ فرق کر کے دکھا رہا ہے۔ ہر احمدی جو کسی بھی صورت میں تبلیغی مہم میں حصہ لے رہا ہے، فٰرِقٰتِ فَرْقاً کا حصہ ہے۔انٹرنیٹ کے ذریعے سے، لٹریچر کے ذریعے سے یا MTA کے کارکنان جو براہِ راست اگر نہیں تو اس مشینری کا حصہ ہیں جو یہ کام سرانجام دے رہی ہے۔اس نظام کا حصہ ہیں جو دنیا میں یہ صحیفے اور کتب نشر کر رہا ہے۔آج دنیا میں اس نئی ایجاد کی وجہ سے کھیل کود اور لغویات کی تشہیر بھی ہو رہی ہے۔جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا تھا۔لیکن دوسری طرف اللہ والوں کا ایک گروہ ہے جو نیکی کی باتیں پھیلا رہے ہیں۔مسیح محمدی کے غلاموں کا ایک گروہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے کوشاں ہے۔

گو بعض دوسرے چینل بھی اسلام کی تعلیم پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں مگر ایک محدود وقت کے لئے اور پھر اس میں زمانہ کے حکم اور عدل کو چھوڑنے کی وجہ سے ایسی ایسی تشریحات اور بدعات بھی ہیں جو بعض دفعہ تعلیم کی روح کو بگاڑ دیتی ہیں۔اب مثلاً یہی سوال جواب کے پروگرام آتے ہیں۔کسی نے مجھے لکھا کہ فلاں مولوی صاحب یہ تشریح پیش کر رہے تھے کہ عورتوں کے لئے اب پردہ ضروری نہیں ہے کیونکہ قرآنِ شریف میں صرف سینے پر اوڑھنیوں کو لپیٹنے کا حکم ہے۔کہیں سَر ڈھانکنے کا حکم نہیں ہے۔حالانکہ بڑا واضح لکھا ہے اور پھر کہہ دیتے ہیں کہ وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے لئے تھا۔حالانکہ اسی آیت میں مومنات کے لئے بھی حکم ہے۔تو بہرحال یہ غلط قسم کی توجیہات پیدا کی جاتی ہیں۔ پھر بدعات پیدا کی جاتی ہیں۔ بہانے بنائے جاتے ہیں کہ کس طرح اسلامی حکموں کو ٹالیں۔اس طرح یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا جو حکم ہے، اسلام کی تعلیم ہے اس کی روح کو بگاڑ دیتے ہیں۔

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson ,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

پس اصل تعلیم وہی ہے جو اس غلامِ صادق کے ذریعے پھیل رہی ہے جو زمانے کا حکم عدل ہے۔ اور یہی تعلیم ہے جو حق اور باطل اور صحیح اور غلط اور خالص دینی اور بدعات کی ملونی میں فرق کر کے دکھلانے والی ہے۔ پس مسیح موعود کا کام بطور حکم عدل کے فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا کی حقیقی تشریح کرنا ہے۔ پس ہمیں اس ماحول سے نکل کر جو آج کل دنیاداری کا ماحول ہے اس حقیقی ماحول کو اپنانے کی ضرورت ہے، اس پر قائم رہنے کی ضرورت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے ماننے والوں کے لئے پیش فرمایا ہے۔ ورنہ ہم میں اور دوسروں میں تو کوئی فرق نہیں ہے۔ فرق تبھی واضح ہوگا جب ہماری تبلیغ کے ساتھ، جب ہمارے پروگراموں کے ساتھ ہمارے اپنے اندر بھی وہی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہوں گی۔ ہم اپنے نفس کے بھی جائزے لے رہے ہوں گے۔ جو تعلیم دے رہے ہوں گے، جس تعلیم کو سمجھ رہے ہوں گے اس پر عمل کرنے کی بھی کوشش کر رہے ہوں گے۔ اس کے نمونے بھی دکھا رہے ہوں گے۔ پس اسلام کی جس خوبصورت تصویر کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے پیش فرمایا ہے اور جو فرق کر کے دکھایا ہے جو اصل میں وہ تصویر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمائی ہے۔ اسی کی آج دنیا کو ضرورت ہے۔ اسی کی آج ہمیں ضرورت ہے۔

تبلیغ کے ضمن میں مَیں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ لیف لیٹس (Leaflets) تقسیم کرنے کی ایک سکیم بنائی گئی تھی۔ یہاں UK میں بھی اس پر عمل ہوا ہے، دنیا کے اور ملکوں میں بھی ہوا ہے اور دنیا میں اس کا بڑا اثر ہے۔ جماعت کا مختصر تعارف جیسے پیش کیا گیا اور جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی پیار اور محبت کی تعلیم پیش کی گئی اس نے دنیا میں بڑا اثر دکھایا۔ امریکہ میں بھی مہم ہوئی ہے۔ وہاں تو یہ کہتے تھے کہ شاید ہم کامیاب نہ ہوسکیں لیکن جب انہوں نے Leaflets بانٹنا شروع کئے تو لوگوں نے بڑی خوشی سے اس پیغام کو وصول کیا کہ اسلام کا یہ پیغام تو ہم نے پہلی دفعہ دیکھا اور سنا ہے۔ اور اس بنیاد پر اخبار کے کالم لکھنے والوں نے بھی اس میں حصہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ پیغام جو تم پہنچا رہے ہو اس پیغام کو ہم بھی تمہارے ساتھ تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ کئی کالم نویسوں نے، بڑے بڑے اونچے درجہ کے کالم نویس جو بڑے نیشنل اخباروں کے ٹاپ کے لکھنے والے تھے انہوں نے اس میں حصہ لیا اور پھر اپنے کالم لکھے اور وہ اخبارات لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوتے ہیں۔ وہاں کے لوگ پڑھتے ہیں، Leaflets تو چند ہزار یا سینکڑوں میں تقسیم ہوئے تھے لیکن اخبار کے ذریعہ پھر جماعت کا پیغام لاکھوں کروڑوں میں پہنچ گیا۔ تو یہ ذریعہ بڑا کامیاب ہوا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا بعض انکار بھی کرتے تھے لیکن جب بتایا کہ ہمارا پیغام وہ پیغام نہیں ہے جو تم سمجھ رہے ہو بلکہ یہ محبت، پیار اور بھائی چارے کا پیغام ہے تو پھر لیتے ہیں۔ تو ہمارے پیغام میں اور دوسروں کے پیغام میں یہ فرق ہے جو زمانہ کے امام نے ہمیں سکھایا ہے کہ اس طرح تبلیغ کرو۔ بلکہ ایک صاحب نے مجھے لکھا کہ ایک عورت کو انہوں نے پمفلٹ دیا تو اُس نے بڑے غصے سے دیکھا اور کہا کہ ہیں، یہ کیا مجھے بتا رہے ہو؟ جو نائن الیون کا واقعہ ہوا، تم نائن الیون والے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ ہمارا یہ پیغام نہیں۔ ہم مختلف ہیں۔ خیر اس نے لے لیا اور اس کے بعد پھر تعریف کی۔ پس اس پیغام نے نیکی اور برائی کو بھی واضح کر دیا۔ جہاں احمدیت کا اصل پیغام پہنچا ہے، اسلام کا اصل پیغام پہنچا ہے، وہاں نیکی اور بُرائی کا فرق بھی ظاہر ہوگیا۔ اصل اسلام اور بگڑی ہوئی تعلیم کو بھی واضح کر دیا۔ دنیا کو پتہ لگ گیا کہ اصل اسلام کی تعلیم کیا ہے؟ اور اس سے پھر نوجوانوں میں بھی جرأت پیدا ہوئی۔ امریکہ میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع پر بعض نوجوان جھجک رہے تھے۔ لیکن جب اجتماع پر انہوں نے سکیم بنائی اور یہ پیش کیا جیسا کہ میں نے کہا کہ بعض اخباری کالم لکھنے والوں نے بھی شامل ہونے کے لئے کہا۔ جب وہ شامل ہوئے تو لڑکوں میں نوجوانوں میں ایک اعتماد پیدا ہوا اور پھر انہوں نے باقاعدہ سکیم بنا کر اس میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ تو اس طرح جو تھوڑا سا احساسِ کمتری تھا وہ بھی دور ہوگیا۔ کیونکہ نوجوانوں میں اسلام کے نام پر جو دوسروں سے غلط باتیں سنتے ہیں ان میں ہمارے نوجوان بھی ایسے ہیں جن کو اسلام کا پوری طرح علم نہیں، جانتے نہیں، تو ان میں احساسِ کمتری پیدا ہو جاتا ہے۔ بہرحال غیروں کے منہ سے تعریف سن کر پھر ان میں اعتماد پیدا ہوا۔ یہ ایک ابتدا ہے جو ہوئی ہے۔ اس سے مزید راستے انشاء اللہ تعالیٰ کھلیں گے۔ اس لئے مَیں اس میں یہ نہیں کہتا کہ یہاں بند ہوگیا۔ اب اگلا قدم اٹھایا جائے گا۔ تو اس طرح انشاء اللہ تعالیٰ چلتا جائے گا۔ جن کے پاس ایک دفعہ یہ پیغام پہنچ گیا اب ان کے لئے سوچنا چاہئے کہ اگلا پیغام کیا دینا ہے؟ ان کو اگلا پیغام کیا پہنچانا ہے؟۔

ایک صاحب نے مجھے کہا کہ کینیڈا میں بھی لیف لیٹ تقسیم ہو رہے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ انڈیا کی کسی جگہ سے ٹیکسٹ میسجز (Text Messages) بھیجے جائیں تو اس سے زیادہ اثر ہوگا۔ سوال یہ ہے کہ وہاں بیٹھ کر کون سی ٹیم بھیجے گی۔ اور پھر کن ملکوں میں بھیجے گی؟ وہاں کے نمبروں کا ڈائریکٹریوں سے اگر پتہ بھی کرلیں گے، ایڈریس لے لیں گے تو پھر بعض قانونی روکیں ہوتی ہیں۔ بہرحال قانونًا یہ غلط ہے کہ کسی کو اگر وہ کوئی پیغام لینا نہیں چاہتا تو وہ پیغام بھیجا جائے۔ گو کہ ان کی نیت نیک ہی ہوگی لیکن یہ پیغام بہرحال اس طرح اثر انداز نہیں ہوسکتا جس طرح خود دینے سے، کیونکہ جب خود آپ دے رہے ہوں گے تو اپنی ایک کوشش بھی بیچ میں شامل ہوتی ہے۔ ایک ذاتی تعلق بھی بنتا ہے۔ پھر جب وہ شخص آپ کو دیکھتا ہے، آپ کا حلیہ دیکھتا ہے آپ کا انداز دیکھتا ہے آپ کی بات چیت کا انداز دیکھتا ہے تو پھر ایک ظاہری شکل سے بھی وہ اندازہ لگا لیتا ہے کہ کس قسم کا شخص ہے؟ اور پرسنل تعلق جب بنتے ہیں تو پھر ان سے رابطے بڑھتے ہیں اور یہی پھر تبلیغ کے ذریعے پیدا کرتے ہیں۔ لٹریچر دینا یا پمفلٹ دینا یا لیف لیٹ دینا تو ٹھیک ہے۔ لیکن صرف فونوں پر ٹیکسٹ میسج دینا ٹھیک نہیں۔ پھر یہ ہے کہ مشن کا پتہ دیں گے تو کوئی آئے کہ نہ آئے۔ ٹیکسٹ میسج دینے سے کمپنیوں کے اشتہار تو دیئے جاسکتے ہیں لیکن جب تک ذاتی تعلق سے اور ذاتی کوشش سے تبلیغ نہ کی جائے یا یہ لٹریچر تقسیم نہ کیا جائے تو پھر میرے خیال میں اس طرح تبلیغ نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ رابطے مستحکم ہوں گے تو تبلیغ کے میدان میں آگے بڑھیں گے۔

پھر یہ بھی مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ پاکستان میں اور بعض مسلمان ممالک میں اگر قانونی روکیں ہیں، تو باہر دوسرے ممالک میں جہاں آزادی ہے وہاں وسیع پیمانے پر جماعت کا تعارف کروانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ جو ہو رہا ہے ہر ملک نے ہزاروں میں یا چند لاکھ میں شائع کئے ہیں اس پر اکتفا نہ کرلیں۔ اس کام کو اب آگے بڑھانا چاہئے۔ ہر سال یہ تعارف لاکھوں میں پہنچنا چاہئے اور جن کو پہنچ گیا ان کو اگلا حصہ پہنچنا چاہئے۔ گویا کہ سارے نظام کو اس میں پوری طرح involve ہونا پڑے گا۔ پھر ان لیف لیٹس کے ذریعے جیسا کہ مَیں نے کہا صرف امریکہ میں نہیں اور جگہوں پر بھی اخباروں نے خبریں دی ہیں جہاں کئی ملین لوگوں میں احمدیت کا پیغام پہنچا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا پیغام پہنچا ہے۔ پس اس مہم کو پہلے سے بڑھ کر جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انتباہ کرنا بھی انبیاء کے کاموں میں سے ایک کام ہے۔ اور پھر انبیاء کے جو ماننے والے ہیں اُن کو بھی ان کے کام کو آگے بڑھانا چاہئے۔ اس لئے دنیا کو آگاہ کرنا، دنیا کو انتباہ کرنا، اللہ تعالیٰ کے انذار سے ڈرانا یہ بھی بعض دفعہ ضروری ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا کہ اللہ کا پیغام سنانے والوں کو انتباہ کرنے والوں کے زمرہ میں شامل ہونا بھی نبی کے سچے پیروکاروں کا کام ہے۔ پس ایک پیغام کے بعد دوسرا پیغام اس لئے بھی ہونا ضروری ہے کہ نبی کے سچے پیروکاروں کا یہ کام ہے تاکہ دنیا جو غلط رستے پر چلی ہوئی ہے وہ ان غلط راستوں سے بچ جائے۔ اور یہی الٰہی جماعتوں کا کام ہے کہ دنیا کو آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچائیں۔ اس کے لئے ہمیشہ کوشش ہوتی رہنی چاہئے۔ پیغام کے دو حصے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا۔ حجت کے طور پر یا تنبیہ اور ہوشیار کرنے کے لئے۔ پس اگر نہ مانیں تو پھر اللہ تعالیٰ کی پکڑ بھی آسکتی ہے۔

اس آیت اور اس سے پہلی آیت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ نبی کے نشان مومن اور کافر کے درمیان فرق کر دیتے ہیں۔ فرمایا کہ اس وقت لوگوں کو سمجھ آجائے گی کہ حق کس امر میں ہے۔ آیا اس امام کی اطاعت میں یا اس کی مخالفت میں؟ یہ سمجھ آنا بعض کے لئے صرف حجت کا موجب ہوگا۔ عُذْرًا یعنی مرتے مرتے ان کا دل اقرار کر جائے گا کہ ہم غلطی پر تھے اور بعض کے نزدیک نُذْرًا یعنی ڈرانے کا موجب ہوگا کہ وہ توبہ کر کے بدیوں سے بعض آویں۔ پس نبی کی سچائی تو بعض لوگوں کے دلوں میں بیٹھ جاتی ہے لیکن بعض دفعہ ڈھٹائی اور ضد اور اَنا آڑے آجاتی ہے۔ کچھ تو اللہ تعالیٰ کے حضور حساب دیں گے۔ اللہ پوچھے گا کہ کیوں نہیں مانا؟ اور کچھ کو توبہ کی توفیق مل جائے گی اور مل جاتی ہے۔ لیکن بعض دفعہ اگر اللہ تعالیٰ رسّی دراز کرتا ہے اور وہ توبہ نہیں کرتے اور اپنی حرکتوں سے بعض نہیں آتے تو پھر ان لوگوں کے انجام کے بارہ میں بھی متعدد جگہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔ اور اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ کہ تم جس بات کا وعدہ دیئے جا رہے ہو یقینًا وہ ہونے والی ہے۔ یعنی یہ انذار کی خبر اگر نہ مانو گے تو انذار ہے۔ اور انذار کے نتیجہ میں اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ (نشان) ظاہر فرماتا ہے اور اگلے جہان میں بھی سزا کی خبر دیتا ہے۔ اور نبی اور اس کی جماعت کے لئے یہ وعدہ ہے کہ آخری فتح اور غلبہ ان کا ہے۔ یعنی تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ میں دو پیغام ہیں۔ مخالفین کے لئے بھی کہ تم اللہ تعالیٰ کی گرفت میں ہوگے، اس دنیا میں عذاب کی صورت میں یا مرنے کے بعد۔ اور نبی اور ان کی جماعت سے جو غلبہ کا وعدہ ہے اس کے متعلق بھی فرمایا کہ وہ بھی انشاء اللہ پورا ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ نہ ماننے والوں کو فرماتا ہے کہ اگر تم یہ کہو گے، اللہ کے پاس حاضر ہو کر یہ عرض کرو گے کہ ہمیں پتہ نہیں چلا، ہم سمجھ نہیں سکے، ہمیں واپس بھیج دے تو ہم اس نبی کو مان لیں گے، تیرے فرستادے کو مان لیں گے تو اللہ فرمائے گا اب نہیں۔ ایک

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

دفعہ مرنے کے بعد کوئی واپس نہیں لوٹتا۔ اس کے لئے جو انذار تمہیں دیا گیا تھا اب وہی ہے۔ پس یہ ان لوگوں کے لئے بڑا خوف کا مقام ہے جو بلا سوچے سمجھے مخالفت میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ زمانہ جس میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ کہ جب ستارے ماند پڑ جائیں گے۔یعنی نام نہاد علماء علم سے بے بہرہ ہو جائیں گے۔ زمانہ کے امام کا انکار کرنے کی وجہ سے اپنے پیچھے چلنے والوں کو بھی اس روشنی سے محروم کر دیں گے۔ طُمِسَتْ کا مطلب ہے مٹا دیئے جائیں گے۔ پس ان کی روشنی تو ہوگی ہی نہیں۔ اور جس کے پاس روشنی نہ ہو اس نے کیا رہنمائی کرنی ہے؟ یہ لوگ تو خوب دنیا داری میں پڑ گئے ہوئے ہیں۔ اگر دیکھیں تو صرف ایک کام ان کا رہ گیا ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو گالیاں دو۔ کل سے ربوہ میں بھی پھر ایک ختمِ نبوت کانفرنس ہو رہی ہے۔ نام نہاد ختمِ نبوت کانفرنس۔ جس میں تمام بڑے بڑے مولوی، جماعتِ اسلامی کے امیر بھی اور دوسرے علماء بھی شامل ہوئے ہیں، اور جو اَب تک کی رپورٹیں ہیں، سب تقریروں میں جماعت کے خلاف مغلظات ہی بک رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے پاس کچھ نہیں۔ پس یہ ستاروں کا ماند پڑ جانا عربی محاورہ ہے، جس کا یہی مطلب ہے کہ علماء دین سے بے بہرہ ہو جائیں گے یا لغات میں لکھا ہے کہ جب آفات ان پر پڑتی تھیں تو اس وقت کہا کرتے تھے کہ ستارے ماند پڑ گئے۔ پس یہاں اس کا یہ مطلب ہے کہ علماء تو بے دین ہو کر روشنی کے بجائے اندھیرا پھیلانے والے بن گئے اور لوگوں کو گمراہ کر دیا اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے بندہ کے ذریعہ سے جو اتمامِ حجت اور انذار کیا جائے۔ اور اس پر بھی جب انہوں نے توجہ نہیں دی تو پھر اللہ تعالیٰ کی اپنی تقدیر بھی چلتی ہے، قدرتی آفات بھی آتی ہیں۔ رات کے اندھیروں میں تاروں کی چمک اور روشنی جو تھوڑی بہت آتی ہے وہ بھی غائب ہو جاتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ زمانہ ہے وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ کہ جب آسمان میں شگاف پڑ جائیں گے۔ ایک تو اس کا سائنسی دنیا سے تعلق ہے۔ اس زمانہ میں نئی نئی وسعتوں کا بھی پتہ لگ رہا ہے، نئی کائناتوں کا پتہ لگ رہا ہے، نئے سیاروں کا پتہ لگ رہا ہے۔ پھر آج کل اوزون (Ozone) کی layer میں سوراخوں کا شور ہے۔ بہرحال ان سے تو موسمی تغیرات پیدا ہو رہے ہیں لیکن روحانی دنیا میں بھی اس سے مراد مسیح موعود کے آنے کی خبر ہے۔ کیونکہ علماء کے جب ستارے ماند پڑ جاتے ہیں اور ایسی حالت میں جب اندھیرے پھیل جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فرستادہ کے ذریعے سے روشنی بھیجتا ہے۔ اور اس روشنی کو پانے کے بعد اس فرستادہ کے ذریعہ جماعت قائم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کو بھی اور بعض ان کے ماننے والوں کو بھی الہامات اور رؤیا صادقہ کا اظہار شروع ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ جب ہمارے فرستادہ کے آنے سے روحانی سلسلہ شروع ہوگا تو علماء روک بن جائیں گے۔ یہ سلسلہ تو شروع ہوگا ہو جائے گا۔ پھر آگے فرمایا یہ علماء روک نہیں بن سکیں گے۔ ان سب کی بقاء اسی میں ہے کہ اس روحانی سلسلہ کو تسلیم کر لیں۔ ان علماء کی اور ان کے پیچھے چلنے والوں کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بڑے بڑے جبال ہیں، جو اپنے آپ کو پہاڑوں کی طرح مضبوط سمجھنے والے ہیں اور حکومتیں بھی ہیں وہ اگر اس فرستادہ کے سامنے کھڑی ہوں گی، اللہ کے پیاروں کے سامنے کھڑی ہوں گی تو پارہ پارہ کر دی جائیں گی۔ فرمایا کہ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ پہاڑ جڑوں سے اکھیڑ دیئے جائیں گے۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ میری جڑیں عوام میں بڑی گہری ہیں۔ یا مجھے فلاں عرب ملک کی بادشاہت کی پشت پناہی حاصل ہے جو اسلام کے محافظ ہیں۔ یا فلاں مغربی ملک کی حکومت کی ہمیں اشیرباد حاصل ہے۔ جب کوئی خدا تعالیٰ کے فرستادے اور اس کی جماعت کے مقابلے پر آئے گا تو نہ عوام کی حمایت کام آئے گی، نہ کسی کی دولت اور مدد کام آئے گی، نہ اپنے قبیلے کام آئیں گے۔ یہ سب لوگ جو اپنے زعم میں پہاڑوں کی طرح مضبوط جڑوں پر قائم ہیں ہوا میں بکھیر دیئے جائیں گے۔ بلکہ جن کی حمایت پر زعم ہے وہ بھی بکھر جائیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی ہے اور ہم تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تاریخ میں ایسے پہاڑوں کو بکھرتا ہوا دیکھ چکے ہیں۔

پھر اس سورۃ میں سے یہ جو آخری آیت مَیں نے لی ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ جب رسول وقتِ مقررہ پر لائے جائیں گے، یہ پھر مسیح و مہدی کی آمد کی پیشگوئی ہے کہ تمام رسول لائے جائیں گے۔ یعنی ایک شخص کھڑا ہوگا جو تمام رسولوں کی نمائندگی کرے گا۔ جس کے آنے کی پیشگوئی ہر پہلے رسول نے کی ہے۔ اپنے اپنے وقت میں انہوں نے کی تھی اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات میں پوری ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً بھی فرمایا کہ جَرِیُ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ۔ یعنی اللہ کا پہلوان تمام انبیاء کے پیرائے میں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’میری نسبت براہینِ احمدیہ کے حصص سابقہ میں یہ بھی فرمایا ہے۔ جَرِیُ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ۔ یعنی رسولِ خدا تمام گزشتہ انبیاء علیہم السلام کے پیرایوں میں۔ اس وحی الٰہی کا مطلب یہ ہے کہ آدم سے لے کر اخیر تک جس قدر انبیاء علیہم السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں آئے ہیں۔ خواہ وہ اسرائیلی ہیں یا غیر اسرائیلی، ان سب کے خاص واقعات یا خاص صفات میں سے اس عاجز کو کچھ حصہ دیا گیا ہے اور ایک بھی نبی ایسا نہیں گزرا جس کے خواص یا واقعات میں سے اس عاجز کو حصہ نہیں دیا گیا۔ ہر ایک نبی کی فطرت کا نقش میری فطرت میں ہے۔ اسی پر خدا نے مجھے اطلاع دی اور اس میں یہ بھی اشارہ پایا جاتا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے جانی دشمن اور سخت مخالف جو عناد میں حد سے بڑھ گئے تھے جن کو طرح طرح کے عذابوں سے ہلاک کیا گیا اس زمانے کے اکثر لوگ بھی ان سے مشابہ ہیں۔‘‘ (ان سے مشابہتیں ہیں پس اگر ان کو ہلاک کیا گیا تو وہ سزائیں اب بھی آ سکتی ہیں۔ یہ انذار جو ہے وہ اب بھی قائم ہے)۔ ’’غرض اس وحی الٰہی میں یہ جتلانا منظور ہے کہ یہ زمانہ جامع کمالاتِ اخیار و کمالاتِ اشرار ہے۔ اور اگر خدا تعالیٰ رحم نہ کرے تو اس زمانے کے شریر تمام گزشتہ عذابوں کے مستحق ہیں۔ یعنی اس زمانے میں تمام گزشتہ عذاب جمع ہو سکتے ہیں اور جیسا کہ پہلی امتوں میں کوئی قوم طاعون سے مری، کوئی قوم صاعقہ سے، اور کوئی قوم زلزلہ سے اور کوئی قوم پانی کے طوفان سے اور کوئی قوم آندھی کے طوفان سے اور کوئی قوم خسف سے۔ اسی طرح اس زمانے کے لوگوں کو ایسے عذابوں سے ڈرنا چاہیئے اگر وہ اپنی اصلاح نہ کریں کیونکہ اکثر لوگوں میں یہ تمام مواد موجود ہیں۔ محض حلمِ الٰہی نے مہلت دے رکھی ہے۔ اور یہ فقرہ کہ جَرِیُ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ بہت تفصیل کے لائق ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’جو کچھ خدا تعالیٰ نے گزشتہ نبیوں کے ساتھ رنگا رنگ طریقوں میں نصرت اور تائید کے معاملات کئے ہیں ان معاملات کی نظیر بھی میرے ساتھ ظاہر کی گئی ہے اور کی جائے گی‘‘۔ پس یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ مستقل چل رہا ہے۔ مستقبل کی بھی خبریں ہیں اور کی جائیں گی۔ پھر فرمایا ’’کیونکہ زمانہ اپنے اندر ایک گردشِ دوری رکھتا ہے اور نیک ہوں یا بد ہوں بار بار دنیا میں ان کے امثال پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اور اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راستباز مقدس نبی گزر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جائیں سو وہ مَیں ہوں۔ اسی طرح اس زمانہ میں تمام بدوں کے نمونے بھی ظاہر ہوئے، فرعون ہو یا وہ یہود ہوں جنہوں نے حضرت مسیح کو صلیب پر چڑھایا یا ابوجہل ہو سب کی مثالیں اس وقت موجود ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں یاجوج ماجوج کے ذکر کے وقت اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے‘‘۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد نمبر 21 صفحہ 116 تا 118)

آپ تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’اے سونے والو بیدار ہو جاؤ، اے غافلو! اٹھ بیٹھو کہ ایک انقلابِ عظیم کا وقت آ گیا۔ یہ رونے کا وقت ہے نہ سونے کا، اور تضرع کا وقت ہے نہ ٹھٹھے اور ہنسی اور تکفیر بازی کا۔ دعا کرو کہ خداوند کریم تمہیں آنکھیں بخشے۔ تا تم موجودہ ظلمت کو بھی بتمام و کمال دیکھ لو۔ اور نیز اس نور کو بھی جو رحمتِ الٰہیہ نے اس ظلمت کے مٹانے کے لئے تیار کیا ہے۔ پچھلی راتوں کو اٹھو اور خدا تعالیٰ سے رو رو کر ہدایت چاہو۔ اور ناحق حقانی سلسلے کے مٹانے کے لئے بد دعائیں مت کرو۔ اور نہ منصوبے سوچو۔ خدا تعالیٰ تمہاری غفلت اور بھول کے ارادوں کی پیروی نہیں کرتا۔ وہ تمہارے دماغوں اور دلوں کی بے وقوفیاں تم پر ظاہر کرے گا۔ اور اپنے بندہ کا مددگار ہوگا۔ اور اس درخت کو کبھی نہیں کاٹے گا جس کو اس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ کیا کوئی تم میں سے اپنے اس پودہ کو کاٹ سکتا ہے جس کے پھل لانے کی اس کو توقع ہے۔ پھر وہ جو دانا و بینا اور ارحم الراحمین ہے وہ کیوں اپنے اس پودے کو کاٹے جس کے پھلوں کے مبارک دنوں کی وہ انتظار کر رہا ہے۔ جب کہ تم انسان ہو کر ایسا کام کرنا نہیں چاہتے۔ پھر وہ جو عالم الغیب ہے جو ہر ایک دل کی تہہ تک پہنچا ہوا ہے کیوں ایسا کام کرے گا۔ پس تم خوب یاد رکھو کہ تم اس لڑائی میں اپنے ہی اعضاء پر تلواریں مار رہے ہو۔ سو تم ناحق آگ میں ہاتھ مت ڈالو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ آگ بھڑکے اور تمہارے ہاتھ کو بھسم کر ڈالے۔ یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کام انسان کا ہوتا تو بہتیرے اس کے نابود کرنے والے پیدا ہو جاتے‘‘۔ فرمایا: ’’کیا تمہاری نظر میں کبھی کوئی ایسا مفتری گزرا ہے کہ جس نے خدا تعالیٰ پر ایسا افتراء کر کے کہ وہ مجھ سے ہم کلام ہے پھر اس مدت مدید کے سلامتی کو پالیا ہو۔ افسوس کہ تم کچھ بھی نہیں سوچتے اور قرآنِ کریم کی ان آیتوں کو یاد نہیں کرتے جو خود نبی کریمؐ کی نسبت اللہ جل شانہ فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر تو ایک ذرہ مجھ پر افتراء کرتا تو مَیں تیری رگِ جان کاٹ دیتا۔ پس نبی کریم سے زیادہ تر کون عزیز ہے کہ جو اتنا بڑا افتراء کر کے اب تک بچا رہے۔ بلکہ خدائے تعالیٰ کی نعمتوں سے مالا مال بھی ہو۔ سو بھائیو! نفسانیت سے باز آؤ اور جو باتیں خدائے تعالیٰ کے علم سے خاص ہیں ان میں حد سے بڑھ کر ضدمت کرو۔ اور عادت کے سلسلہ کو توڑ کر اور ایک نئے انسان بن کر تقویٰ کی راہوں میں قدم رکھو۔ تا تم پر رحم ہو اور خدا تعالیٰ تمہارے گناہوں کو بخش دیوے۔ سو ڈرو اور باز آ جاؤ۔ کیا تم میں ایک بھی رشید نہیں۔ وَاِنْ لَمْ تَنْتَھُوْا فَسَوْفَ یَأْتِی اللّٰہُ بِنُصْرَۃٍ مِّنْ عِنْدِہٖ وَیَنْصُرُ عَبْدَہٗ وَیُمَزِّقُ اَعْدَآئَہٗ وَلَا تَضُرُّوْنَہٗ شَیْئًا‘‘۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 53 تا 55)

اگر تم باز نہ آئے تو اللہ اپنی جناب سے مدد دے گا اور اپنے بندے کی مدد کرے گا اور اس کے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور تم اس کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکو گے۔

اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل دے اور اس پیغام کو سمجھنے والے ہوں اور ہمیں بھی توفیق دے کہ اس پیغام کو دنیا میں پھیلانے والے ہوں اور دنیا کے بچانے کے لئے جس حد تک کوشش کر سکتے ہیں کرنے والے بنیں۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفین
اور غیرت الٰہی کے عبرتناک نظارے

(فضل الٰہی انوری۔ جرمنی)

(تیسری قسط)

(5)
مولوی کرم الدین عتاب الٰہی کی زد میں

گزشتہ قسط میں بیان کردہ ہر دو واقعات جس مقدمہ سے تعلق رکھتے ہیں اب اس کے محرک اعظم یعنی خود مولوی کرم الدین ساکن بھیں ضلع جہلم کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ خود اس کا اپنا کیا انجام ہوا۔ یعنی وہ جس نے جھوٹ اور افترا پردازیوں کے مکروہ تاروں سے کام لیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں قریباً چار سال تک ایک زلزلہ برپا کئے رکھا، کیسی کیسی عبرتناک داستانیں چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہوا۔

اس کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ سے اذن پاکر اور اس کی دی ہوئی اعجازی طاقت کی برکت سے "اعجاز المسیح" کے نام سے سورۃ الفاتحہ کی فصیح و بلیغ عربی میں تفسیر لکھ کر جب تمام علمائے اہل اسلام کو چیلنج دیا کہ اگر ان میں طاقت ہے تو وہ بھی اس کے مقابل پر عربی میں سورۃ الفاتحہ کی تفسیر لکھیں، پھر دنیا دیکھ لے گی کہ کس کی تفسیر عربی فصاحت و بلاغت کے معیار پر پوری اترتی اور روحانی معارف اور دقائق سے پُر ہے تو مدرسہ نعمانیہ، واقع شاہی مسجد لاہور، کا ایک مدرس مولوی محمد حسن فیضی اُٹھا اور اس نے عوام میں شائع کیا کہ وہ اس کا جواب لکھنے والا ہے۔ مگر خدا کی جلالی قدرت کا تماشا دیکھیں کہ ابھی اس نے اس کتاب (اعجاز المسیح) کے حواشی پر کچھ نوٹ ہی لکھے تھے اور ایک جگہ اس نے لَعْنَةُ اللّٰہ عَلَی الْکَاذِبِیْن کے الفاظ بھی لکھ دئے کہ خدا کے غضب کی لاٹھی اس پر چل گئی اور وہ ایک یا دو ہفتوں کے اندر اندر کسی ناگہانی اور نامعلوم بیماری کا شکار ہو کر اس دنیا سے کوچ کر گیا۔

اس کے مرنے کے بعد گولڑہ، ضلع راولپنڈی، کے ایک گدی نشین پیر مہر علی شاہ نے جو اس سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل پر اپنی فضیلت علمی کی شیخی بھگار چکا تھا، مولوی محمد حسن فیضی المتوفی کے والد سے وہ کتاب (اعجاز المسیح) منگوا کر اور اس کے حاشیوں پر اس کے لکھے ہوئے نوٹوں پر تھوڑا بہت اضافہ کر کے اپنی طرف سے "سیف چشتیائی" کے نام سے ایک کتاب اردو میں لکھی اور اس کا ایک نسخہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی بذریعہ ڈاک ارسال کر دیا۔ آپؑ وہ کتاب دیکھ کر پہلے تو اس بات پر حیران ہوئے کہ آپ نے عربی زبان میں مقابلہ کی دعوت دی تھی اور یہ کتاب بجائے عربی کے اردو زبان میں ہے۔

دوسرے، اسے پڑھنے پر آپ کو معلوم ہوا کہ اس میں تفسیر کی قسم کی تو کوئی چیز ہی نہیں بلکہ اگر اس میں کچھ تھا تو آپ کی کتاب "اعجاز المسیح" کی بعض انتہائی فصیح و بلیغ عبارات کی صرفی نحوی 'غلطیاں' نکالی ہوئی تھیں۔ یا پھر یہ لکھا ہوا تھا کہ فلاں جملہ یا عبارت حریری اور ہمدانی وغیرہ کتب سے چرائی گئی ہے۔ لیکن آپ کے بیان کردہ وہ حقائق اور معارف جو حضرت مسیح موعودؑ کی تفسیر کی اعجازی شان کو ظاہر کر رہے تھے، ان کے بارہ میں اس کتاب کے اندر ایک جملہ بھی نہ تھا۔

اُدھر ایک عجیب اتفاق یہ ہوا کہ موضع بھیں کا رہنے والا ایک شخص شہاب الدین نامی ایک دن اپنے گھر میں بیٹھا پیر مہر علی شاہ کی کتاب 'سیف چشتیائی' کا مطالعہ کر رہا تھا کہ کوئی آدمی مولوی محمد حسن المتوفی کے گھر کا پتہ پوچھتا ہوا آیا۔ استفسار پر معلوم ہوا کہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے اسے دو کتابیں دے کر بھیجا ہے کہ وہ انہیں محمد حسن فیضی کے والد کو واپس کر دے۔ دیکھنے پر معلوم ہوا کہ ان میں سے ایک کتاب حضرت بانیٔ سلسلہؑ کی وہی کتاب 'اعجاز المسیح' تھی جس کے حواشی پر مولوی محمد حسن نے اپنی وفات سے قبل نوٹ لکھے تھے۔ جب شہاب الدین نے ان عبارتوں کا کتاب 'سیف چشتیائی' سے موازنہ کیا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ بالکل ہو بہو وہی عبارتیں ہیں جو کتاب 'اعجاز المسیح' کے حواشی پر مولوی محمد حسن کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں۔ اس پر شہاب الدین نے اسی وقت ایک بڑا جوشیلا خط گولڑوی صاحب کے نام لکھا کہ آپ نے تو اپنی ساری کتاب مولوی محمد حسین فیضی کے نوٹوں سے تیار کی ہے۔ وغیرہ

پیر صاحب نے جو اس طرح اپنا راز کھلتے دیکھا تو ایک طرف انہوں نے محمد حسن فیضی کے والد کو خط لکھا کہ وہ شہاب الدین سے ہوشیار رہے اور اسے وہ کتاب آئندہ دیکھنے کیلئے نہ دے۔ دوسرے اس (محمد حسن فیضی) کے نسبتی بھائی مولوی کرم دین کو ایک کارڈ بھیجا جس میں پیر صاحب نے یہ اعتراف تو کیا کہ انہوں نے محمد حسن فیضی مرحوم کے نوٹوں سے اپنی کتاب "سیف چشتیائی" کی رونق بڑھائی ہے۔ لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ خلافِ واقعہ بات بھی لکھ دی کہ انہوں نے محمد حسن المتوفی سے اس کی زندگی میں اس کی اجازت لے لی تھی۔ کرم دین چونکہ شہاب الدین کا دوست تھا، اس نے پیر صاحب والے خط کے مضمون سے شہاب الدین کو بھی آگاہ کر دیا اور پھر بذریعہ خط ان تمام حقائق کی اطلاع حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ کو کر دی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ سارا واقعہ اپنی ان دنوں شائع ہونے والی کتاب "نزول المسیح" میں درج فرما کر تحریر فرمایا کہ دیکھو جس شخص نے میرے مقابل پر اپنی قرآن دانی اور عربی دانی کی بڑ ماری تھی، اس کی قابلیت کا یہ حال ہے کہ اس نے ایک متوفّی کی عبارتیں لے کر اور انہیں اپنی طرف منسوب کر کے ایک قسم کے سرقہ کا ارتکاب کیا ہے۔

اسی طرح ایڈیٹر 'الحکم'، حکیم فضل دین صاحب، نے بھی اخبار "الحکم" کی 17/ستمبر 1902ء کی اشاعت میں ان خطوط کی نقول شائع کر دیں جو کرم الدین نے حضرت مسیح موعودؑ کو لکھے تھے جس سے عوام الناس پر پیر صاحب کی دیانت و امانت اور ان کے مزعومہ علمی تفوق کی ساری حقیقت عیاں ہو گئی۔

جب پیر مہر علی شاہ کا راز افشا کرنے پر مولوی کرم دین ان کے اور ان کے مریدوں کے غیظ و غضب کا نشانہ بننے لگا تو اس نے ایک عجیب کھیل کھیلا یعنی اخلاق اور خداترسی کے جملہ تقاضوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس نے راولپنڈی سے نکلنے والے اخبار "سراج الاخبار" کے 6/ اور 13/اکتوبر 1902ء کے شماروں میں ایک تو یہ لکھا کہ وہ خط جو اس نے پیر مہر علی صاحب کا لکھا ہوا ظاہر کر کے مرزا صاحب (حضرت بانیٔ سلسلہؑ) کو بھجوایا تھا، وہ دراصل پیر صاحب کا نہیں بلکہ اس کے اپنے ہاتھوں کا لکھا ہوا تھا۔ دوسرے، کتاب "اعجاز المسیح" کے اندر حاشیوں پر درج شدہ نوٹوں کے بارے میں یہ جھوٹ بولا کہ وہ محمد حسن فیضی المتوفیٰ کے لکھے ہوئے نہیں تھے بلکہ وہ عبارتیں اس نے خود کسی بچے سے اس کتاب کے اوپر لکھوا کر یہ جعلی کارروائی اِس لئے کی کہ تا اس طریق سے وہ مرزا صاحب کی ملہمیت کا امتحان کر سکے۔

اس پر مولوی کرم الدین کی اس اوچھی حرکت کو طشت از بام کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ایک کتاب بزبان عربی 'مواھب الرحمٰن' میں بجا طور پر اسے 'کذّاب' اور 'لئیم' کے خطابات سے نوازا۔ انہی خطابات کو بنیاد بناتے ہوئے مولوی کرم الدین نے آپ پر عدالت میں "ازالۂ حیثیت عرفی" کا وہ دعوی دائر کر دیا جس کا ذکر اوپر کے دو واقعات میں آیا ہے۔ اور چونکہ اس کے حضرت بانیٔ سلسلہؑ کو لکھے ہوئے خطوط اور اخبار "سراج الاخبار" میں شائع ہونے والے مضامین اس کے اس کذب و افتراء کا منہ بولتا ثبوت تھے، اس لئے اس نے دوسری اوچھی حرکت یہ کی کہ اس نے ان خطوط اور مضامین کا مصنف ہونے سے بھی انکار کر دیا۔

یہ مقدمہ جو گورداسپور کی عدالت میں دائر کیا گیا تھا، اتنا سنگین ہو گیا کہ بعض غیر احمدی شرفاء نے اسے واپس لینے کا بھی اسے مشورہ دیا مگر مولوی کرم الدین جو کہ ماتحت عدالت کے دونوں آریہ ججوں سے اپنے حق میں جانے والا رویہ دیکھ چکا تھا، دوسری طرف اسے اپنے قماش کے بہت سے مولویوں کی سرپرستی حاصل تھی، وہ مقدمہ واپس لینے پر راضی نہ ہوا۔ چنانچہ یہ مقدمہ پورے تین سال تک طویل ہوتا چلا گیا اور جو، جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے، پھر ماتحت عدالت میں حضرت بانیٔ سلسلہؑ اور آپ کے مرید حکیم فضل دین ایڈیٹر "الحکم" پر سات سو جرمانہ عائد کرنے پر ختم ہوا تاہم یہ جرمانہ عدالت عالیہ کے حکم سے واپس ہوا۔

مولوی کرم الدین کے لئے یہ سبکی بھی کچھ کم نہ تھی کہ عدالت عالیہ نے اس کے ساختہ پرداختہ پر خط تنسیخ کھینچ کر اس کے حضرت مسیح موعودؑ پر عائد کردہ جملہ الزامات کو ردّی کی ٹوکری میں پھینک دیا۔ تاہم وہ ذلت اور رسوائی جو اسے عین عدالت کے اندر اٹھانی پڑی، وہ بھی کچھ کم نہ تھی۔ اگر اس میں ذرہ بھر بھی شرافت ہوتی یا اسے اپنی عزت نفس کا ذرہ بھر بھی پاس ہوتا تو وہ اسے دیکھ کر چپنی میں پانی ڈال کر ڈوب مرجاتا۔

چنانچہ اس بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کے ایک اَور مرید، حضرت ملک مولا بخش صاحبؓ جو اُس وقت بطور ریڈر کمرۂ عدالت میں موجود تھے، کی روئیداد پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے جو بتاتی ہے کہ عین عدالت کے اندر انگریز سیشن جج مسٹر اے۔ای۔ ہری (A.E.Hurry) نے مولوی کرم الدین کو کس طرح آڑے ہاتھوں لیا۔ وہ اس کا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"جب اپیل کا دن آیا......تو وہاں کسی بحث کا سوال ہی پیدا نہ ہوا۔ جج صاحب نے چھٹتے ہی مولوی کرم دین صاحب سے پوچھا کہ آپ کو یہ شکایت ہے کہ مرزا صاحب نے آپ کو جھوٹا کہا۔ انہوں نے کہا: ہاں۔ پھر ان کا بیان سن کر کہا کہ یہ سچ تھا اور جھوٹ نہیں تھا (یعنی جو کچھ حضرت مرزا صاحب نے کہا وہ سچ تھا۔ ناقل)۔ اب ......مولوی صاحب یہ تو نہ کہہ سکے کہ سچ تھا۔ مگر کہا: نہیں حضور! یہ جھوٹ نہیں، اس کو پالیسی کہتے ہیں۔ اس طرح جھوٹوں اور چوروں کو پکڑنے کو کیا جاتا ہے۔ جج صاحب نے کہا مَیں تو یہ پوچھتا ہوں، کیا یہ سچ تھا؟ مولوی صاحب نے پھر کہا کہ نہ حضور! یہ جھوٹ نہیں۔ ایسا جھوٹ گورنمنٹ بھی بولتی ہے، پولوس نے بھی بولا، مسیح نے بھی بولا۔ جج صاحب نے کہا، مَیں (یہ) نہیں پوچھتا کس کس نے بولا۔ سوال یہ ہے کہ خدا کے نزدیک یہ جھوٹ تھا یا سچ؟ مولوی صاحب سٹپٹائے اور جواب دینے سے پہلو بچانا چاہا۔ مگر جج صاحب نے کہا، آپ گواہ کے کٹہرے (یعنی Witness Box) میں آجاویں، آپ کا حلفیہ بیان لیا جاوے گا۔ مولوی صاحب نے پس و پیش کی تو جج صاحب نے ڈانٹ کر کہا۔ 'ادھر آنا ہے، حلفی بیان ہوگا، کوئی قید کا معاملہ نہیں ہے'۔ الغرض کرہاً مولوی صاحب کٹہرہ میں گئے اور ان کو حلف دیا گیا۔ وہیں انہوں نے تسلیم کیا کہ ان کا بیان جھوٹا تھا۔ مگر کہا کہ جھوٹے کو تو عربی میں کاذب کہتے ہیں، مرزا صاحب نے مجھے کذّاب کہا ہے جس کے معنی ہیں بہت جھوٹا۔ اس پر جج نے کہا۔ اچھا اگر آپ کو صرف جھوٹا کہا جاتا تو آپ ناراض نہ ہوتے؛ چھوٹے اُلّو اور بڑے اُلّو میں کیا فرق ہوتا ہے"۔

(بحوالہ "اصحاب احمد" جلد اول، صفحہ 134)

یہ عجیب بات ہے کہ جو چیز ماتحت عدالت کے دونوں آریہ ججوں کو دو سالوں میں معلوم نہ ہو سکی، وہ عدالت عالیہ کے انگریز جج کو مقدمہ کی فائل دیکھتے ہی معلوم ہو گئی۔ یہی وجہ ہے کہ جو الفاظ ماتحت عدالت میں مولوی کرم الدین کے لئے موجب ہتک سمجھے گئے تھے، اس نے انہی الفاظ کا اسے مصداق قرار دیتے ہوئے اپنے فیصلے میں لکھا:

"مستغیث (کرم دین۔ ناقل) 'کذّاب' اور 'لئیم' وغیرہ الفاظ جو موجب ازالۂ حیثیتِ عرفی سمجھے گئے، کا مستحق تھا۔ اگر اپیلانٹ ان الفاظ سے بڑھ کر کرم دین کے حق میں استعمال کرتا، تو بھی وہ ان کا مستحق تھا"۔

(بحوالہ "حاشیہ حقیقۃ الوحی"، روحانی خزائن جلد 22، صفحہ 395)

نہ صرف یہ کہ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر فاضل جج نے لکھا کہ:

"ان سے دانستہ منصوبہ چال بازی اور خلاف بیانی اور جعل سازی کا ظاہر ہوتا ہے جس پر بے حیائی سے ایک عام اخبار کی سطروں میں دنیا کے سامنے فخر کیا گیا ہے..... اندرونی شہادت سے دلالت ہوتی ہے کہ سوائے مستغیث کے کسی اور نے یہ مضامین تحریر نہیں کئے۔ مرزا صاحب کا کوئی مرید ایسا کام نہیں کر سکتا تھا۔ نویسندہ اپنی چالاکی پر نہایت خوش معلوم ہوتا ہے۔ (اِس) نے اُس تحریر کو جو اِس کی بیان کی جاتی ہے، شناخت کرنے میں اس قدر ٹال مٹول کیا ہے کہ ہم اس پر کوئی اعتبار نہیں کر سکتے"۔

اور آخر پر ماتحت عدالت کو اس مقدمہ کے سلسلہ میں نااہلی اور وقت کے ضیاع کا مرتکب قرار دیتے ہوئے فاضل جج نے لکھا:

"بہت ہی افسوس ہے کہ ایسے مقدمہ میں، جو کارروائی کے ابتدائی مراحل میں ہی خارج ہو جانا چاہئے تھا، اس قدر وقت ضائع کیا گیا ہے۔ لہٰذا ہر دو ملزمان یعنی مرزا غلام احمد اور حکیم فضل دین بری کئے جاتے ہیں۔ ان کا جرمانہ واپس کیا جائے"۔ (اخبار الحکم 24/ جنوری 1905ء و تاریخ احمدیت، حصہ سوم۔ صفحہ 310)

مگر معلوم ہوتا ہے، خدا کے مامور کی توہین کی پاداش میں مولوی کرم دین صاحب کے لئے اس سے بھی زیادہ ذلت، مسکنت، دکھ اور تکلیف کا منہ دیکھنا مقدر تھا۔ چنانچہ

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ رپورٹ:دورہ آئر لینڈ از صفحہ نمبر 16

مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ چنانچہ مشن ہاؤس کے بیرونی لان (Lawn) میں ان سبھی مہمانوں نے مختلف گروپس کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ آئرلینڈ کے ساتھ میٹنگ

ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق چھ بج کر 40 منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر **معتمد صاحب** نے بتایا کہ خدام کی تعداد 68 ہے اور ہماری تین مجالس ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کو مجالس سے باقاعدہ رپورٹس آتی ہیں۔ہر ماہ اپنی رپورٹ تیار کر کے مرکز کو بھجوایا کریں۔

مہتمم وقار عمل نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مشن ہاؤس میں رنگ وروغن کا کام کیا ہے۔اور مشن ہاؤس کے بیرونی لان وغیرہ کی صفائی کی گئی ہے۔

مہتمم تبلیغ نے اپنی رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ تبلیغی سٹال لگائے جاتے ہیں ۔حضور انور نے فرمایا کہ Leaflets کی تقسیم کا پروگرام بنائیں۔نیز فرمایا کہ جہاں سال درج ہے اس پر سیاہ پٹی آجائے اور اس کے اوپر درست سال آجائے۔

حضور انور نے فرمایا 60ہزار Leaflets آپ کے پہلے موجود ہیں ،70ہزار مزید پرنٹ کروائیں۔اتنا چھوٹا سا ملک ہے۔پانچ سال میں کم ازکم آپ کا تعارف ہر جگہ پہنچنا چاہئے۔ 45لاکھ آبادی ہے اس کا دس فیصد ساڑھے چار لاکھ بنتا ہے۔کم ازکم دس فیصد تک تو جلد از جلد پیغام پہنچائیں۔

حضور انور نے فرمایا :انٹر فیتھ (Interfaith) پروگرام بنائیں۔یہاں پڑھے لکھے لوگ ہیں۔اپنے ماحول میں،اپنے علاقہ میں سیمینارز کروائیں۔اس طرح تعلق بھی بڑھے گا اور رابطے بھی وسیع ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا:اس طرح کا پروگرام بنائیں کہ زیادہ سے زیادہ آپ کا تعارف پہنچ جائے کہ ہمارا پیغام کیا ہے،ہم کون ہیں۔ چند سالوں میں ہر گھر تک،ہر شخص تک پیغام پہنچ جائے۔پھر مزید تعارف چلے گا۔

مہتمم صنعت وتجارت کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ کچھ کام کروایا ہے؟۔اپنا پروگرام بنائیں۔

مہتمم خدمت خلق سے حضور انور نے فرمایا کہ کیا پروگرام بنایا ہے؟حضور انور کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش کی گئی کہ اس ملک میں ایشین کا بلڈ (Blood) نہیں لیتے۔اس لئے بلڈ ڈونیشن کا جو پروگرام ہے اس پر یہاں عمل کرنا مشکل ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ Old Homes میں جائیں۔بوڑھوں سے ملیں ، ان سے باتیں کریں ۔ جو اسائلم سیکرز ہیں وہاں جائیں اور ان سے باتیں کریں۔ اس سے ان کی زبان بھی بہتر ہوجائے گی۔

مہتمم تربیت اور تعلیم کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا یہ جائزہ لیں کہ **آپ کی عاملہ پانچ وقت کی نمازی ہے یا نہیں۔حضور انور نے فرمایا: جو خدام تعاون نہیں کرتے ان کی فہرست بنالیں۔ پھر انفرادی طور پر ہر ایک سے رابطہ کریں یا ان کے اپنے ایسے دوستوں کے ذریعہ جن کا جماعت سے اچھا تعلق ہے ان کو قریب لائیں** ۔یہ ضروری نہیں کہ کوئی عہدیدار ہی ان سے رابطہ کرکے ان کو قریب لائے بلکہ ان کے جس دوست کا جماعت سے اچھا تعلق ہے اس کی مدد سے ان کو جماعت کے قریب لائیں۔

حضور انور نے فرمایا جو چھوٹی عمر کے ہیں ان کے والدین کو پتہ ہونا چاہئے کہ ان کا بچہ کیا کر رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا جماعتی پروگراموں کو اولیت ہے۔ خدام کو ایک فرد جماعت کی حیثیت سے جماعتی پروگراموں میں تعاون کرنا چاہئے۔جماعت کے پروگرام پہلے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ **بحیثیت فرد جماعت ہر ذیلی تنظیم کا ممبر بھی اور عاملہ کے ممبرز بھی صدر جماعت کے ماتحت ہیں اور جماعتی پروگرام میں تعاون کرنے کے پابند ہیں۔**

حضور انور نے فرمایا: اگر کبھی جماعتی پروگرام اور کسی ذیلی تنظیم پروگرام میں ٹکراؤ ہو یعنی ایک ہی دنوں میں ہوں تو جماعت کے پروگرام کو ترجیح ہوگی اور ذیلی تنظیم اپنے پروگرام کے لئے کوئی دوسرا وقت رکھ لے۔

حضور انور نے فرمایا : خدام بھی اپنا رسالہ شائع کریں۔ لجنہ نے تو شائع کرلیا ہے۔صدر صاحب خدام نے رسالہ کا نام رکھنے کی درخواست کی تو اس پر حضور انور نے فرمایا اپنے رسالہ کا نام ''طارق'' رکھ لیں۔

حضور انور نے فرمایا :حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی کتاب بھی پڑھنے کے لئے مقرر کریں۔اگر کوئی بڑی کتاب ہے تو اس کا ایک حصہ مقرر کرلیں اور پھر سال میں اس کے دو تین امتحان ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: جماعت اپنے نصاب میں جو کتابیں مقرر کرتی ہے آپ بھی وہی رکھ لیں۔ خدام ''حقیقۃ الوحی'' رکھ لیں ۔اس کتاب کے مضامین پر مشتمل سوال وجواب ''الفضل'' میں شائع ہورہے ہیں۔

مہتمم صحت جسمانی نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ UK میں منعقد ہونے والے کرکٹ ٹورنامنٹ میں ہماری ٹیم نے شرکت کی تھی۔حضور انور نے فرمایا جب مسجد اور مشن ہاؤس بنے گا تو کھیل کا انتظام ہو جائے گا۔ٹیبل ٹینس وغیرہ شروع کرلیں۔

مہتمم تجنید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہر خادم کی تجنید تیار کرتے ہوئے نام،ولدیت،تاریخ پیدائش،تعلیم،پیشہ،بلڈ (Blood) گروپ اور ایڈریس وغیرہ درج کئے جاتے ہیں۔

مہتمم مال نے اپنی رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ خدام کا 9500 یورو کا بجٹ ہے۔خدام کا ماہانہ چندہ ایک فیصد لیتے ہیں اور طلباء اور اسائلم سیکرز سے دو یورو ماہانہ وصول کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدام کا جو چندہ جماعت کے اکاؤنٹ میں ہے وہ خدام کی امانت ہے۔اس میں سے جو قواعد کے مطابق مرکزی شیئر ہے وہ مرکز کا ہے۔وہ یہ خرچ نہیں کرسکتے۔خدام الاحمدیہ کے سال کے اختتام پر جو رقم بچ جائے وہ ریزرو میں چلی جائے گی اور بغیر اجازت کے خرچ نہیں ہوسکتی۔مرکز سے پوچھ کر اور اجازت لے کر خرچ ہوسکتی ہے۔حضور انور نے فرمایا : آپ جو بھی بنیادیں بنائیں گے اور جو بھی طریق کار سیٹ کریں گے بعد میں آنے والے انہی بنیادوں پر چلیں گے اور اس کے مطابق کریں گے۔اس لئے شروع سے ہی آپ کے ہر کام کی مضبوط اور مستحکم بنیاد ہو۔

آخر پر نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ آئرلینڈ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت حاصل کی۔اس طرح خدام الاحمدیہ کی یہ میٹنگ سات بج کر 25 منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچی۔

نیشنل عاملہ مجلس انصاراللہ آئرلینڈ کے ساتھ میٹنگ

بعد ازاں پروگرام کے مطابق ساڑھے سات بجے نیشنل عاملہ مجلس انصاراللہ آئرلینڈ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور نے دعا کروائی۔

صدر صاحب انصاراللہ نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری دو مجالس ایسٹ اور ویسٹ ہیں اور کل تجنید 32 ہے۔گزشتہ سال ہم نے اپنا پہلا اجتماع کیا تھا۔

حضور انور نے صدر صاحب انصاراللہ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ صف دوم کے نائب صدر انصاراللہ بھی کا بھی تقرر کریں۔

قائد تعلیم و تربیت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد درس کا سلسلہ شروع کیا ہے لیکن اس میں حاضری کم ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: انصار کو توجہ دلائیں کہ اس میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔توجہ دلا کر دیکھا کریں کہ نتیجہ نکل رہا ہے یا نہیں۔

حضور انور نے فرمایا :**انصار اگر اپنی نمازوں پر حاضری ٹھیک کرلیں تو بچوں اور خدام کی حاضری خود بخود ٹھیک ہوجائے گی** ۔انصار اپنے نوجوان بچوں اور چھوٹے بچوں کو بھی ساتھ لے کر آئیں ۔جو آپ کے صدر صاحب اپنے بچوں کو نمازوں پر لاتے ہیں تو یہی رویّہ ہر ناصر کا ہونا چاہئے۔نماز عشاء پر انصار کی سو فیصد حاضری ہونی چاہئے۔ انصاراللہ نے اپنی اصلاح کے ساتھ اپنی بیوی بچوں کی بھی اصلاح کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: **اپنا دینی علم خود بڑھائیں** ۔جو نماز سینٹر سے دور رہتے ہیں تو وہ اپنے گھروں میں باجماعت نماز اور درس کا انتظام کریں۔آپ سب گھروں میں مستعد ہو جائیں تو تربیت کا کام بھی ہوسکتا ہے ۔ اس لئے اس طرف بہت توجہ دیں۔

قائد مال نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ انصاراللہ کا بجٹ 7,114 یورو ہے۔اور 480 یورو اجتماع ہے۔حضور انور نے فرمایا جو مرکزی شیئر ہے وہ علیحدہ جماعت کے پاس رکھوا دیا کریں ۔ اس پر آپ کا حق نہیں ہے۔ باقی جو سال کے اختتام پر بچتا ہے وہ ریزرو میں چلا جاتا ہے۔ریزرو میں چلے جانے کے بعد انصاراللہ آئرلینڈ کی ہی رقم ہوگی لیکن اس پر آپ کو مرکز کی منظوری کے بغیر خرچ کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

قائد مال نے بتایا کہ کمانے والوں سے ایک فیصد چندہ لیتے ہیں۔جن کو سوشل ملتی ہے وہ بھی ایک فیصد چندہ ادا کرتے ہیں۔جو اسائلم سیکرز ہیں وہ دس یورو سالانہ ادا کرتے ہیں۔

حضور انور کی خدمت میں ایک عہدیدار نے عرض کیا کہ مَیں ایک گاؤں میں رہتا ہوں اور وہاں ہم دو احمدی فیملیز ہیں۔مَیں اپنے گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ نماز ادا کرتا ہوں ۔ دوسرے فیملی کے سربراہ عموماً Job پر ہوتے ہیں۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جس دن اپنے کام پر نہ ہو تو آجایا کریں اور آپ لوگ اکٹھے نماز پڑھ لیا کریں۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ انصاراللہ کی رپورٹ ہر ماہ باقاعدگی سے آنی چاہئے۔جس ماہ کوئی میٹنگ وغیرہ نہ ہوئی ہو تو رپورٹ میں لکھ دیا کریں کہ اس ماہ کوئی میٹنگ نہیں ہوئی۔لیکن رپورٹ بھجوانے میں باقاعدگی ہونی چاہئے۔

قائد اشاعت اور قائد تبلیغ کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ Leaflets کی تقسیم کے لئے بھرپور طریق سے کارروائی ہونی چاہئے۔ ابھی صرف دو ہزار تقسیم ہوئے ہیں۔اس میں جو سال کے اندراج کی غلطی ہے وہ انصار سے درست کروا کر تقسیم کروائیں۔چھوٹا ملک ہے۔یہاں تو چند سالوں میں ہر فرد تک احمدیت کا پیغام پہنچ جانا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ آج جو نمونہ قائم کریں گے وہ پیچھے آنے والوں کے لئے نمونہ ہو جائے گا۔''نَحْنُ اَنْصَارُاللّٰہ'' پر ہر ناصر غور کرے تو پھر علم ہوگا کہ کون اپنے اس عہد میں کتنا پیچھے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ خدا تعالیٰ سے دعا مانگتے رہیں۔خدا تعالیٰ طاقت دیتا ہے اور جو کمیاں اور کمزوریاں رہ جاتی ہیں وہ اللہ کے فضل سے دور ہو جاتی ہیں۔عاجزی اور محنت سے کام کرتے رہیں۔

حضور انور نے فرمایا: سب سے زیادہ یہاں لجنہ کی تنظیم منظّم اور مستحکم ہے اور مستعد ہے اور اچھا کام کر رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا :حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں صوبہ سرحد میں احمدیت بہت پھیلی تھی لیکن بعد میں ان گھروں میں احمدیت میں کمزوری آتی گئی اور پھر بعض خاندان پیچھے ہٹ گئے۔ان لوگوں کے گھروں میں اب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور لٹریچر پڑا ہوا ہے۔لیکن احمدیت آگے چلی نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عورتوں نے تربیت نہیں کی۔ جو لوگ احمدی ہوئے تھے وہ خود تو قادیان جاتے تھے اور جلسوں میں شامل ہوتے تھے لیکن اپنی عورتوں کو نہیں لے کر جاتے تھے جس کی وجہ سے عورتوں کی تربیت نہ ہوسکی۔اور پھر آگے ان کی اولادیں بھی تربیت سے محروم رہیں اور غیروں میں رشتے ہونے بھی شروع ہوگئے۔اس طرح آہستہ آہستہ یہ خاندان احمدیت سے دور ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا: بہت اچھی بات ہے کہ لجنہ مستعد ہے۔لیکن انصاراللہ کی ذمہ داری بھی بہت بڑی ہے۔انصار کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف پوری توجہ دینی چاہئے۔

مجلس عاملہ انصاراللہ کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ رات آٹھ بجے تک جاری رہی۔آخر پر مجلس عاملہ انصاراللہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کا شرف پایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتر تشریف لے آئے جہاں ایڈیشنل وکیل التبشیر نے اپنی دفتری ڈاک پیش کرکے ہدایات حاصل کیں۔

سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہال میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائی۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

20ستمبر 2010ء بروز سوموار:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

لندن واپسی

آج آئرلینڈ سے لندن کے لئے روانگی کا دن تھا۔ صبح سے ہی احباب جماعت مرد وخواتین ، بچے بوڑھے ہوٹل کے بیرونی احاطہ میں جمع ہونے شروع ہوگئے تھے۔ سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور اس موقع پر موجود تمام احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ چھوٹے بچے حضور انور کے قریب آتے ،حضور انور انہیں

پیار کرتے۔ روانگی سے قبل دس منٹ تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت کے درمیان رونق افروز رہے۔ ہر ایک ان مبارک لمحات سے فیض پا رہا تھا۔ اور ہر چھوٹا بڑا برکتوں سے اپنے دامن بھر رہا تھا۔ اس جدائی کی گھڑی میں مرد و خواتین اور بچوں، بچیوں کا اپنے پیارے آقا سے عشق و محبت کا اظہار آنسوؤں سے ہو رہا تھا جو ان کی آنکھوں سے جاری تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور سب کو السلام علیکم کہا اور دس بج کر 25 منٹ پر قافلہ Clayton سے انٹرنیشنل ائر پورٹ ڈبلن (Dublin) کے لئے روانہ ہوا۔ پولیس کی ایک گاڑی قافلہ کے ساتھ تھی۔

گالوے شہر سے ڈبلن (Dublin) ائر پورٹ تک 120 میل کی مسافت طے کرنے کے بعد بارہ بج کر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ائر پورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ ائر پورٹ انتظامیہ کی طرف سے ایک خصوصی پروٹوکول کے انتظام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی VIP لاؤنج کے سامنے عین مین گیٹ تک لائی گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ VIP لاؤنج میں قیام کے دوران ہی خصوصی انتظام کے تحت سامان کی بکنگ اور بورڈنگ پاس کے حصول اور امیگریشن کی کارروائی مکمل ہوئی۔

ائر پورٹ انتظامیہ نے مقامی جماعت کو VIP لاؤنج میں ہی دوپہر کے کھانے کا انتظام کرنے اور نمازیں ادا کرنے کی سہولت بھی مہیا کی تھی۔ چنانچہ دوپہر کے کھانے کا انتظام بھی یہیں کیا گیا۔ بعد ازاں پونے دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

لاؤنج میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل صدر جماعت آئر لینڈ ڈاکٹر علیم الدین صاحب اور مبلغ انچارج آئر لینڈ ابراہیم نونن صاحب سے مختلف جماعتی امور پر گفتگو فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ مختلف معاملات میں ان کی رہنمائی فرمائی۔

پروگرام کے مطابق سوا دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو لاؤنج سے بذریعہ کار اس جگہ تک لے جایا گیا جہاں جہاز پارک کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاز میں سوار ہوئے۔

ائر آئر لینڈ کی پرواز EI 168 Air Lingus تین بجے بعد دوپہر ڈبلن سے لندن (برطانیہ) کے لئے روانہ ہوئی۔ اور ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد چار بجے ہیتھرو ائر پورٹ لندن پہنچی۔ جہاز کے دروازے پر ائر پورٹ سٹاف کے ایک ممبر نے حضور انور کو Receive کیا اور ائر پورٹ سے باہر تک چھوڑنے ساتھ آیا۔ ائر پورٹ پر مکرم منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ یوکے اور دیگر مرکزی اور جماعتی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔

ائر پورٹ سے روانہ ہو کر ساڑھے پانچ بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد فضل لندن میں تشریف آوری ہوئی۔ جہاں احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ مسجد کے بیرونی احاطہ کے ایک حصہ کی طرف خواتین جمع تھیں جبکہ دوسری طرف مرد احباب حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔ حضور انور خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے اور مرد احباب کی طرف بھی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

افراد قافلہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آئر لینڈ کے اس پہلے سفر میں جن افراد کو حضور انور کے قافلہ میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی ان کے اسماء حسب ذیل ہیں:۔

1۔ بیگم صاحبہ حضور انور حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ مدظلہا۔ 2۔ مکرم منیر احمد صاحب جاوید (پرائیویٹ سیکرٹری)، 3۔ مکرم بشیر احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، 4۔ مکرم محمد احمد ناصر صاحب (نائب افسر حفاظت)، 5۔ مکرم ناصر احمد سعید صاحب (عملہ حفاظت)، 6۔ مکرم سخاوت علی باجوہ صاحب (عملہ حفاظت)، 7۔ مکرم اعجاز الرحمٰن صاحب (عملہ حفاظت)، 8۔ مکرم عمیر علیم صاحب (انچارج مخزن التصاویر)، 9۔ خاکسار عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر)

رمضان المبارک میں جماعت احمدیہ سرینام کی مساعی کا تذکرہ

(رپورٹ مرسلہ: لئیق احمد مشتاق۔ مبلغ سلسلہ سرینام جنوبی امریکہ)

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سرینام کو مسلسل دسویں سال رمضان المبارک کے مقدس ایام میں روزانہ 15 منٹ کا ایک ٹی وی پروگرام پیش کرنے کی توفیق ملی۔ یہ پروگرام شام چھ بجے نشر ہوتے رہے۔ گزشتہ پانچ سالوں سے یہ پروگرام ملک کے مشہور ٹی وی چینل رادیکا (Radika Ch.14) کے ذریعہ پیش کئے جا رہے ہیں۔ جس کی انتظامیہ عام روٹین سے ہٹ کر ان پروگرامز کیلئے انتہائی مناسب معاوضہ وصول کرتی ہے۔

امسال بھی ہم نے نئے اور بہتر انداز سے یہ پروگرام تیار کئے۔ اور پہلی دفعہ دس پروگرام سوال جواب کی صورت میں پیش کئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تجربہ بہت کامیاب رہا۔ اور عوام الناس میں ان پروگراموں کو بہت پذیرائی ملی۔

پروگراموں کا آغاز رؤیت ہلال کے بارے میں اسلامی تعلیم سے ہوا۔ باقی تمام پروگرام رمضان المبارک کی فرضیت، اہمیت، فضائل و برکات اور مسائل کی مناسبت سے پیش کئے گئے۔ جماعتی روایات کے مطابق تمام پروگرام قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ، تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ارشادات خلفاء کرام سے مزین کر کے مکمل حوالوں کے ساتھ پیش کئے گئے۔ خواتین کے مسجد میں جانے کے حوالے سے تین پروگرام پیش کئے گئے جنہیں عوام الناس نے بہت پسند کیا۔ اس سلسلہ میں کل 32 پروگرام پیش کئے گئے۔

جماعت کا ہفتہ وار پروگرام جو محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ''راپارٹی وی'' (RBN,Ch.5) پر جنوری 2002ء سے باقاعدگی سے جاری ہیں وہاں سے بھی پانچ پروگرام رمضان المبارک کے حوالے سے پیش کئے گئے۔

رمضان المبارک کے آخر میں 45 منٹ کا عید سپیشل پروگرام پیش کیا گیا جس میں اطفال اور ناصرات نے بھی حصہ لیا۔ اور اس مقصد کیلئے 15 بچوں کو خاص طور پر تیاری کروائی گئی۔ اس پروگرام میں تلاوت، ترجمہ، نظمیں اور عید کے دن کے حوالے سے سنت رسول ﷺ سے پاکیزہ ارشادات پیش کئے گئے۔ یہ پروگرام خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مقبول ہوا اور بہت زیادہ پسند کیا گیا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمانوں کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر مسلموں نے بھی ان پروگرامز کو دیکھا، اور ان کے بارے میں مثبت ردّ عمل کا اظہار کیا۔ اور جماعت کی اس کوشش کی کھلے دل سے تعریف کی۔ بہت سے لوگوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ آپ دین اسلام کے بارے میں بہت اچھی باتیں بہترین انداز سے بتاتے ہیں۔ اور رمضان المبارک کے مسائل سے لوگوں کو آگاہ کرتے ہیں۔ متعدد مسلم اور غیر مسلم افراد کی جانب سے ان پروگراموں کی ریکارڈنگ مہیا کرنے کی درخواست بھی کی گئی ہے جس کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

رمضان المبارک کی فرضیت اور اہمیت کے بارے میں ایک مضمون ملک کے کثیر الاشاعت روزنامہ ''داخ بلاد سرینام'' (Dagblad Suriname) کے صفحہ A6 پر مورخہ 13 اگست بروز جمعۃ المبارک شائع ہوا۔

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی فضلیت اور اعتکاف کے مسائل کے حوالے سے ایک مضمون مورخہ 30 اگست بروز پیر ملک کے سب سے کثیر الاشاعت روزنامہ (De Ware Tijd) ''داوارٹیڈ'' کے صفحہ A7 پر شائع ہوا۔

مردان میں جماعت احمدیہ کی مسجد پر خودکش حملے کی ناپاک اور ناکام کوشش کی خبر ملک کے ایک کثیر الاشاعت روزنامہ (Times of Suriname) میں مورخہ 4 ستمبر بروز ہفتہ صفحہ نمبر 9 پر شائع ہوئی۔

عید الفطر کی برکات اور سنت رسول ﷺ کی روشنی میں حقیقی عید کے حوالے سے ایک مضمون ملک کے کثیر الاشاعت روزنامے ''داخ بلاد سرینام'' (Dagblad Suriname) میں صفحہ نمبر A6 پر مورخہ 9 ستمبر 2010 بروز جمعرات شائع ہوا۔

بڑی تعداد میں لوگوں نے ان مضامین کے بارہ میں تعریفی ریمارکس بھجوائے، اور ان مضامین کے معیار کی تعریف کی۔ پورے رمضان میں کسی دوسری مسلمان تنظیم کی طرف سے کوئی مضمون شائع نہیں ہوا۔

ایک نیوز چینل کے نمائندہ مورخہ 9 ستمبر کی شام مشن ہاؤس آئے اور عید کیلئے تیار کی جانے والی سویوں اور دوسرے کھانوں کی ریکارڈنگ کی، اور عید کی شام اپنی خبروں میں دکھائی۔

مورخہ 10 ستمبر 2010 بروز جمعۃ المبارک ملک میں عید الفطر منائی گئی۔ دن دس بجے مرکزی مسجد ناصر میں نماز عید ادا کی گئی۔ نماز میں متعدد غیر از جماعت افراد بھی شامل ہوئے۔ عید کے موقع پر گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی تقریباً دوسو افراد کیلئے کھانا تیار کیا گیا تھا۔ یہ کھانا گھروں پر تقسیم کیا گیا تھا۔ اور افراد جماعت اپنے خرچ پر تیار کر کے لائے تھے۔ مہمانوں کیلئے کھانا مشن ہاؤس میں تیار کیا گیا۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد تمام شاملین کی خدمت میں خدام اور لجنہ کی ٹیموں نے الگ الگ سویاں، کھانا اور دوسرے لوازمات پیش کئے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کام بھی احسن رنگ میں مکمل ہوا۔ تمام مہمانوں کیلئے مشن ہاؤس میں کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور ظہرانے کے بعد معزز مہمان دن 12 بجے کے قریب واپس گئے۔

سکولوں میں سالانہ تعطیلات کے آغاز میں ایک کمپیوٹر سکول کے مالک نے جماعت سے رابطہ کیا، اور یہ آفر کی کہ اگر جماعت کے بچے کمپیوٹر سیکھنا چاہیں تو وہ انتہائی مناسب معاوضہ پر بچوں کو داخلہ دے گا۔ چنانچہ اس سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعت کے 12 بچوں کو 15 دن کا بنیادی کورس کروایا گیا۔

عالمگیر جماعت احمدیہ کی خدمت میں جماعت سرینام کے نفوس و اموال میں برکت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ: سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفین اور غیرت الٰہی کے عبرتناک نظارے
از صفحہ نمبر 9

جیسا کہ ایک احمدی وکیل کی مرسلہ روئیداد بتاتی ہے، وہ اپنی عمر کے آخری حصہ میں مسلسل کئی قسم کے صدموں سے دوچار ہو کر بالآخر بڑی کسمپرسی کی حالت میں ہلاک ہوئے۔ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ایک تو انہوں نے یہ کیا کہ:

'ایک ساس اور داماد کا آپس میں نکاح پڑھ دیا۔ اس کے نتیجے میں ان کے خلاف ان کے اپنے ہی گاؤں میں شور اٹھ کھڑا ہوا۔ چنانچہ ایک بہت بڑے جلسہ میں قریباً دوصد افراد نے حلفاً گواہی دی کہ مولوی کرم دین نے نفسانی لالچ میں آ کر ایسا خلاف شرع اقدام کیا ہے۔ نیز اسی جلسہ میں بعض لوگوں نے یہ بھی گواہی دی کہ اس نے نکاح پر نکاح پڑھا ہے۔ اس پر ان کے خلاف ایک قرارداد پاس ہوئی جس میں ان پر ''ننگِ اسلام'' ہونے کا فتویٰ لگایا گیا۔ یہ تو ان کے اپنے ساختہ پرداختہ کی وجہ سے ہوا'۔

دوسری ذلت کی مار اُن پر اپنے بیٹے کی وجہ سے پڑی۔ اس کی روئیداد وہی وکیل صاحب یوں بیان فرماتے ہیں کہ:

'1941ء میں ان کا لڑکا منظور حسین چکوال کے ایس۔ڈی۔او۔ کو قتل کر کے مفرور ہو گیا۔ اس پر پولیس اس کے باپ مولوی کرم دین کو گرفتار کر کے انہیں شہر بہ شہر لئے پھرتی رہی تا کہ کسی طرح ان کے بیٹے کا سراغ مل جائے۔ اسی طرح ان کی بیوی بھی کئی دن تک پولیس کی تحویل میں رہی۔ جب اس طرح بھی منظور حسین کا کوئی سراغ نہ ملا تو مولوی کرم دین کی جائداد بحق سرکار ضبط کر لی گئی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ منظور حسین پولیس مقابلہ میں مارا گیا ہے'۔

(بحوالہ اخبار ''بھارت''۔ مورخہ 29/ نومبر 1942ء)

اس طرح پر مولوی کرم دین کو بڑھاپے میں اپنے جوان بیٹے کے قتل ہو جانے کا صدمہ بھی سہنا پڑا اور ذلت الگ اٹھانی پڑی۔ بالآخر وہ خود بھی جبکہ وہ حافظ آباد میں تھے، چھت کی منڈیر پر سے گر کر موت کا شکار ہو گئے۔

(باقی آئندہ)

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔
(مینجر)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 2

احمدیت کے متعلق ایک رَو پیدا ہو چکی تھی اس لئے یہاں کے سترہ اٹھارہ آدمی گئے تھے اور قریباً سب نے بیعت کر لی تھی۔ بیعت کا واقعہ یوں ہے کہ جس روز حضرت اقدس نے سیالکوٹ جانا تھا ہم اس سے ایک روز پہلے گئے تھے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب پانچ سات روز پہلے گئے ہوئے تھے۔ اور حضرت مولوی نور الدین صاحب غالباً ایک دن پہلے گئے تھے کیونکہ مَیں نے ان کو مسجد میں دیکھا تھا۔ ہم لوگ چوہدری محمد امین صاحب وکیل کے ڈیرہ پر اترے ہوئے تھے اور وہ سخت دہریہ تھا۔ مگر چونکہ ہمارے اس کے ساتھ تعلقات تھے، ہم اس کے پاس ٹھہرا کرتے تھے۔ وہ حضرت خلیفہ اوّل کے پاس اپنے اعتراضات لے کر گئے۔ جب واپس آئے تو چوہدری شاہ دین صاحب نے انہیں پوچھا کہ بتاؤ مولوی نور الدین صاحب سے مل آئے؟ (یہ دیکھیں کس طرح تبلیغ کیا کرتے تھے) انہوں نے کہا کہ مذہبی مناظرے کی شطرنج میں دوسرا چالا یہ شخص چلنے ہی نہیں دیتا۔ (حضرت خلیفۃ اوّلؓ کے بارہ میں کہا کہ جب مَیں کوئی بات کرتا ہوں یہ دوسری چال مجھے چلنے ہی نہیں دیتا۔ بالکل بند کر دیتا ہے۔) نیز کہا کہ آج مجھے خدا پر ایمان ہو گیا ہے۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ کی وجہ سے خدا پر ایمان ہو گیا تھا۔ چونکہ اسی روز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد آمد تھی۔ اس لئے عصر کے وقت ہی تمام شہر کے معززین اور مضافات کے لوگ جوق در جوق سٹیشن پر جانے لگے۔ ہم بھی پہنچ گئے۔ حضور کی گاڑی شام کے وقت سٹیشن پر پہنچی۔ اور جس ڈبے میں حضور تھے اسے کاٹ کر راجکی سرائے کے پاس لے جایا گیا۔ حضور ایک فٹن پر سوار ہوئے۔ لوگ دورویہ قطاروں میں الگ کھڑے تھے اور پولیس گشت کر رہی تھی۔ حضرت صاحب کے ساتھ ایک شخص لیمپ لے کر کھڑا تھا اور کہتا تھا کہ یہ مرزا صاحب ہیں۔ بعد میں وہ شخص مجھے ملا اور چونکہ احمدی ہونے کی وجہ سے اس سے واقفیت ہو گئی وہ حکیم عطا محمد صاحب تھے۔ کہتے ہیں کہ وہاں مولوی عبدالکریم صاحب نے جمعہ کی نماز پڑھائی۔ میں بالکل حضرت صاحب کے پاس کھڑا تھا اور حضور ہی کی طرف میری توجہ تھی۔ جمعہ کے بعد حضور کے لئے کرسی بچھائی گئی، حضور تشریف فرما ہوئے اور سورۃ فاتحہ کی تفسیر کی۔ جس وقت حضور سورۃ فاتحہ پڑھ رہے تھے میں نے دل میں خیال کیا کہ یہ بالکل بھولی بھالی شکل کا انسان ہے یہ تقریریں ان کی طرف منسوب کی جاتی ہیں ان کی نہیں ہرگز ہو سکتیں۔ مگر جب حضور نے تقریر فرمائی تو میرا شک رفع ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ اس تقریر میں حضرت نے فرمایا کہ لوگ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں کہ وہ ربّ العالمین ہے مالکِ یوم الدین ہے، اور چاہتے ہیں کہ گمراہی کے ازالہ کا اللہ کوئی علاج کرے۔ مگر جب اللہ تعالیٰ نے علاج کا سامان کیا ہے تو لوگ منکر ہو رہے ہیں۔ کیا خدا تعالیٰ ظالم ہے کہ ایک تو امت گمراہ ہو رہی ہو اور دوسرے ان میں ایک دجال کو بھیج کر انہیں اور گمراہ کرے؟ یہ سوچتے نہیں۔ اس تقریب کا لوگوں پر اس قدر اثر ہوا کہ بے شمار مخلوق نے بیعت کی۔ مجھے چوہدری اللہ دتہ صاحب نے کہا کہ بیعت کرو کیا دیکھتے ہو؟ ان کی تحریک سے میں نے دستی بیعت کر لی۔ اس سے پہلے میں حضرت اقدس کی ہر مجمع میں تائید کیا کرتا تھا مگر ابھی تک بیعت نہیں کی تھی۔ ہاں ایک بات یاد آئی۔ جب حضرت صاحب فٹن پر سوار ہوئے تو ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا اس نے کہا یہ منہ جھوٹے کا نہیں۔ میرے منہ سے حضرت صاحب کو دیکھ کر بے اختیار یہ کلمہ نکلا کہ اس نے کبھی آسمان کو نہیں دیکھا ہو گا۔ حضرت صاحب کی نظر اس وقت بھی نیچی تھی۔ نظریں ہمیشہ نیچی رکھتے تھے، انہوں نے کہا کہ اس کو دیکھ کر مجھے خیال آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اتنی نظریں نیچی رکھتے ہیں کبھی آسمان نہیں دیکھا ہو گا۔

ایک دفعہ حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی گئی کہ حضور! مکان کے نیچے خلقت بے شمار جمع ہے۔ حضور کو دیکھنا چاہتی ہے۔ حضور نے کھڑکی میں سے چہرہ مبارک باہر نکالا۔ مخلوق اس قدر ٹوٹی پڑی کہ قریب تھا کہ کئی لوگ دَب کر مر جائیں۔ اس پر حضور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ حضور چہرہ مبارک اندر کر لیں ورنہ کوئی حادثہ ہو جائے گا۔ چنانچہ حضور نے چہرہ اندر کر لیا۔

چوہدری حاکم دین صاحب میانوالی خانہ والی کی 1902ء کی بیعت ہے۔ روایت کرتے ہیں کہ میرا بھائی احمدی تھا اور مولوی تھا۔ ہم حیران ہوتے تھے کہ اس کو کیا ہو گیا، پہلے موحّد بنا اب احمدی ہو گیا۔ ہمیں اس سے بڑی نفرت ہو گئی۔ وہ ہمیں سمجھاتا رہا۔ قلعہ صوبہ سنگھ سے مولوی فضل کریم صاحب بھی سمجھانے کے لئے آتے مگر ہمیں سمجھ نہیں آتی تھی۔ پھر ایک مناظرہ ہوا۔ احمدیوں کی طرف سے رحیم بخش عرضی نویس پتھو کے کا تھا اور غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی شاہ محمد آف قلعہ میاں سنگھ تھا۔ غیر احمدی مولوی صرف رفع الی اللہ ہی کو پیش کرتا تھا مگر احمدی قرآنِ کریم کی کئی آیتیں پڑھ کر استدلال کرتا تھا۔ اس وقت ہمیں سمجھ آئی کہ یہ لوگ بھی مسلمان ہیں۔ اس سے پہلے ہم احمدیوں کو عیسائیوں کی طرح سمجھتے تھے۔ وہاں ہی مَیں نے احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھی۔ راستے میں سوچا۔ پھر بھائی کے ساتھ قادیان گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ مولویوں کا جھوٹا پروپیگنڈا جیسا کہ مَیں نے کہا ہمیشہ ہر وقت چلتا رہتا ہے۔ اب دیکھیں کہ انہوں نے تحقیق کا کیا ذریعہ ڈھونڈا۔ جستجو ہو، نیک فطرت ہو تو آدمی ہر ذریعہ تلاش کرتا ہے۔ انہوں نے یہ کیا۔ کہتے ہیں کہ میں تحقیق کرنے کے لئے پہلے اُس شخص کے پاس گیا جو چُوڑھوں کا بادشاہ کہلاتا ہے یعنی جو کام کرنے والے ہیں، خاکروب ہیں۔ وہ خود تو موجود نہ تھا اس کا بالکہ ملا جو بوڑھا ہو چکا تھا یعنی اس کا نائب۔ اس سے مَیں نے پوچھا کہ مرزا صاحب کی ابتدائی زندگی کے بارہ میں آپ کو کوئی واقفیت ہے؟ اس نے کہا کہ پہلے تو نورٌ علی نور تھا۔ بڑی عبادت کیا کرتا تھا۔ مگر اب اسے غلطی لگ گئی ہے۔ پھر ایک اور فقیر سے پوچھا کہ کیا آپ احمدی ہیں؟ کہنے لگا نہیں۔ مَیں نے کہا کیوں؟ کہنے لگا مجھ پر مرزا صاحب کے رشتہ داروں نے دعویٰ کیا تھا کہ جہاں یہ رہتا ہے یہ مکان اس کا نہیں ہے۔ مَیں نے مرزا صاحب کو ہی صفائی میں طلب کر لیا۔ مرزا صاحب نے عدالت میں کہہ دیا کہ یہ غریب فقیر ہے، مکان اس کے پاس ہی رہے تو کیا حرج ہے؟۔ اس پر مکان مجھے مل گیا۔ مرزا صاحب کے رشتے داران پر بڑے خفا ہوئے۔ کہتے ہیں اس پر مَیں نے اس فقیر سے کہا کہ پھر بھی تجھ پر مرزا صاحب کی سچائی نہیں کھلتی؟ کہنے لگا بات یہ ہے کہ جو شرطیں لگاتا ہے اس پر چلنا مشکل ہے۔ شرائط بیعت بڑی مشکل ہیں۔ کہتے ہیں کہ ان دونوں فقیروں کی باتوں سے میں نے اندازہ لگایا کہ جو شخص پہلے نورٌ علی نور تھا اب وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ اس پر میں نے بیعت کر لی اور پھر کئی دفعہ حضور کی زندگی میں قادیان گیا اور سیالکوٹ لیکچر کے موقع پر بھی گیا۔

چوہدری عبداللہ خان صاحبؓ داتہ زیدکا، ان کی بیعت 1902ء کی ہے یہ لکھتے ہیں کہ 1902ء میں یہاں گرمی کے موسم میں دو مولوی آئے۔ ایک فضل کریم صاحب مرحوم قلعہ صوبہ سنگھ کے، اور دوسرے عبدالحئی۔ مؤخر الذکر نے حضرت صاحب کے خلاف ایک کتاب بھی لکھی تھی یہ کفر کی حالت میں ہی مرا ہے۔ مگر مولوی فضل کریم صاحب میرے ساتھ ایمان لائے تھے۔ یہ دونوں مولوی صاحب ایک رات میرے پاس ٹھہرے۔ مَیں نے حضرت صاحب کے متعلق ان سے دریافت کیا۔ پہلے مولوی فضل کریم صاحب بولے اور کہا کہ وہ کافر ہیں۔ مَیں نے کہا کہ تحقیقات کے بغیر کافر کہنا ٹھیک نہیں ہے۔ پھر مولوی عبدالحئی صاحب بولے اچھا دوکاندار تو ضرور ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کہا کہ وہ دوکاندار تو ضرور ہیں۔ مَیں نے کہا کہ اگر دوکاندار ہوتے تو وہ چیز پیش کرتے جسے ہر شخص خوشی سے لیتا ہے۔ ایسا مہنگا سودا پیش نہ کرتے جسے کوئی لیتا ہی نہیں ہے بلکہ الٹی مخالفت ہو رہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بھی ہر ایک کو اپنی اپنی دلیل سوجھتی ہے اور بڑی اچھی دلیل ہے یہ۔ تو اس واقعہ کے بعد میرے دل میں بہت تحریک ہوئی اور مَیں تحقیقات کرتا رہا۔ جنوری یا فروری 1903ء میں مولوی فضل کریم صاحب یہاں تشریف لائے مَیں نے ان کو علیحدگی میں حضرت صاحب کی بابت پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ جس طرح وہابی لوگوں کو لوگ ناپسند کرتے تھے مگر وہ سچے نکلے۔ ایسے ہی گو آج کل مرزا صاحب کی مخالفت کی جا رہی ہے مگر آخر یہ سچے ہی نکلیں گے۔ اس پر مَیں نے کہا کہ پھر آپ بیعت کیوں نہیں کر لیتے۔ انہوں نے کہا کہ مخالفت بہت ہو گئی ہے۔ مَیں نے کہا مَیں زمیندار ہوں، اپنی روزی کما کر کھاتا ہوں، اور آپ حکیم ہیں اس لئے آج ہی ہمیں بیعت کا خط لکھنا چاہئے۔ چنانچہ ہم نے بیعت کا خط لکھ دیا۔ جمعہ کا دن تھا مَیں نے یہاں اعلان کر دیا کہ مَیں نے حضرت مرزا صاحب کی بیعت کر لی ہے اور مولوی صاحب نے قلعہ میں اعلان کر دیا پھر مخالفت ہوتی رہی۔

حضرت محمد شاہ صاحبؓ ابن عبداللہ شاہ صاحب آف لدھیانہ لکھتے ہیں کہ میرا پہلے یہ خیال تھا کہ جو سید ہیں ان کو کسی دوسرے کی بیعت کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہمارا مقام اس سے گرتا ہے۔ تو کہتے ہیں کہ کچھ مدت تک اسی خیال میں پختہ رہا۔ لیکن جب بھی کسی مجلس میں حضرت مرزا صاحب کا ذکر ہوتا۔ اگر تعریفی رنگ میں ہوتا تو دلچسپی سے سنتا اور جس مجلس میں مخالفت ہوتی اس مجلس میں بیٹھنا ناگوار گزرتا۔ قائل تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے، لیکن جو سید کا ایک ٹائٹل لگا ہوا تھا، اس کی وجہ سے اَنا زیادہ بڑھ گئی تھی۔ کہتے ہیں اس مجلس میں نہ بیٹھتا تھا۔ اٹھ کر چلا جاتا۔ آخر ایک روز کسی کے منہ سے بے پیر اور بے مرشد سن کر جو کہ کسی اور کو کہہ رہا تھا خیال آیا کہ بے پیر اور بے مرشد تو ایک گالی ہے اور میں خود بھی بے پیر اور بے مرشد ہوں۔ سید تو ہوں لیکن میرا کوئی پیر نہیں، اور مجھے کوئی پیر ماننے کو تیار نہیں ہے۔ کیا سید مستثنیٰ ہیں؟ خود ہی بعض گدی نشینوں کا خیال آ کر کہ بعض بڑے بڑے بزرگ گزرے ہیں اور سید تھے۔ انہوں نے بھی بعض غیر سید بزرگوں کی بیعت کر کے فیض حاصل کیا تھا۔ تو بہرحال کہتے ہیں ہمیں بھی اپنی جگہ فکر رہنے لگا لیکن کم علمی اور جہالت کی وجہ سے کسی سے دریافت نہ کیا۔ لیکن ایک مقصد دل میں رکھ کر بعض اچھے آدمیوں سے اپنے مقصد کے پورا ہو جانے کے واسطے کچھ وِرد پوچھنے اور کرنے شروع کر دیئے۔ دعائیں بھی شروع کیں، کچھ وِرد کرنے شروع کر دیئے۔ اور مقصد یہی تھا کہ مرشدِ کامل اور سید مل جاوے۔ چنانچہ کافی عرصے تک چلّوں اور وِردوں کی دھن لگی رہی اور کرتا رہا۔ قبرستانوں میں، دریاؤں میں، کنوؤں پر اور پہاڑوں میں، بزرگوں کے مزاروں پر، غرضیکہ راتوں کو بھی خفیہ جگہوں پر جا جا کر چالیس چالیس دن چلّے کئے۔ یعنی کہ ایک شوق تھا، لگن تھی کہ بہرحال کسی پیر و مرشد کو میں نے تلاش کرنا ہے۔ کچھ نہ بنا۔ آخر ایک روز مایوس ہو کر لیٹ گیا اور سو گیا۔ نیند میں ایک بزرگ کو دیکھا اس نے تسلی دی کہ بیٹا تمہیں جو مرشد ملے گا وہ سب کا مرشد ہو گا۔ اس کے ہوتے ہوئے سب پیر اور مرشد مات ہو جائیں گے۔ یہ نظارہ دیکھ کر دل کو تسلی ہو گئی اور یقین ہو گیا کہ مرشدِ کامل انشاء اللہ مل جاوے گا۔ آخر شروع 1905ء میں ایک رات مَیں نے دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے جو کہ بالکل صاف اور پاکیزہ کیا گیا ہے جیسے ایک بہت بڑا جلسہ گاہ ہو۔ نہایت صاف اور اس میں ایک سٹیج اونچی اور بادشاہوں کے لائق جس کی تعریف میرے جیسے کم علم سے نہیں ہو سکتی، تیار ہے۔ مجھ کو یہ شخص کہہ رہا ہے کہ یہاں آج کل نبیوں علیہم الصلوٰۃ والسلام کا اجتماع ہے۔ اور رسولِ کریم یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آج اپنے پیارے بیٹے کو تخت پر بٹھانے آئیں گے۔ تو مَیں خوشی میں اچھلتا ہوا اور نہایت تیزی سے دوڑتا ہوا اس میدان میں سٹیج کے عین قریب سب سے پہلے ہانپتا ہوا اور سانس پھولا ہوا پہنچ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ میدان کھچا کھچ نورانی شکل کے لوگوں سے بھر گیا۔ معاً سب کی نظریں اوپر کی طرف کو دیکھنے لگیں۔ مَیں نے بھی اوپر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ہوائی جہازوں کی طرح جھولے نہایت نفیس بنے ہوئے جھولے جیسے ہیں اور ان میں کسی میں ایک مرد ایک عورت یا دو عورتیں اور کسی میں فقط عورتیں یا فقط مرد آسمان سے نہایت آرام سے اترتے ہیں۔ مجھے خود بخود معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ فلاں نبی ہے اور یہ فلاں نبی ہے اور بہت سی امہات المؤمنین بھی مثلاً مائی صاحبہ حوّا، مائی صاحبہ ہاجرہ، مریم اور بی بی فاطمہ و خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھن سب تشریف لے آئیں۔ اور جب سب علیہم الصلوٰۃ والسلام اور امہات المؤمنین آ کر اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے اور اسی طرح انتظار ہونے لگا کہ جیسے جمعہ کے روز قادیان شریف میں مسجد اقصیٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا انتظار لوگ کرتے ہیں۔ اور بعض دفعہ آسمان کی طرف منہ اٹھا کر کہنے لگتے ہیں کہ باپ بیٹا آتے ہی ہوں گے۔ کافی دیر کے بعد ایک جھولا اترا جو کہ سب جھولوں سے زیادہ سجا ہوا تھا۔ اس میں جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اتر کر سٹیج پر جو دو کرسیاں ساتھ ساتھ پڑی تھیں تشریف فرما ہوئے۔ پہلے مجھ کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے السلام علیکم کہا۔ اور پہلی افتتاحی تقریر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی اور فرمایا کہ میں اپنے بیٹے کو اپنے سب نبیوں کے سامنے جس کے متعلق پہلے سے آپ لوگوں کو خبریں دی جا چکی ہیں، تخت پر بٹھاتا ہوں۔ پھر حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقریر فرمائی۔ اس وقت مجھے سید کی حقیقت معلوم ہوئی اور حضرت صاحب کو دیکھا کہ وہ وہی لدھیانے کے سٹیشن والے ہی مرزا صاحب تھے۔ دوسرے روز سب سے پہلے بیعت کا خط لکھ دیا۔ ہزاروں ہزار برکتیں نازل ہوں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اور ان کی اولاد پر۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحبؓ راجیکی جنہوں نے 1897ء میں بیعت کی تھی اور 1899ء میں حضرت

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت ہوئی۔ وہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مَیں نے ایک عربی قصیدہ سنایا۔ مسجد مبارک میں مغرب کی نماز کے بعد چھت پر میں قصیدہ سنانے لگا۔ جب مَیں نے وہ شعر پڑھا جس میں مَیں نے اسلام کے علماء جو سلسلہ احمدیہ کے مخالف اور دشمن تھے، ان کو مخاطب کرتے ہوئے شعر کہا تھا۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ کیا تم اپنی حماقت سے اپنے دجال کی تائید کرتے ہو؟ عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے ذریعہ؟ جو زندوں کا تو نہیں البتہ مردوں کا سردار ہے۔ حضرت صاحب نے جب یہ شعر سنا تو آپ نے اس شعر کو بہت ہی پسند فرمایا اور فرمایا کہ یہ شعر بہت ہی اچھا ہے۔ عجیب تڑپ تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو اونچا کرنے کے بارے میں کوئی بات سنتے تھے تو اس پر انتہائی پسندیدگی کا اظہار فرمایا کرتے تھے۔ اور کہتے ہیں کہ کہا اس کو دوبارہ پڑھو اور بار بار سناؤ۔ چنانچہ خاکسار نے اس شعر کو پھر دہرا کر پڑھا۔ اس کے بعد یہ شعر مجھے اب تک یاد ہی رہتا ہے اور جب مَیں اسے پڑھتا ہوں تو وہ سماں اور منظر حضرت مسیح موعودؑ کی مجلس کا میری آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ اور روح کو مسرت بھی ہوتی ہے۔ اور اس پیارے مسیح کی فرقت کے باعث طبیعت ایک حزن و غم اور حسرت بھی محسوس کرتی ہے۔ سو یہ شعر بھی میرے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگاروں میں سے بطور ایک یادگار کے ہے۔

پھر حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب ابن مکرم شیخ بابو جمال الدین صاحب روایت کرتے ہیں کہ میرے والد صاحب نے 1898ء کے قریب حضرت اقدس کی بیعت کی تھی۔ وہ دمیلی میں سٹیشن ماسٹر تھے۔ جہلم کے پاس ایک جگہ ہے۔ وہاں ایک شخص نے حضرت اقدس کا ذکر کیا۔ انہوں نے پختہ ارادہ کرلیا کہ قادیان جا کر اس شخص کو ضرور دیکھنا ہے۔ چنانچہ وہ رخصت لے کر گوجرانوالہ آئے اور یہاں سے قادیان گئے۔ بغیر کسی دلیل کے حضرت اقدس کا چہرہ دیکھ کر ہی وہ ایمان لے آئے۔ صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں۔

حضرت میاں ابراہیم صاحبؓ ابن مکرم محمد بخش صاحب روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے سب سے پہلے حضرت اقدس کو اس وقت دیکھا جبکہ حضور جہلم تشریف لے جارہے تھے، واپسی پر بھی دیکھا تھا۔ پھر لاہور 1904ء میں، پھر 1905ء میں قادیان گیا۔ قادیان جانے سے پہلے مجھے ایک خواب آئی تھی جس کا مفہوم یہ تھا میں نے خواب میں دیکھا کہ والد صاحب گھر سے باہر گئے ہوئے ہیں اور گھر میں صرف میں اور میری چھوٹی ہمشیرہ ہیں۔ دیکھا کہ دو آدمی دروازے پر آئے، دستک دی اور آواز دی۔ میں نے باہر نکل کر دروازہ کھولا۔ وہ دونوں میری درخواست پر اندر تشریف لے آئے۔ میں نے دیکھا کہ ہمارے گھر کے صحن میں ایک دری اور تین کرسیاں بچھی ہوئی ہیں سامنے ایک میز بھی پڑی ہے۔ میں نے ان کو کرسیوں پر بٹھا دیا اور چھوٹی ہمشیرہ کو کہا کہ ان کے لئے چائے تیار کرو۔ وہ کوٹھے پر ایندھن لینے کے لئے گئی۔ ابھی وہ سیڑھیوں پر ہی تھیں کہ ایک سیاہ رنگ کا اچھے قد و قامت کا سانڈ اندر آ گیا۔ بڑا سارا بیل، اور ان آدمیوں کو دیکھ کر فوراً واپس ہو گیا۔ اور سیڑھیوں پر چڑھنے لگا۔ مَیں نے شور ڈال دیا کہ میری ہمشیرہ کو مار دے گا۔ شور سن کر پہلے سیاہ داڑھی والے مہمان اٹھنے لگتے ہیں مگر سرخ داڑھی والے نے کہا کہ چونکہ یہ کام آپ نے میرے سپرد کیا ہوا ہے اس لئے میرا کام ہے۔ چنانچہ وہ گئے۔ مَیں بھی پیچھے ہولیا۔ ہمشیرہ دیوار کے ساتھ لگ گئی۔ اور اسے کچھ خراش لگی ہیں۔ مگر زخم نہیں لگا۔ ہم اوپر چلے گئے۔ سانڈھ ہماری مغربی دیوار پر انجن کی شکل میں تبدیل ہو گیا۔ اور دیوار پر آگے پیچھے چلنے لگا۔ کہتے ہیں جب دیوار کے آخری کونے پر پہنچا تو اس پر مہمان نے سوٹا مارا اور پیچھے کی طرف گر کر چُور چُور ہو گیا۔ ہم واپس آ گئے اور وہ مہمان پھر کرسی پر بیٹھ گئے اور چائے پی۔ مجھے بھی انہوں نے پلائی۔ چائے پینے کے بعد کچھ دیر وہ بیٹھے رہے، باتیں کرتے رہے پھر کہنے لگے، برخوردار! ہمیں دیر ہو گئی ہے اجازت دو تا کہ ہم جائیں۔ مَیں نے عرض کیا کہ آپ مجھے بتائیں تو سہی کہ آپ کون ہیں تا مَیں اپنے والد صاحب کو بتا سکوں۔ میری اس عرض پر وہ دونوں خفیف سے مسکرائے۔ کالی داڑھی والے نے کہا کہ میرا نام محمد ہے اور ان کا نام احمد ہے۔ مَیں نے یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پکڑ لیا اور عرض کیا کہ پھر مجھے کچھ بتائیں۔ انہوں نے عربی زبان میں ایک کلمہ کہا جو مجھے یاد نہیں مگر اس کا مفہوم جو اُس وقت میرے ذہن میں تھا وہ یہ تھا کہ تیری زندگی کے تھوڑے دن بہت آرام سے گزریں گے۔ پھر مَیں نے مصافحہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اپنے باپ کو میرا السلام علیکم کہہ دینا۔ وہ باہر نکل گئے۔ مَیں نے ان کو رخصت کیا ان کے جانے کے بعد خواب میں ہی میرے والد صاحب آ گئے۔ مَیں نے سارا واقعہ سنایا۔ وہ فوراً باہر گئے۔ اتنے میں میری نیند کھل گئی جس کا باعث یہ ہوا کہ میرے باپ نے مجھے آواز دی کہ اٹھ کر نماز پڑھو۔ کہتے ہیں مَیں نے اپنے والد صاحب کو یہ خواب سنائی۔ اس دن جمعہ تھا۔ جمعہ کے وقت مَیں نے منشی احمد دین صاحب اپیل نویس کو یہ خواب سنائی انہوں نے حضرت اقدس کی خدمت میں خود لکھ کر یا مجھ سے لکھوا کر بھیج دی اور چند روز بعد کہا کہ حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ جلسے پر اس لڑکے کو ساتھ لے آؤ۔ چھوٹی عمر تھی ان کی، خواب دکھائی تھی اللہ تعالیٰ نے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اس لڑکے کو ساتھ لے آؤ۔ چنانچہ جلسے پر مَیں گیا۔ جب ہم مسجد مبارک میں گئے تو دو تین بزرگ بیٹھے تھے۔ ہم نے ان سے مصافحہ کیا، اتنے میں حضرت اقدس مسیح موعود تشریف لے آئے۔ ہم کھڑے ہو گئے، مصافحہ کیا، پھر حضور بیٹھ گئے۔ منشی احمد دین صاحب نے عرض کی کہ حضور! یہ وہ لڑکا ہے جسے خواب آئی تھی۔ حضور نے مجھے گود میں بٹھا لیا اور فرمایا کہ وہ خواب سناؤ۔ چنانچہ مَیں نے وہ خواب سنائی۔ پھر اندر سے کھانا آیا۔ حضور نے کھایا اور دوستوں نے بھی کھایا۔ اور جب حضرت اقدس کھانا کھا چکے تو تبرک ہمارے درمیان تقسیم کر دیا۔ ہم نے وہاں بیٹھے ہی کھایا۔ میرے والد صاحب نے عرض کی کہ مجھے کوئی تبرک دیں۔ اللہ تعالیٰ اس طرح بھی بچوں کو خوابیں دکھاتا ہے۔ اس زمانہ میں بھی بعض چھوٹی عمر کے بچے خوابیں دیکھتے ہیں۔

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحبؓ ابن مکرم شیخ بابو جمال الدین صاحب روایت کرتے ہیں کہ مَیں جب دسویں کلاس میں پڑھتا تھا تو حضرت اقدس کے مکان کے اردگرد ہمارا پہرہ ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ ہم پہرہ دے ہی رہے تھے کہ ہم نے حضرت اقدس کی وفات کی خبر سنی۔ حضور کے زمانہ میں جب ہم پہرہ دیتے تھے تو ہمارے ہاتھوں میں لاٹھیاں ہوا کرتی تھیں۔

میاں فیروز دین صاحبؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور یہ جو نانبائی ہے یہ روٹیاں چُرا لیتا ہے۔ حضور خاموش رہے۔ دوسرے دن پھر عرض کیا۔ حضور خاموش رہے۔ تیسرے دن پھر عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: میر صاحب یہ تو ایک روٹی کے لئے دو دفعہ دوزخ میں جاتا ہے، ایک دفعہ نکالنے کے لئے اور ایک دفعہ لگانے کے لئے، اس سے بڑھ کر مَیں اس کو کیا سزا دوں گا؟ اگر کوئی اور اس سے اچھا آپ کو ملتا ہے تو آپ لے آئیں۔

حضور انور ایدہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو بھی ایمان اور ایقان میں بڑھائے اور یہ لوگ جن کی روایات ہیں یقیناً ان کی نسلیں بھی یہ واقعات سن رہی ہوں گی۔ ہو سکتا ہے کچھ یہاں موجود بھی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص و وفا میں بھی برکت ڈالے اور ان میں سے ہر ایک کو اخلاص اور وفا میں بڑھاتا چلا جائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے وارث ہم بھی اور ہماری آئندہ آنے والی نسلیں بھی بنتی چلی جائیں۔ اور جلد سے جلد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے جو غلبہ اسلام کی مہم ہے اس کو بڑی شان سے کامیاب اور پورا ہوتے ہوئے دیکھیں۔

خطاب کے آخر پر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔

جماعت احمدیہ ناروے کی جماعت ہولمیا میں عید ملن پارٹی کا انعقاد

(رپورٹ: تنویر احمد ضیاء۔ ہولمیا۔ ناروے)

جماعت احمدیہ ناروے کچھ عرصہ سے عید ملن پارٹیوں کا اہتمام کرتی چلی آرہی ہے۔ اس کا ایک بڑا مقصد جماعت احمدیہ کا تعارف اور حقیقی اسلام سے شناسائی ہوتا ہے۔ جیسا کہ عام مسلمان کے کردار سے اسلام کا خوبصورت چہرہ غازہ میں اَٹا جارہا ہے۔ اِن حالات میں جماعت احمدیہ مرکزی طور پر اور مقامی طور پر نارویجین معاشرہ کی اسلام کے بارہ میں غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے ہر دم تگ و دو میں مصروف عمل رہتی ہے۔

2010ء کی عید الفطر کی عید ملن پارٹی کا انعقاد لوکل جماعت احمدیہ ہولملیا نے 22 ستمبر کو ایک ہال میں کیا۔ اِس پارٹی میں کل 90 افراد نے شرکت کی جس میں 42 مختلف مکتبۂ فکر اور سیاسی اور سماجی اداروں سے تعلق رکھتے تھے۔ اِن میں معروف شخصیات جناب اختر چوہدری وائس پریذیڈنٹ نارویجین پارلیمنٹ، کونٹی کی میئر Edvn Ildri اور شعبہ تھیٹر کے ڈائریکٹر جناب Tornbek Sven، کالج کی پرنسپل Urdal EliseMari اور یونین کونسل کے کونسلر مسٹر ندیم بٹ شامل تھے۔

مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ناروے اور چوہدری شاہد محمود کاہلوں اور صدر جماعت ہولملیا کی سربراہی میں مقامی سکرٹری تبلیغ عزیزم سید منصور احمد شاہ نے مہمانانِ گرامی کو خوش آمدید کہا اور پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ سید منصور احمد شاہ صاحب نے مکرم عاصم ملک صاحب کی معاونت سے سلائڈز پر عید الفطر کے تہوار کی وجہ تسمیہ اور ماہِ رمضان کے بارہ میں حاضرین کو بتایا۔ اِس دوران Starter کے طور پر مہمانوں کو ضیافت پیش کی گئی۔

جماعت احمدیہ کے تعارف کے دوران بتایا گیا کہ جماعت امن، محبت اور مذہبی رواداری پر ایمان رکھتی ہے۔ اپنے عقائد کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ دیگر مذاہب کو عزت و توقیر کی نظر سے دیکھتی ہے۔

اس موقع پر جماعتی کتب کا اسٹال لگایا گیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کے ساتھ خلفائے احمدیت کی تصاویر آویزاں کی گئیں تھیں۔

ابتدائی کاروائی کے اختتام پر مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے بعد سکریٹری صاحب تبلیغ مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب نے مہمانوں کو اظہار خیال کیلئے دعوت دی۔ تمام مہمانوں نے دعوت ملنے کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ جماعت کے فنکشنز پر اُنہیں آنے کا اتفاق ہوتا رہتا ہے۔ یہ اچھے پروگرام ہیں۔ معاشرہ میں یگانگت اور رواداری کو فروغ ملتا ہے۔

شہدائے لاہور کے ذکر میں مسٹر ندیم اقبال بٹ نے تعزیت کی اور گہرے دُکھ کا اظہار کیا۔

پروگرام کے آخر میں مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب نیشنل امیر ناروے نے تمام معززین کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ جماعت کا Logo ہے ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' اور قرآن کی آیت کی روشنی میں بتایا کہ اگر ایک انسان کا قتل ہوتا ہے تو گویا پوری انسانیت کا قتل ہوا۔ ایک بار آپ نے پھر معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

خدا کے فضل سے عید ملن پارٹی بہت کامیاب ہوئی۔ مہمانوں نے سٹال سے کچھ پمفلٹس حاصل کئے اور کتابوں کے بارہ میں دلچسپی کا اظہار کیا جو انہیں انشاء اللہ بذریعہ پوسٹ بھجوائی جائیں گی۔

عید الاضحی کے موقع پر جانوروں کی قربانی کے سلسلہ میں ایک ضروری اعلان

امسال عید الاضحی کے موقع پر جانوروں کی قربانی کروانے کے ریٹس درج ذیل ہوں گے۔

بکرا: £60-00 گائے: £200-00

(ایک گائے میں سات حصے ہوتے ہیں)

ایسے احباب جماعت جو جماعتی انتظام کے تحت قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی کر کے رسید حاصل کر لیں۔

امراء اور صدران جماعت سے درخواست ہے کہ قربانیوں کی اطلاع قبل از وقت وکالت مال لندن میں بھجوا دیں تا کہ بروقت قربانیوں کا انتظام کروایا جاسکے۔ (ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت حافظ محمد امین صاحبؓ۔ جہلم

روزنامہ ''الفضل 29دسمبر 2008ء میں حضرت محمد امین صاحبؓ کتاب فروش جہلم کا مختصر ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

حضرت محمد امین صاحب بھیرہ کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد کرم الدین صاحب حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کے رضاعی بھائی تھے۔ دونوں نے ایک دوسرے کی والدہ کا دودھ پیا تھا۔

حضرت محمد امین صاحبؓ حافظ قرآن بھی تھے۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے توسط سے قادیان گئے اور 1890ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ حضرت اقدس نے ''آئینہ کمالات اسلام'' میں جلسہ سالانہ 1892ء میں شامل ہونے والوں میں 41 نمبر پر آپؓ کا نام لکھا ہے۔ اسی طرح ''کتاب البریہ'' میں پُرامن جماعت کے ضمن میں بھی آپ کا ذکر ہے۔

آپؓ کی ایک بچی کی وفات کے بعد اولاد نہ تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں درخواست کی گئی تو آپ نے اجتماعی دعا کروائی۔ دعا ختم ہوئی تو ایک دوست نے، جن کو علم نہ تھا کہ دعا کس کے لئے ہورہی ہے، عرض کیا کہ حافظ محمد امین صاحب کو اولاد حاصل ہونے کے لئے بھی دعا کروادیں۔ حضورؑ نے کمال شفقت سے دوبارہ دعا کروائی۔ چنانچہ آپؓ کے ہاں توام بچے پیدا ہوئے۔ یعنی حضرت محمد سلیم صاحب جو کہ مکرم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ کے والد تھے اور ایک دوسرے بیٹے جو جلد ہی انتقال کر گئے تھے۔

حضرت مسیح موعودؑ شروع شروع میں ہر کتاب پر ''الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ'' کی مہر لگاتے اور اپنے دستخط فرماتے اور یہی سمجھا جاتا کہ اس کے بغیر کتاب مسروقہ سمجھی جائے گی۔ بعد میں دستخط چھوڑ دیئے گئے اور صرف مہر لگتی تھی۔ حضرت اقدس کی دستخط شدہ کتاب ''ایام الصلح''، مکرم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب کے پاس بھی ہے جس پر تاریخ 20 جنوری 1899ء لکھی ہے۔

ایک دفعہ غیراحمدیوں کی طرف سے کتابت کے بارہ میں مشکل پیش آئی تو حضرت حافظ صاحبؓ کی ہدایت پر آپؓ کے بیٹے نے کتابت سیکھی۔ آخری بار حضرت حافظ صاحبؓ نے حضرت اقدسؑ کو آخری سفر لاہور میں دیکھا۔ آپؓ کے بیٹے حضرت محمد سلیم صاحبؓ بھی ساتھ تھے اور بیمار تھے۔ حضورؑ نے فرمایا کہ ان کو واپس لے جائیں اور جاتے ہوئے مولوی صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ) سے دوائی لیتے جائیں۔ چنانچہ اُن کا بخار راستے میں ہی ٹھیک ہوگیا۔

جب حضرت حافظ صاحبؓ بھیرہ سے جہلم گئے تو وہاں آپ نے ایک ہینڈ پریس ''یونیورسل پرنٹنگ پریس'' لگایا جو پنجاب بھر میں مشہور تھا اور کئی کتابوں کے پہلے ایڈیشن یہاں سے شائع ہوئے۔ آپؓ کے کلام کا مجموعہ ''مناجات امین'' کے نام سے شائع ہوا۔

29 دسمبر 1942ء کو جہلم میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کا جسد خاکی قادیان لایا گیا اور قطعہ خاص میں مدفون ہوئے۔

حضرت عائشہ بیگم صاحبہؓ

ماہنامہ ''مصباح'' ربوہ دسمبر 2008ء میں حضرت عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

حضرت عائشہ بیگم صاحبہؓ کی پیدائش 1895ء کی تھی۔ آپؓ کے والد حضرت میاں قطب الدین صاحبؓ بھیرہ کے رہائشی تھے اور حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کے ابتداء میں ہی بیعت کرکے 313 صحابہؓ میں بھی شامل تھے۔ بیعت کے بعد وہ ہجرت کرکے قادیان تشریف لے آئے اور کئی سال تک حضرت مسیح موعودؑ کے مکان کے ایک حصہ میں ہی رہائش پذیر رہنے کی سعادت پائی۔ حضرت عائشہ صاحبہؓ قریباً حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی ہم عمر تھیں اور دونوں کا آپس میں سہیلیوں کا سا تعلق تھا۔ عید پر جب حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا جوڑا بنتا تو حضورؑ فرماتے عائشہ کے لئے بھی جوڑا بنواؤ۔

آپؓ نے ابتدائی تعلیم قادیان میں ہی پرائمری سکول سے پانچویں جماعت تک حاصل کی۔ بڑے ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے قرآن کریم کے درسوں میں باقاعدگی سے شامل ہوتیں۔ قرآنِ کریم کا ترجمہ بھی ان درسوں سے استفادہ کرکے سیکھا تھا۔ لوائے احمدیت کا سوت کاتنے میں دیگر صحابیات کے ساتھ آپ بھی شامل تھیں۔

1919ء میں آپؓ کی شادی ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب سے ہوئی اور آپؓ کوئٹہ تشریف لے آئیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب پارٹیشن تک کوئٹہ میں ہی رہے اور 1835ء تک کوئٹہ میں امیر جماعت بھی رہے۔ اس دوران حضرت عائشہ صاحبہؓ نے لجنہ اماء اللہ کی تربیت میں اہم کردار ادا کیا۔ لجنہ کوئٹہ کے اجلاس آپؓ کے گھر پر ہی ہوتے تھے۔ پنشن لینے کے بعد جب ڈاکٹر صاحب قادیان چلے گئے تو وہاں بھی آپؓ لجنہ کی سرگرم رکن کی حیثیت سے خدمات بجا لاتی رہیں۔ قیام پاکستان کے بعد آپؓ کا گھرانہ پھر کوئٹہ آگیا اور تاوفات 1982ء تک کوئٹہ ہی میں مقیم رہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ جب کوئٹہ تشریف لائے تو آپؓ کے ساتھ بہت محبت کا سلوک رہا۔

آپؓ کی پیدائش سے پہلے آپؓ کے سات بہن بھائی وفات پاچکے تھے۔ پھر آپؓ بھی بیمار ہوگئیں تو آپؓ کے والد آپؓ کو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے پاس لے گئے۔ انہوں نے دوائی دی اور فرمایا یہ مرتی نہیں، اس کی بہت اولاد ہوگی۔ یہ الفاظ بہت بابرکت ثابت ہوئے۔ آپؓ کثیرالعیال تھیں۔ میجر جنرل نسیم احمد صاحب مرحوم (ہلال امتیاز ملٹری) بھی آپؓ کے فرزند ہیں۔

آپؓ فرمایا کرتی تھیں کہ حضرت مسیح موعودؑ جب بھی قادیان سے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے تو واپسی پر بچوں کے لئے تحفے لایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضورؑ نے آپؓ کو بھی کلائیوں میں پہننے والی موتیوں کی بنی ہوئی پہنچیاں (ایک قسم کی چوڑیاں) دی تھیں۔

ایک دن آپؓ کی والدہ نے آپؓ کو پانی کا ایک گلاس دے کر حضورؑ کی خدمت میں بھیجا کہ اسے چکھ کر تبرک کردیں نیز اس میں دم بھی فرمادیں۔ حضورؑ نے فرمایا اس وقت پانی نہیں پی سکتا کیونکہ میں نے ابھی خربوزہ کھایا ہے البتہ دم کردیتا ہوں۔

ایک دفعہ آپؓ کے والد نے آپؓ کو ایک چھڑی دے کر بھیجا کہ حضورؑ کی خدمت میں دے آؤ اور کہنا کہ اپنی کوئی استعمال شدہ چھڑی دیدیں۔ آپؓ نے جاکر چھڑی دی اور پیغام عرض کیا تو حضورؑ نے فرمایا: جاؤ اندر کمرے میں یہ سوٹی رکھ دو، اندر کمرے میں میری سوٹی پڑی ہے اٹھالاؤ۔ آپؓ نے کمرے میں جاکر سوٹی رکھ دی اور دیکھا کہ کمرے میں ایک چھڑی اور موٹا سا ڈنڈا پڑا ہے۔ آپؓ چھوٹی بچی تھیں، آپؓ نے سوچا حضورؑ تو سب سے بڑے ہیں اس لئے آپ کا یہ ڈنڈا ہوگا۔ آپؓ وہ ڈنڈا لے کر حضورؑ کے پاس آئیں تو حضورؑ یہ دیکھ کر بہت ہنسے اور پھر دوسری سوٹی منگوا کر فرمایا کہ یہ میری سوٹی ہے یہ اپنے ابا کو دیدینا۔

حضرت اماں جانؓ کا آپؓ سب سے بہت محبت کا سلوک رہا۔ آپؓ کی بیٹی کی شادی میں حضرت اماں جانؓ تشریف لائیں اور اپنے بازوؤں سے سرخ رنگ کے پلاسٹک کے کڑے اتار کر دلہن کو پہنائے۔

حضور علیہ السلام جب آخری مرتبہ لاہور تشریف لے گئے تو آپؓ بھی اپنے والدین کے ہمراہ ساتھ تھیں۔ آپؓ کی وفات خلافت رابعہ کے آغاز کے ڈیڑھ سال بعد ہوئی۔

جان الیگزینڈر ڈوئی

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 22نومبر 2008ء میں مکرم کریم ظفر ملک صاحب کے قلم سے ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی (24 مئی 1847 تا 9مارچ 1907ء) کے انجام کے متعلق اس کے ایک پیروکار کی گواہی کا بیان رقم کیا گیا ہے۔ ڈوئی کے بارہ میں ایک مضمون ''الفضل انٹرنیشنل'' 29جون 2001ء کے ''الفضل ڈائجسٹ'' کی زینت بھی بنایا جاچکا ہے۔

جان الیگزینڈر ڈوئی کا دعویٰ تھا کہ وہ نبی یحییٰ ہے۔ لیکن اُس کے اسلام پر نہایت گندے حملے کرنے کا علم جب حضرت مسیح موعودؑ کو ہوا تو حضورؑ نے بذریعہ خط وکتابت اُسے سمجھانے کی کوشش کی لیکن اُس کے تکبر، دریدہ دہنی اور امریکی اخبارات میں بے باکانہ مضامین کو دیکھتے ہوئے حضورؑ نے ستمبر 1902ء میں اُسے چیلنج کیا کہ ہم دونوں میں سے جو بھی اپنے دعویٰ نبوت میں جھوٹا ہے وہ دوسرے کی زندگی میں مرجائے گا۔ جس پر اس وقت ڈاکٹر ڈوئی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کے بعد اگست 1903ء میں حضور نے دوبارہ چیلنج بھجوایا اور اشتہار کی صورت میں چھپوا بھی دیا۔ جب ڈاکٹر ڈوئی کو اس کے مریدوں نے بار بار بتایا کہ ہندوستان کے شہر قادیان سے تمہارے لیے یہ چیلنج دوبارہ آیا ہے تو اس نے انتہائی تکبر کے ساتھ اپنے مریدوں کو مخاطب کرکے کہا'' کہ کیا تم سوچ سکتے ہو کہ میں مچھروں یا مکھیوں کو جواب دوں۔ میں تو صرف اگر اپنا پاؤں ان پر رکھ دوں تو یہ مرجائیں گے''۔

حضرت اقدس نے تو یہ فرمایا تھا کہ ڈوئی انتہائی غم ورنج کے ساتھ میری زندگی میں ہی ذلیل ورسوا ہوکر مرے گا۔ چنانچہ اسی طرح ہوا اور جلد ہی وہ شدید مالی مشکلات میں پھنس گیا۔ 1905ء میں اسے فالج کا پہلا حملہ ہوا۔ جب اس کی فیملی اور نہایت قریبی عزیز و اقارب کو معلوم ہوا کہ وہ تو اپنی زندگی میں بہت اخلاقی گراوٹ میں مبتلا رہا ہے تو فیملی اور اس کے اپنے مریدوں نے اس سے منہ موڑ لیا اور اس کے شہر ZOIN کا کنٹرول بھی اس سے لے لیا اور اس کو وہاں سے نکل جانے کا کہہ دیا۔ اس کے باپ نے اشتہار دیا کہ وہ ولدالزنا ہے۔ پس اس طرح پر وہ قوم میں ولدالزنا ثابت ہوا۔ اور بعینہٖ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق وہ ایک شرمناک اور ذلت کی موت سے مارچ 1907ء میں ہلاک ہوا۔ مرنے سے پہلے فالج کے باعث وہ بالکل معذور ہوچکا تھا ایک تختہ کی طرح چند آدمی اس کو اٹھا کر لے جاتے رہے اور پھر بہت غموں کے باعث پاگل ہوگیا اور حواس بجانہ رہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں 30ویں نمبر پر اس نشان کا ذکر فرمایا ہے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ 1972ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب جب عالمی بینک میں اعلیٰ عہدے پر فائز تھے تو ایک دفعہ شکاگو تشریف لائے۔ خاکسار ان دنوں ILLINOIS سٹیٹ میں نیانیا مقیم ہوا تھا اور بنک میں ملازم تھا۔ ایک دن محترم ڈاکٹر صلاح الدین شمس صاحب مرحوم کا فون آیا کہ حضرت میاں صاحب ZOIN آرہے ہیں۔ اُسی روز ڈاکٹر صاحب ہمیں ایک بڑے Nursing Home میں لے گئے۔ اور ایک کمرہ میں لے جاکر ایک بوڑھے امریکی سے پوچھا کہ کیا تمہیں ڈاکٹر ڈوئی کے بارہ میں کچھ یاد ہے۔ تو اس نے برملا کہا کیوں نہیں میں خود اس کا پیروکار تھا اور ZOIN کا ہی رہنے والا ہوں۔ وہ ہمارا مذہبی رہنما تھا اور بہت اثرورسوخ والا اور مالدار انسان تھا اور ہزاروں اس کے مرید تھے۔ اسی اثنا میں دوسرے بستر والا شخص بھی ہماری گفتگو میں شامل ہوچکا تھا۔ پھر ڈاکٹر صاحب کے استفسار پر کہ آخر اس کا کیا ہوا؟ تو کہنے لگا کہ انڈیا کے کسی قصبے میں ایک شخص کے ساتھ اس کی خط وکتابت شروع ہوگئی تھی۔ اس نے مسیح ہونے کا دعویٰ بھی کیا تھا۔ پھر کافی دیر اُن میں خط وکتابت رہی اور اخبارات کی سرخیاں بھی بنتی رہیں۔ بالآخر ڈاکٹر ڈوئی بہت ہی بیچارگی اور رنج و غم کی حالت میں مرگیا۔

اُس امریکی نے سوال کیا کہ ہم کیوں اس سے یہ پوچھ رہے ہیں اور کیا ہم اس انڈیا والے مہدی کے بارے میں کچھ جانتے ہیں۔ تو خاکسار نے برملا حضرت صاحبزادہ صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر عرض کیا کہ ہاں یہ بزرگ انسان اُنہی کا پوتا ہے جنہوں نے ڈاکٹر ڈوئی کے اس طرح ہلاک ہونے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ وہ امریکی تو جہاں حیران ہوا۔ مگر میری نظر جب حضرت میاں صاحب کے چہرے پر پڑی تو ان کا ایسا چہرہ خاکسار نے زندگی میں کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔ ایک نور کا پیکر انکساری سے آنکھیں جھکی ہوئیں اور یقیناً خداتعالیٰ کے اس نشان سے انتہائی متاثر اور ان کا چہرہ اس طرح دکھائی دیا کہ خود چہرے کا نور حضرت اقدس کی سچائی کی گواہی دے رہا ہو۔

ڈوئی کی موت کا ذکر شکاگو کے ٹریبیون اخبار نے یوں کیا تھا: ''ڈوئی کل صبح 7 بجکر 40 منٹ پر شیلو ہاؤس میں مرگیا اس کے خاندان کا کوئی فرد بھی موجود نہ تھا۔ یہ خود ساختہ پیغمبر بغیر کسی اعزاز کے اور بالکل کسمپرسی میں مرگیا''۔

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
12th November 2010 – 18th November 2010

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or +44 20 8875 4273

Friday 12th November 2010

00:00	MTA World News & Khabranama
00:35	Tilawat
00:50	Insight & Science and Medicine Review
01:25	Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 15th June 1995.
02:35	Historic Facts
03:05	MTA World News & Khabranama
04:00	Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 21st December 1994.
05:05	Huzoor's Jalsa Salana Address
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Historic Facts
07:00	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:25	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:20	Siraiki Service
09:15	Reply to Allegations: an Urdu programme with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to allegations made against the Jama'at.
10:15	Indonesian Service
11:10	Seerat Sahaba Rasool
12:00	Live Friday sermon
13:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
13:30	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
14:00	Bengali Service
15:00	Real Talk
16:00	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:15	Friday Sermon [R]
17:30	Lajna Imaillah UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 10th October 2004.
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:35	Friday Sermon [R]
21:45	Insight & Science and Medicine Review
22:15	MTA Variety
22:50	Reply to Allegations [R]

Saturday 13th November 2010

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:30	Tilawat
00:45	International Jama'at News
01:15	Liqa Ma'al Arab: rec. on 20th June 1995.
02:20	MTA World News & Khabarnama
02:55	Friday Sermon: rec. on 12th November 2010.
04:00	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:25	Rah-e-Huda
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	International Jama'at News
07:05	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:40	Huzoor's Jalsa Salana Address
08:40	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recoded on 21st October 1995. Part 2.
09:40	Yassarnal Qur'an
10:00	Friday Sermon [R]
11:10	Indonesian Service
12:10	Tilawat
12:20	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
12:55	Live Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
13:55	Bangla Shomprochar
14:55	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
16:10	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:25	Live Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:30	International Jama'at News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:15	Rah-e-Huda [R]
23:45	Friday Sermon [R]

Sunday 14th November 2010

01:00	MTA World News & Khabarnama
01:35	Tilawat
01:45	Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 21st June 1995.
02:50	Khabarnama: daily news in Urdu.
03:10	Friday Sermon: rec. on 12th November 2010.
04:20	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:55	Faith Matters
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
07:30	Zinda Log
07:50	Faith Matters
09:00	Huzoor's Jalsa Salana Address
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon. Recorded on 12th October 2007.
12:05	Tilawat
12:15	Yassarnal Qur'an
12:30	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:00	Friday Sermon [R]
14:05	Bengali Service
15:00	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
16:05	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:30	Faith Matters [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:35	MTA Variety
21:20	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:20	Friday Sermon [R]
23:20	Ashab-e-Ahmad

Monday 15th November 2010

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:35	Tilawat
00:45	Yassarnal Qur'an
01:05	International Jama'at News
01:35	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
01:55	Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 22nd June 1995.
03:00	MTA World News & Khabarnama
03:40	Friday Sermon: rec. on 12th November 2010.
04:55	Faiths Matters
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	International Jama'at News
07:10	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:40	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:40	Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 7th February 1999.
09:45	Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon, delivered on 3rd September 2010.
10:45	MTA Variety
11:45	Tilawat
11:55	International Jama'at News
12:30	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:00	Bangla Shomprochar
14:05	Friday Sermon: rec. on 30th October 2009.
15:00	MTA Variety [R]
16:00	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:20	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:30	Liqa Ma'al Arab: rec. on 27th June 1995.
20:35	International Jama'at News
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:10	MTA Variety [R]
23:05	Friday Sermon [R]

Tuesday 16th November 2010

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:35	Tilawat
00:45	Insight & Science and Medicine Review
01:20	Liqa Ma'al Arab: rec. on 27th June 1995.
02:40	MTA World News & Khabarnama
03:10	Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 7th February 1999.
04:15	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:50	Dars-e-Hadith
05:10	Huzoor's Jalsa Salana Address
06:05	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:25	Science and Medicine Review & Insight
07:00	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:30	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:40	MTA Variety
09:10	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 4th July 1984.
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon, delivered on 8th January 2010.
12:00	Tilawat
12:15	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
12:40	Science and Medicine Review & Insight
13:15	Bangla Shomprochar
14:15	Lajna Imaillah UK Ijtema: an address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Hadhrat, Khalifatul Masih V on 10th October 2004.
15:05	Yassarnal Qur'an
15:25	Historic Facts
16:00	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:25	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:30	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 12th November 2010.
20:35	Science and Medicine Review & Insight
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:20	Lajna Imaillah UK Ijtema [R]
22:50	Real Talk

Wednesday 17th November 2010

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:30	Tilawat
00:30	Yassarnal Qur'an
00:40	Dars-e-Malfoozat
01:10	Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 28th June 1995.
02:15	Learning Arabic
02:30	Yassarnal Qur'an
03:00	MTA World News & Khabarnama
03:30	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:00	Question and Answer Session: recorded on 4th July 1984.
04:50	MTA Variety
05:20	Lajna Imaillah UK Ijtema: an address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Hadhrat, Khalifatul Masih V on 10th October 2004.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:40	Art Class: with Wayne Clements.
07:10	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:35	MTA Variety
08:00	Live Eid-ul-Adha proceedings: live from Baitul Futuh Mosque, London.
10:15	Live Eid-ul-Adha Sermon: delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Hadhrat, Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh Mosque, London.
12:15	Swahili Service
11:15	Tilawat
11:25	Zinda Log
14:35	Rah-e-Huda
15:05	Khabarnama: daily news in Urdu.
15:35	Faith Matters
16:55	Eid-ul-Adha Sermon
18:55	Arabic Service
19:00	Dars-e-Hadith
19:25	MTA Variety [R]
20:25	Eid programme
21:20	Huzoor's Jalsa Salana Address
22:25	MTA World News & Khabarnama
23:10	Tilawat
23:25	Dars-e-Hadith
23:50	Eid programme

Thursday 18th November 2010

01:00	MTA World News & Khabarnama
01:40	Zinda Log: a documentary about the Martyrs of Ahmadiyyat.
02:15	Eid-ul-Adha Sermon
04:15	Art Class: with Wayne Clements.
05:00	MTA Variety
06:00	Tilawat
06:15	Masih Hindustan Main: a discussion on the book by the Promised Messiah (as): 'Masih Hindustan Main'.
07:15	Zinda Log
08:05	Faith Matters
09:10	Adaab-e-Zindagi: rumours.
10:20	Indonesian Service
11:20	Pushto Service
12:05	Tilawat
12:25	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:00	Bengali Service: Bengali translation of the Friday sermon, rec. on 12th November 2010.
14:00	Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 31st December 1994.
15:00	Masih Hindustan Main [R]
16:00	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:20	Yassarnal Qur'an
16:45	Faith Matters [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:30	Faith Matters [R]
21:40	Tarjamatul Qur'an class [R]
22:45	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 17 | Friday 05 November, 2010 | Issue No. 45

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ آئرلینڈ کی مختصر رپورٹ

"The Cliffs of Moher" کی سیر۔ تقریب آمین۔ احمدیہ مشن ہاؤس گالوے کا وزٹ۔ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ آئرلینڈ کی نیشنل مجالس عاملہ کے اراکین کے ساتھ الگ الگ میٹنگز کا انعقاد۔ شعبہ جات کی مساعی کا جائزہ اور کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے موقع پر اہم ہدایات۔ لندن واپسی۔

(آئرلینڈ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

19؍ستمبر 2010ء بروز اتوار:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

"The Cliffs of Moher" کی سیر

آئرلینڈ کی مقامی جماعت نے آج آئرلینڈ کے ایک خوبصورت علاقہ اور سیاحت کے لئے مقبول ترین جگہ "The Cliffs of Moher" کی سیر کا پروگرام ترتیب دیا ہوا تھا۔

یہ سارا علاقہ سرسبز ہے اور ایک پہاڑی سلسلہ پر مشتمل ہے اور اپنے اندر بہت سے حسین مناظر لئے ہوئے ہے۔ "The Cliffs of Moher" آئرلینڈ کے سب سے زیادہ خوبصورت مقامات میں شامل ہوتا ہے اور یہ جگہ سیاحوں کی توجہ کا مرکز ہے۔ یہاں بحر اوقیانوس کی لہریں کھڑی چٹانوں سے ٹکراتی ہیں اور ان عمودی چٹانوں میں سے بعض کی اونچائی تقریباً 214 میٹر ہے اور تقریباً آٹھ کلومیٹر تک مغرب کی طرف یہ نظارے دیکھے جاسکتے ہیں۔

اس علاقہ سے گزرنے والے دریا کی شاخیں 300 ملین سال پرانی بتائی جاتی ہیں جس کے نشانات اب بھی پائے جاتے ہیں۔ ہر سال ان پہاڑوں اور نظاروں کو دیکھنے کے لئے پوری دنیا سے ایک لاکھ سیاح آتے ہیں۔ جولائی 2009ء میں "The Cliffs of Moher" کا نام "New Seven Wonders of Nature" کی فائنل لسٹ میں 28 نمبر پر آیا۔ اور اس طرح اس کی مقبولیت اور بھی بڑھ گئی۔ سمندر کے پرندوں کی سب سے بڑی کالونی اسی جگہ پائی جاتی ہے۔ اور یہاں اس علاقہ میں 20 مختلف اقسام کے 30 ہزار ایسے پرندوں کا بسیرا ہے۔ اس پورے علاقہ میں ایک خاص حفاظتی انتظام بھی کیا گیا ہے اور اس انتظام کو مزید بہتر بنایا جارہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گیارہ بجے ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور قافلہ پروگرام کے مطابق آئرلینڈ کی کاؤنٹی Clare کے لئے روانہ ہوا۔ گالوے شہر سے اس جگہ کا فاصلہ 95 میل ہے۔ سیکیورٹی گارڈ پر مشتمل پولیس کی ایک گاڑی قافلہ کے ساتھ تھی۔ آج کے سفر کا بڑا حصہ سمندر کے ساتھ ساتھ تھا۔ یہ سارا علاقہ ہی بہت خوبصورت اور مختلف وادیوں کی شکل میں ہے۔ بعض جگہ خوبصورت جھیلوں نے یہاں کے قدرتی حسن کو دوبالا کر دیا ہے۔ سفر کے دوران سمندر میں Aran Island کے تین جزائر سَر نکالے نظر آتے ہیں۔ یہ تینوں جزائر Inis Mor، Inis Meain اور Inis Oirr سرسبز و شاداب پہاڑوں کو اٹھائے ہوئے ہیں اور ان جزائر میں جگہ جگہ آبادیاں نظر آتی ہیں۔ یہ سارا سفر ہی بہت خوبصورت اور دل لبھانے والے مناظر پر مشتمل ہے۔

قریباً پونے دو گھنٹے کے سفر کے بعد پونے ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور گاڑی سے نیچے اترے تو Cliffs of Moher Visitors Experience کی ڈائریکٹر Mrs. Katherine Webster نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو درج ذیل الفاظ میں خوش آمدید کہا:

”Cliffs of Moher Visitors Experience اور Clare کاؤنٹی کی طرف سے مَیں عزت مآب حضرت مرزا مسرور احمد صاحب اور حضرت بیگم صاحبہ اور آئرلینڈ میں احمدیہ مسلم کمیونٹی کے ممبران اور بیرون ملک سے آنے والے مہمانوں کو اس کاؤنٹی میں خوش آمدید کہتی ہوں۔ ہمیں اس بات سے خوشی ہوئی کہ آپ نے اپنے مغربی آئرلینڈ کے وزٹ کے دوران یہاں آئرلینڈ کی قدرتی خوبصورتی والی جگہ Cliffs of Moher میں آنے کے لئے وقت نکالا۔

مَیں آئرش زبان میں یہاں کے روایتی الفاظ استعمال کرتے ہوئے آپ کو خوش آمدید کہتی ہوں۔ یہاں آنے پر ایک لاکھ مرتبہ خوش آمدید کہتی ہوں۔ براہ مہربانی اب میرے ساتھ Cliffs of Moher کے Tour (وزٹ) میں شامل ہوں“۔

یہاں سیاحوں کے لئے خاص نمائش کا اہتمام کیا گیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایک خصوصی انتظام کے تحت یہ تصویری نمائش دکھائی گئی جہاں اس علاقہ سے متعلق تاریخ کے حوالہ سے بہت ہی دلچسپ معلومات دی گئی ہیں۔ تصویری نمائش کے علاوہ 3D سکرین پر بھی ان پہاڑی چٹانوں سے سمندر کی ٹکرانے والی لہروں کے حوالہ سے اور سمندری مخلوق کے تعلق میں معلومات پر مشتمل مختلف مناظر دکھائے جاتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ مناظر دیکھے۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس علاقہ کا وزٹ کیا اور مختلف مقامات سے سمندری لہروں کی ان عمودی چٹانوں کے ساتھ ٹکرانے کے مناظر کی تصاویر بھی بنائیں۔ یہاں پر ایک ٹاور بنایا گیا ہے جس کا نام O'Briens Tower ہے۔ اس پر چڑھ کر زیادہ وسیع علاقہ کا نظارہ کیا جاسکتا ہے۔

میزبان ڈائریکٹر خاتون ساتھ ساتھ معلومات مہیا کررہی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اس ٹاور (Tower) کے اوپر تشریف لے گئے اور مختلف زاویوں سے ان قدرتی مناظر کی تصاویر بنائیں۔ یہاں ہوا کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ ٹوپیوں کو ہاتھ سے پکڑ کر سنبھالنا پڑتا تھا۔

دوپہر کے کھانے کا انتظام اسی علاقہ میں موجود ایک ریسٹورنٹ میں کیا گیا تھا۔ کھانے کے بعد تین بج کر دس منٹ پر یہاں سے واپس گالوے (Galway) کے لئے روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل حضور انور نے گائیڈ کا شکریہ ادا کیا۔ گائیڈ نے حضور انور کو الوداع کہا۔

ایک گھنٹہ 35 منٹ کے سفر کے بعد پونے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل تشریف آوری ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

پانچ بج کر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائی۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل چھ بچوں اور ایک بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔ عزیزم دانیال احمد، علی قیّم، خاقان ابراہیم، مرتضیٰ احمد، صباح الدین، ارسلان احمد اور عزیزہ نبیحہ ملک کو اس تقریب میں شمولیت کی سعادت عطا ہوئی۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ احمدیہ مشن ہاؤس گالوے کے وزٹ کے لئے تشریف لے گئے۔

احمدیہ مشن ہاؤس گالوے

یہ مشن ہاؤس جنوری 1989ء میں خریدا گیا تھا۔ 31؍مارچ 1989ء بروز جمعۃ المبارک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے موقع پر اس مشن ہاؤس کا باقاعدہ افتتاح فرمایا اور حضور انور نے اسی مشن ہاؤس میں قیام فرمایا۔

شام چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مشن ہاؤس میں آمد ہوئی۔ مشن ہاؤس کے اردگرد کے علاقہ میں آباد ہمسائے حضور انور کی آمد سے قبل ہی حضور انور کے انتظار میں مشن ہاؤس میں موجود تھے اور ان میں سے اکثر وہ تھے جو 1989ء میں یعنی آج سے 21 سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ مل چکے تھے اور حضورؒ کے ساتھ ایک جماعتی پروگرام میں شریک ہو چکے تھے۔ ان سبھی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مشن ہاؤس آمد پر خوش آمدید کہا۔ ان لوگوں نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ یہاں آئے تھے تو ہم ان سے ملے تھے۔ ایک فیملی نے حضورؒ کے ساتھ اپنی تصویر بھی دکھائی۔

ان لوگوں نے حضور کو ”مسجد مریم گالوے“ کی تعمیر پر مبارکباد دی اور حضور انور کے خطاب کے بارہ میں بتایا کہ ہم اس سے بہت متأثر ہوئے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جہاں تک مَیں نے گالوے شہر دیکھا ہے بڑا صاف ستھرا شہر ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ مَیں پاکستان سے ہوں اور 2003ء سے لندن میں ہوں۔

یہاں کے مبلغ سلسلہ مکرم ابراہیم نونن صاحب نے بتایا کہ ہمارے ہمسائے بہت اچھے مہربان ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہی اسلامی تعلیم ہے۔ اسلام میں ہمسایوں کے بہت سے حقوق دیئے گئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ہمسایوں کے اتنے حقوق دئے ہیں کہ مجھے خیال آیا کہ اب شاید یہ حکم آجائے کہ ہمسائے وراثت میں بھی حقدار ہیں۔ تو یہ حقوق ہیں جو اسلام نے ہمسایوں کو دیئے ہیں۔ بعد میں ایک سائیکاٹرسٹ Patric نے حضور انور کو کہا کہ ہمسایوں کے بارہ میں یہ تعلیم بڑی عجیب ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب نئی جگہ پر مسجد کی تعمیر کے بعد ہمارے مبلغ ابراہیم نونن صاحب اور ان کی فیملی یہاں سے شفٹ ہوجائے گی اور ان کے یہاں سے چلے جانے کی وجہ سے آپ ان کو Miss کریں گے لیکن یہ زیادہ دور نہیں جارہے اس علاقہ کے قریب ہی ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے یہاں گالوے میں اپنے قیام کو Enjoy کیا ہے اور اب آپ کے ساتھ یہاں بیٹھ Enjoy کررہا ہوں۔

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں